AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(8611)

سحر

تنقیدی سوچ اور انعکاسی طرز عمل

Critical Thinking and Reflective Practices

بی۔ایڈ 1½ سالہ اور 2½ سالہ پروگرام



AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

ترتیب وتدوین
بورڈ آف سینئر ریسرچ سکالرز

نگرانی و نظرثانی
نذیر۔اے۔چوہدری
ایم۔اے۔بی۔ایڈ (پنجاب یونیورسٹی)

الریحان پبلی کیشنز لاہور۔راولپنڈی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

باب 1

تنقیدی سوچ کا تعارف

Introduction to Critical Thinking

س۔ تنقیدی سوچ سے کیا مراد ہے؟ تنقیدی سوچ کی تعریف بیان کریں۔ نیز تنقیدی سوچ کے عمل پر روشنی ڈالیں۔

جواب: 1- تنقیدی سوچ سے مراد:

تنقیدی جائزے پر مبنی سوچ ایک تصور ہے جو پچھلی دو صدیوں سے مختلف صورتوں میں ارتقاء پذیر ہوا ہے۔ اگرچہ "تنقیدی سوچ یا Critical Thinking" کی اصطلاح کا استعمال بیسویں صدی کے پہلے نصف کے اواخر میں عام ہوا۔ ایڈورڈ گلاسر (Edward Glaser) نے تنقیدی سوچ کو اس طرح بیان کیا ہے:

تنقیدی انداز سے سوچنے کی قابلیت درج ذیل تین عناصر پر مشتمل ہوتی ہے:

☆ کسی فرد کا اپنے تجربات میں آنیوالے مسائل اور مضمرات کے متعلق غور و فکر پر مبنی رویہ

☆ منطقی تحقیق اور استدلال کے طریقہ ہائے کار کا علم اور

☆ ان طریقہ ہائے کار کے اطلاق کے لئے درکار مہارتیں

2- تنقیدی سوچ کا عمل:

گلاسر (Glaser) کے مطابق تنقیدی سوچ کا عمل نئے شواہد کی روشنی میں علم کی کسی بھی تسلیم شدہ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تنقیدی سوچ کا تعارف Introduction to Critical Thinking	5
2	تنقیدی نظریہ اور فنِ تعلیم Critical Theory And Pedagogy	[illegible]
3	تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کیلئے تدریسی حکمتِ عملیاں Teaching Strategies To Help Promote Critical Thinking	62
4	عکسی طریقہ ہائے کار Reflective Practice	103
5	فکری چکر (ریفلیکٹو سائیکل) Reflective Cycle	120
6	عملی تحقیق (ایکشن ریسرچ) Action Research	134
7	انعکاسی (فکری) و تنقیدی تحریر Reflective and Critical Writing	145
8	تنقیدی سوچ اور فکری مشق کے آلات اور تکنیکیں Tools & Techniques of Critical Thinking & Reflective Practices	172
9	نالج اور پریکٹس کی کمیونٹیز Communities of Practice and Knowledge	196

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

صورت کے مسلسل تجزیے کی ایک کوشش ہے۔ یہ نئے شواہد بعض اوقات اس کوشش کو تقویت دیتے ہیں اور بعض اوقات ان کوششوں کو چیلنج کرتے ہوئے مزید تجزیے کے لئے نئے در وا کرتے ہیں۔ یہ عمل اپنے موجودہ علم، عقیدے اور مفروضات کے تحت کسی مسئلے کو سمجھنے کی قابلیت سے شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد بتدریج مسئلے کے حل کے لئے قابلِ عمل ذرائع کی تلاش کی جانب بڑھتا ہے۔ ضروری شواہد اکٹھے کرنا اور پھر ایک واضح زبان میں ان شواہد سے جڑی اقدار اور ان سے متعلق مفروضات کو تحریر کرنا اس عمل کے اہم اجزاء ہیں۔ اکٹھی کی گئی معلومات کی ایک قابلِ فہم اور واضح تشریح ان افراد کی سوچ کو ایک نیا رخ دینے کیلئے نہایت اہم نقطہ ثابت ہو سکتی ہے جو پہلے سے حاصل کیے گئے ایک روایتی علم پر جمے ہوتے ہیں۔ [illegible] نسبتوں کے مابین کسی منطقی تعلق کی موجودگی یا غیر موجودگی کا تعین کرنے اور پھر نہایت احتیاط سے مطلوبہ نتائج اخذ کرنے کے لئے ایک مربوط انداز سے شواہد کی جانچ پڑتال کرنا اور دلائل کا جائزہ لینا کوئی آسان عمل نہیں ہے۔ تنقیدی سوچ رکھنے والے افراد کسی طرزِ فکر کی تعمیرِ نو سے قبل اخذ شدہ نتائج اور معلومات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور زندگی کے کسی مخصوص مظہر کی تشخیص کے دوران ہر اگلا قدم اٹھانے سے قبل حالات، واقعات اور اشیاء کا بغور معائنہ کرتے ہیں۔

3- تنقیدی سوچ کی تعریف:

تنقیدی سوچ اور تعلیمی اصلاحات پر ہونیوالی آٹھویں سالانہ بین الاقوامی کانفرنس میں مائیکل سکرون اور رچرڈ پال (Micheal Scriven & Richard Paul) کی پیش کی گئی تنقیدی سوچ کی تعریف کو نیشنل کاؤنسل آف ایکسیلنس اِن کریٹیکل تھنکنگ (National Council of Excellence in Critical Thinking) نے تنقیدی سوچ کی صحیح تعریف کے طور پر قبول کیا۔ اس تعریف کے مطابق "مشاہدے، تجربات، غور و فکر، دلائل یا تبادلہ خیال کے ذریعے حاصل کی گئی معلومات کا فعال انداز اور مہارت سے قابلِ فہم تصور قائم کرنا، ان کا اطلاق کرنا، تجزیہ کرنا، ترکیب و تنظیم کرنا اور جائزہ لینا جو کسی نظریے کی تشکیل یا کسی عمل کی انجام دہی میں رہنما ثابت ہو تنقیدی سوچ کا عمل کہلاتا ہے۔"

4- تنقیدی سوچ کے محاصل یا اثرات

اس عمل کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد ثبوتوں یا شواہد پر ہوتی ہے اور یہ شواہد موجودہ

مفروضات، علم اور بعض صورتوں میں عقائد و نظریات کو چیلنج کرتے ہیں۔ تنقیدی سوچ کا استعمال کرنے والے افراد فکری عمل کے ان عناصر کا استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو عام طور پر بین السطور (جو الفاظ میں ظاہر نہ کیے جا سکیں مگر سمجھے جا سکیں) رہتے ہیں۔ یہ عناصر مقصد، مسئلے یا کسی مسئلے پر اٹھائے گئے سوالات، مفروضات، تصورات، قابلِ فہم بنیاد، نتائج کے حصول پر مبنی دلائل، اطلاقات اور نتائج، متبادل نقطہ ہائے نظر کے اعتراضات اور فریم آف ریفرنس پر مشتمل ہوتے ہیں تاہم یہ صرف انھی پہلوؤں تک محدود نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ تنقیدی جائزہ لینے والے افراد معلومات کے تجزیے کے عمل کے دوران اپنی سوچ کے کئی مختلف زاویوں کا اطلاق کرتے ہیں۔ سوچ کے یہ زاویے سائنسی سوچ، ریاضیاتی سوچ، تاریخی سوچ، انسانیاتی سوچ، معاشی سوچ، اخلاقی سوچ اور فلسفیانہ سوچ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ تنقیدی سوچ رکھنے والے افراد زندگی کی حقیقت کو مختلف نظروں سے اور جہتوں سے دیکھتے ہیں جس کے لئے یہ [illegible] ضروری ہے کہ تنقیدی جائزہ لینے والے فرد کے پاس سائنس، ریاضی، تاریخ، انسانیات یا بشریات، نفسیات، معاشرات، معاشرتی اور نظریاتی اقدار اور فلسفے وغیرہ کا کافی علم موجود ہو۔ سکرون اور پال کے مطابق تنقیدی سوچ دو وسیع مفہوم اجزاء یا ذیلی اجزاء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو یہ ہیں۔

(1) معلومات اور عقائد کا ایک مجموعہ جو مہارتیں پیدا کرے اور ان کی نشوونما کرے۔

(2) کسی رویے کی [illegible] کے لئے ان مہارتوں کے استعمال اور عقلی نقطہ نظر اپنانے کی عادت۔

لہٰذا ہم محض معلومات حاصل کرنے اور ان معلومات کو ذہن نشین رکھنے کے عمل اور تنقیدی سوچ کے عمل میں واضح فرق کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے مہارتوں کے ایک مخصوص مجموعے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک بار پھر یہ کہنا ضروری ہے کہ محض مہارتوں کے ایک مجموعے کا حصول ہی درست تنقیدی سوچ کی ضمانت نہیں ہوتا جب تک کہ ان کا مسلسل استعمال نہ کیا جائے۔ پورے اعتماد سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تنقیدی سوچ کی نمو و ارتقاء کسی انسان کی پوری زندگی پر محیط عمل ہوتا ہے۔ اور ایک طالب علم کی زندگی میں اس عمل کی ابتداء بہت جلد ہو جانی چاہیے۔

5- تنقیدی سوچ کی نوعیت

ایک جدید مکتبہ فکر کے مطابق تنقیدی سوچ خود ہدایتی اور خود ضابطگی پر مبنی عمل ہے جو ایک منصفانہ

Scanned by CamScanner

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 3 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ذہن کیساتھ کوالٹی کے ایک اعلیٰ معیار تک رسائی حاصل کرتے ہوئے دلائل کو جنم دیتا ہے۔تنقیدی سوچ کے حامل افراد مسلسل عقلی نقطہ نظر اختیار کرنے ،قوتِ دلائل کو استعمال کرنے اور تاکیدی انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔وہ منطقی سوچ کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس دوران وہ اپنی انا اور اپنے ذاتی رجحانات کو تنقیدی سوچ کے عمل سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔تنقیدی سوچ رکھنے والے افراد معروضی اندازِ فکر (اپنی ذات سے باہر کی اشیاء میں زیادہ دلچسپی لینے والے) کے حامل ہوتے ہیں اور اپنی ذات کو مرکزی اہمیت نہیں دیتے۔وہ ان تفکری آلات کا استعمال کرتے ہیں جن کا تنقیدی سوچ تقاضا کرتی ہے۔یعنی تجزیہ، تشخیص اور تصورات ونظریات کو بہتر بنانے کے عمل میں استعمال ہونے والے اجزاء۔وہ جانتے ہیں کہ وہ خواہ کتنے ہی ماہر مفکر کیوں نہ ہوں ان کی تفکری صلاحیتوں میں اضافے کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔وہ اپنے اندازِ فکر میں موجود نقائص کے سبب سرزد ہونیوالی غلطیوں، عقلِ انسانی کی کاتاہیوں، تعصبات، ناموافق حالات، بناء کسی منطق کے اپنا لئے گئے معاشرتی اصولوں اور ممانعات پر غور وفکر سے اپنے علم وعقل میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔وہ اپنی عقل کیمطابق دستیاب طریقہ ہائے کار کو استعمال کرتے ہوئے دنیا میں بہتری لانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک باشعور اور مہذب معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس عمل کے دوران وہ درپیش مشکلات پر بھی غور وفکر کرتے ہیں۔وہ پیچیدہ معاملات کو ضرورت سے زیادہ سادہ شکل میں بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔لہٰذا ایک اچھا تنقیدی مفکر وہ ہوتا ہے جو

☆ اہم سوالات اٹھاتا ہے اور مسائل کو اجاگر کرتا ہے۔تنقیدی سوچ رکھنے والے لوگ کسی مسئلے سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں اور ان کی تشخیص کرتے ہیں تاکہ مسائل کے حل کے لئے منطقی نتائج حاصل کے جاسکیں نیز وہ حاصل کردہ نتائج کو متعلقہ معیارات پر پرکھتے اور ان کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

☆ سوچ کے متبادل طریقہ ہائے کار پر بھی وسیع ذہن کیساتھ غور وفکر کرتے ہیں۔

☆ اپنے اخذ کیے گئے نتائج کو موثر انداز سے بیان کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- سوشل سائنسز یا سماجی علوم میں تنقیدی سوچ کے آغاز وارتقاء پر روشنی ڈالئے۔

جواب: سوشل سائنس یا سماجی علوم میں تنقیدی نقطہ ہائے نظر کا آغاز:

(Orogins of Critical Approaches In Social Sciences)

1- تنقیدی سوچ کوئی نیا تصور نہیں ہے۔اس کا سراغ سقراط کے نظریہ درس وتدریس میں بھی ملتا ہے جسے تقریباً دو ہزار پانچ سو سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔اس دور میں سوال وجواب کا طریقہ کار اور مروجہ عقائد پر سوالات اٹھانا تنقیدی سوچ کا ایک منفرد طریقہ کار تھا۔سقراط جانتا تھا کہ صاحبِ اقتدار افراد کے علم اور بصیرت پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔اس نے دعویٰ کیا کہ لوگ طاقتور اور اعلیٰ عہدوں پر ہونے کے باوجود الجھاؤ کا شکار ہوسکتے ہیں اور اپنے افعال وانداز میں غیر عقلی طریقہ کار پر کاربند ہوسکتے ہیں۔اس نے کسی بھی تصور کو قبول کرنے سے قبل قابلِ غور سوالات کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جو سوچ میں تحقیق کا عنصر پیدا کریں۔اس کا سوالات کرنے کا طریقہ کار اب سقراطی سوالاتی تکنیک (Socratic Questioning) کہلاتا ہے۔اور یہ تنقیدی سوچ کی تدریس کی ایک بہترین تکنیک سمجھی جاتی ہے۔سوالات کے اس طریقہ کار میں سقراط وضاحت اور استدلال کے لئے سوچ میں گہرائی پیدا کرنے کی ضرورت کو نمایاں کرتا ہے۔

2- افلاطون، ارسطو اور دیگر یونانی مفکرین نے سقراط کے تنقیدی سوچ کے طریقہ کار کو اپنایا۔ان سب نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقت اکثر اپنی ماہری صورت سے بہت مختلف ہوتی ہے۔اور صرف خاص طور پر تربیت حاصل کرنیوالے ذہن ہی اس قابل ہوتے ہیں کہ بیک وقت کسی حقیقت کے ظاہری اور باطنی پہلوؤں کے اندر جھانک سکیں۔اس قدیم یونانی روایت نے حقائق کے ظاہری و باطنی فہم تک رسائی کے خواہشمند ہر شخص کی ایک منظم انداز سے سوچنے، وسیع المفہوم اور قابلِ غور سوالات کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا کیونکہ ظاہری و باطنی مشاہدے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے۔

3- دورِ وسطیٰ کے اوائل تک الفارابی اور تھامس اکیونس (Thomas Aquinas) جیسے مفکرین نے منظم تنقیدی سوچ کی اس روایت کو برقرار رکھا۔الفارابی کو ارسطو کے بعد ''دوسرے عظیم استاد'' کے لقب سے جانا جاتا ہے۔الفارابی کیمطابق انسان اس کائنات میں غیر معمولی حیثیت

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کے مالک ہیں کیونکہ ان کی زندگی دو دنیاؤں کے درمیان گزرتی ہے۔ایک آسمانوں پر بسنے والی ابدی اور کائناتی فہم کی دنیا ہے اور دوسری حیات اور فنا کی مادی دنیا ہے۔الفارابی کے علمِ کائنات میں ہر ہستی کے معیار کو اس کی کاملیت کی جانب پیش قدمی سے منسوب کیا گیا ہے۔الفارابی کے مطابق مسلسل تفکر و تدبر سے اس کاملیت کا حصول ممکن ہے۔اسی طرح تنقیدی سوچ کا یہ منظم انداز تھامس اکیونس (Aquinas) کی تحریروں اور تعلیمات میں بھی ملتا ہے۔اکیونس کی سوچ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ تنقیدی سوچ رکھنے والے افراد ہمیشہ تسلیم شدہ اور رائج عقائد کو رد نہیں کرتے بلکہ صرف ان عقائد کو رد کیا جاتا ہے جن کی کوئی معقول بنیاد نہ ہو۔

4- نشاۃ ثانیہ (پندرھویں اور سولہویں صدی عیسوی) کے دور میں یورپ میں مذہب، معاشرے، انسانی فطرت اور قانون کے بارے میں تنقیدی انداز سے سوچنے والا ایک گروہ فعال نظر آیا۔ان کا خیال تھا کہ انسانی زندگی کے زیادہ تر پہلوؤں پر تحقیق کرنے، تجزیہ کرنے اور ان کا تنقیدی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔اس نظریہ فکر کے حامل مفکرین میں انگلینڈ کے کولٹ (Colet)، ایریسمس (Erasmus)، اور مورے (Moore) شامل ہیں۔انگلینڈ کا فرانسس بیکن واضح طور پر علم کی تلاش کے طریقہ کار میں دلچسپی رکھتا تھا۔اپنی کتاب علم کا ارتقاء (The Advancement of Learning) میں وہ دنیا کے تجرباتی مطالعے کی اہمیت کی دلیل پیش کرتا ہے۔اس نے معلومات اکٹھی کرنے کے طریقہ کار پر زور دیتے ہوئے جدید سائنس کی بنیاد رکھی۔

5- فرانس میں ڈسکارٹ (Descartes) وہ شخص تھا جس نے اپنی تحریروں بعنوان ''ذہنی سمتوں کے اصول (Rules for the Direction of the Mind) میں تنقیدی سوچ کو دوبارہ زندہ کیا۔ان میں ڈسکارٹ نے ذہن کے لئے ایک منظم اور باضابطہ طریقہ کار کی ضرورت کو اجاگر کیا جو سوچ کی رہنمائی کر سکے۔اس نے مزید کہا کہ وضاحت اور درستی کے لئے سوچ بچار کی ضرورت ہوتی ہے۔اس نے منظم شبہات کے اصولوں کی بنیاد پر تنقیدی سوچ کا طریقہ کار وضع کیا۔اس دوران سر تھامس مورے (Sir Thaomus Moore) نے نئی معاشرتی ترتیب کا ایک ماڈل ''یوٹوپیا (Utopia)'' وضع کیا۔جس میں موجودہ دنیا کے ہر پہلو کو تنقیدی جائزے کے لئے پیش

کیا گیا۔نشاۃ ثانیہ اور بعد از نشاۃ ثانیہ کے مفکرین کی تنقیدی سوچ نے سائنس اور تنقیدی نظریے کے ارتقاء کے لئے راستے ہموار کیے جو آج ہمارے سامنے موجود ہیں۔

6- اٹلی کی نشاۃ ثانیہ میں مکیاولی (Machiavelli) نے اس زمانے کی سیاست کا تنقیدی جائزہ لیا اور جدید سیاسی تنقیدی سوچ کی بنیاد رکھی۔سولہویں اور سترھویں صدی میں انگلینڈ میں ہوبز اور لاک (Hobes and Locke) نے بھی تنقیدی سوچ پر اسی اعتماد کا اظہار کیا جو کہ مکیاولی کی تحریروں میں ملتا ہے۔ہوبز نے دنیا کے متعلق ایک فطری نظریے کو اپنایا جس میں ہر چیز کی شواہد اور دلائل کی بنیاد پر وضاحت کی گئی۔لاک (Locke) نے فہمِ عامہ (common sense) کی بنیاد پر روزمرہ کی زندگی اور سوچ کا دفاع کیا۔یہ فکری آزادی اور تنقیدی سوچ کا نتیجہ تھا کہ سترھویں صدی عیسوی میں رابرٹ بوئلے (Robert Boyle) اور سترھویں اٹھارویں صدی میں سر آئزک نیوٹن (Sir Issac Newton) نے فکر اور استدلال کے میدان میں اہم خدمات انجام دیں۔اٹھارھویں صدی کے مفکرین نے تنقیدی سوچ کے نئے افق تلاش کیے۔معاشیات پر تنقیدی سوچ کے اطلاق سے ایڈم سمتھ (Adam Smith) کی کتاب دولتِ اقوام (Wealth of Nations) وجود میں آئی۔اسی سال بادشاہ کے لئے وفاداری کے روایتی تصور پر تنقیدی سوچ کے اطلاق نے ''اعلانِ آزادی (Declaration of Independence)'' کو جنم دیا۔ثبوت دلائل پر اس کا اطلاق ''خالص دلیل کا تنقیدی جائزہ (Critique of Pure Reason)'' کا سبب بنا۔انیسویں صدی عیسوی میں کومٹے اور سپنسر (Comte and Spencer) نے انسان کی معاشرتی زندگی کا تنقیدی سوچ کے تناظر میں جائزہ لیا۔سرمایہ کاری کے مسائل اور کارل مارکس (Carl Marx) کا معاشی جائزہ انیسویں صدی میں کیے گئے کام کی مثالیں ہیں۔اس ضمن میں ڈارون (Darwin) کے نظریہ ارتقاء اور سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کے نفسیاتی نظریات کی مثالیں بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 5 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

7- تنقیدی فکر کی نوعیت اور طاقت کے بارے میں ہماری سوجھ بوجھ بیسویں صدی میں زیادہ واضح صورت میں ابھر کر سامنے آئی۔ 1906ء میں ولیم گراہم سمر (William Graham Summer) نے عمرانیات اور سماجیات کی بنیادوں پر اپنی تحقیق ''لوک ریت'' ''Folkways'' شائع کی، ولیم گراہم نے اپنی اس تحقیق میں سماجی مرکزیت پر مبنی فکر کی جانب انسانی ذہن کے رجحان اور سماجی طور پر عقیدے کی تلقین کے لئے مکاتب کی جانب متوازی رویّوں کو پیش کیا۔ اس نے واضح کیا کہ سکولز یا مکاتب فکر تمام اشخاص کو ایک ہی رنگ میں ڈھالتے اور انہیں راسخ العقیدہ بناتے ہیں۔ جب تک سکولوں میں بہترین ہم اور اچھا ہم کا انتظام نہیں کیا جاتا تب تک ایک ہی رنگ میں ڈھلے مرد و خواتین پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس نے تنقیدی فکر کے فروغ کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس کے مطابق تنقیدی صلاحیت علم اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ یہ ذہنی رویہ اور اس کی طاقت ہے۔ یہ انسانی فلاح کی بنیادی شرط ہے اس لئے مرد و خواتین کو اس کی خصوصی تربیت دی جانی چاہیے۔ تنقیدی فکر ہمیں مغالطوں، وسوسوں، فریبوں، ضعیف الاعتقادی اور ناسمجھی سے بچنے کی گارنٹی دیتی ہے۔ ایک اچھی تعلیم وہی ہوتی ہے جو تنقیدی صلاحیت کو ترقی دے سکے۔ تنقیدی صلاحیت کو اجاگر کرنے والی تعلیم ہی صحیح معنوں میں اچھے شہری پیدا کر سکتی ہے۔

8- جون ڈیوی (John Dewey) محض علم کی منتقلی کی بجائے طلباء میں تنقیدی سوچ کی مہارتوں کے ارتقاء پر زور دیتا تھا۔ اسی طرح ہم پیاجے (Piaget) کے کام سے انسانی سوچ کے ذاتی اور معاشرتی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرتے ہیں اور ایک ایسی تنقیدی سوچ پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو کسی مسئلے کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لے سکے اور شعور کی ایک اعلیٰ سطح تک رسائی حاصل کر سکے۔ لاشعور کی نفسیات لاشعوریہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسانی ذہن کس طرح آسانی سے از خود دھوکہ کھا سکتا ہے یا کسی واہمے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ یہ کتنی آسانی سے لاشعوری طور پر تصویریں اور واہمے تخلیق کرتا ہے۔ سینکڑوں مفکرین نے تنقیدی سوچ کے ارتقاء کے لئے اپنی خدمات سرانجام دی ہیں۔ تنقیدی سوچ کے ضمن میں پیش کی جانیوالی ان مجموعی

خدمات ہی کا نتیجہ ہے کہ سقراط کے بنیادی سوالات کو آج نہایت موثر انداز سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انسانی سوچ کے ہر پہلو اور کسی بھی مسئلے پر دلائل کے بارے میں اب یہ سوال کرنا ممکن ہے کہ:

- ☆ انجام کار اور نتائج
- ☆ سوالات کا معیار اور لفظوں کا استعمال
- ☆ معلومات اور حقائق کے ذرائع
- ☆ معلومات جمع کرنے کے طریقہ ہائے کار اور ان کا معیار
- ☆ دلائل دینے اور جانچ پڑتال کرنے کے لئے اختیار کیا جانیوالا طریقہ کار
- ☆ دلائل کو ممکن بنانے والے تصورات
- ☆ موجودہ تصورات کا باعث بننے والے مفروضات
- ☆ تخ[illegible] کیے جانے والے تصورات کے نتیجے میں ظاہر ہونیوالے افعال
- ☆ [illegible] نظر [illegible] ریفرینس جس سے دلائل وجود میں آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- تعلیم میں تنقید[illegible] نظریہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: تعلیم میں تنقیدی نظریہ (Critical Theory in Education)

تعلیم [illegible] میں تنقیدی سوچ [illegible] سوشیالوجی کے وسیع علوم کے ذریعے ہوئی۔ یہ لازمی تعلیم کے معاشرتی، ثقافتی، سیاسی [illegible] کا جائزہ لیتی ہے اور یہ واضح کرتی ہے کہ تعلیم کس طرح معاشرے کے رائج ثقافتی رجحانات میں [illegible] رہی ہے اور ایک ایسی نسل کو جنم دے رہی ہے جس کے ارکان موجودہ صورتحال کو تبدیل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور محض بااختیار افراد کی جانب سے دی جانیوالی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ بیسویں صدی میں صورتحال میں تب واضح تبدیلی آنا شروع ہوئی جب یہ نظریہ سامنے آیا کہ سرمایہ داری پر استوار موجودہ معاشرے کی بنیاد اصل میں ناانصافی اور استحصال پر استوار ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ نام نہاد معیاری اقدار جن پر موجودہ معاشرہ قائم ہے انھیں چیلنج کیا جا سکتا ہے اور اگر انسان اپنی صلاحیتوں کو جان لیں تو ان اقدار کو تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ عمرانی،

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

نفسیاتی اور بشریاتی شواہد کی بناء پر تنقیدی نظریہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایک بہتر معاشرے کا قیام ممکن ہے مگر اس کا حصول صرف موجودہ اقدار و خصوصیات کے خاتمے سے ہی ممکن ہے۔ لیکن یہ تبدیلیاں صرف ان اشخاص کی زندگی میں ہی واقع ہو سکتی ہیں جو یہ تبدیلیاں لانے کی آرزو رکھتے ہوں۔ یہ تنقیدی تجزیہ ان طریقہ ہائے کار کی جانب رہنمائی کرتا ہے جو معاشرے میں استبدادانہ اقدار کو جنم دیتے ہیں اور جن کی وجہ سے معاشرے میں طاقت و آمریت کا معاشرتی رجحان پیدا ہوتا ہے۔ بیسویں صدی تک یہ تنقیدی نظریات شعبہ تعلیم میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

شعبہ تعلیم میں تنقیدی نظریہ تاریخ، تعلیمی ارتقاء اور تعلیمی معمولات اور تعلیمی تصورات کی تشکیل پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق موجودہ تعلیمی نظام کی تشکیل کا باعث سابقہ اور موجودہ مکتبہ فکر ہیں۔ یعنی اشتراکی اور سرمایہ دارانہ طرزِ فکر وغیرہ۔ تنقیدی نظریات یہ بتاتے ہیں کہ موجودہ تعلیمی نظام اس صورتحال کو دوبارہ پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے جس کی وجہ سے صرف صاحبِ اختیار لوگ مزید فوائد سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعلیم کا تنقیدی نظریہ اس تعلیمی نظریے کے فروغ کی کوشش کرتا ہے جس میں تعلیم کو معاشرتی اقدار کی منتقلی کا ایک آلہ تصور کیا جاتا ہے اور اسے معاشرتی، ثقافتی اور معاشی مساوات کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم کا تنقیدی نظریہ معاشرتی اور تعلیمی نظریات کے بہت سے پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یعنی تعلیمی تناظر، نصاب، تدریسی انداز، ریاست کا کردار، منظم طاقتوں کے اثرات اور ثقافتی اور انفرادی شناخت کے بہت سے دوسرے معاملات۔

☆☆☆☆☆

سوال 4۔ تنقیدی سوچ کے لازمی پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تنقیدی سوچ کے لازمی پہلو (Essential Aspects of Critical Thinking)

یہ بہت اہم سوال ہے کہ تنقیدی سوچ کے لازمی پہلو کون سے ہیں؟ جن سے اساتذہ اور طلباء کو آگاہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ ان پہلوؤں کی فہرست بہت طویل ہے تاہم اس کے چند نمایاں پہلو ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

1- اساتذہ کیلئے

اساتذہ کو اپنے طلباء کے اندر تنقیدی سوچ کی مہارتیں پیدا کرنے اور ان میں تنقیدی اقدامات کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے درج ذیل نقاط کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

(i) ان کے پاس کافی معلومات موجود ہونی چاہئیں تاکہ وہ کسی مضمون کا گہرائی سے مطالعہ کرنے میں اپنے طلباء کی مدد کر سکیں۔

(ii) طلباء کے لئے دیگر ذرائع سے بھی حصولِ علم کے مواقع پیدا کریں اور طلباء پر یہ ظاہر نہ کریں کہ صرف آپ ہی ان کے لئے حصولِ علم کا واحد ذریعہ ہیں۔

(iii) طلباء کو تنقیدی سوچ کے عمل میں مصروف کرتے ہوئے ان کے نقطہ نظر میں وسعت پیدا کریں۔

(iv) کمرہ جماعت میں پیدا ہونیوالی آوازوں کو سننے کے لئے تیار رہنا چاہیے اور معلومات اکٹھی کرنے کے لئے طلباء کے ذاتی تجربات سے آغاز کرنا چاہیے۔

(v) موجودہ عقائد، صورتحال اور معمولات اور سوال اٹھانے اور انھیں چیلنج کرنے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔

(vi) "اسے کیسے کرنا ہے" جیسے معاملات میں طلباء کو اپنی خدمات پیش کرنے سے گریز کریں۔

(vii) دوسروں کے احساسات و جذبات کو محسوس کرنے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔

(viii) طلباء کو سوچنے اور غور و فکر کرنے کا وقت دے کر انھیں تحقیق کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

(ix) اسباق کی تنظیم و ترتیب اس طرح کریں کہ طلباء مختلف انداز سے ایک دوسرے کیساتھ کام کر سکیں اور مشترکہ طور پر ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے طریقے سیکھیں۔

(x) تنقیدی اقدامات کرنے میں طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر طلباء کمرہ جماعت کے اندر جمہوری عمل کو سیکھیں گے تو وہ کمرہ جماعت سے باہر بھی اسے فروغ دے سکیں گے۔

2- طلباء کیلئے

اپنے اندر تنقیدی سوچ پیدا کرنے اور تنقیدی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے طلباء کو درج ذیل نقاط سے آگاہ ہونا چاہیے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 7 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(i) انھیں یہ سیکھنا چاہیے کہ انھیں معلومات کے تجزیے اور ان کی جانچ پڑتال کی ذمہ داری کیسے نبھانی ہے۔

(ii) انھیں تجزیے، جانچ پڑتال اور اقدامات کے بارے میں ایک دوسرے کو فیڈ بیک فراہم کرنا چاہیے۔

(iii) مختلف پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لوگوں کے مفروضات، عقائد اور رویوں پر غور کرنا چاہیے۔

(iv) مسائل کے ایک سے زیادہ متبادل حل تلاش کرنے چاہییں اور ایک دانشمندانہ انداز سے اسے قبول کرنا چاہیے یا ان کا تنقیدی جائزہ لینا چاہیے۔

(v) تنقیدی اقدامات کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا اعتماد پیدا کرنا چاہیے۔

3- اثرات نتائج

یہ امید کی جاسکتی ہے کہ تنقیدی سوچ سے کام کرنے کے اس طریقہ کار کو اپناتے ہوئے اور اپنے علم کا کسی صورتحال پر تعلیمی تناظر میں اطلاق کرتے ہوئے طلباء اس قابل ہو سکتے ہیں کہ:

(i) ہیلتھ ایجوکیشن، فزیکل ایجوکیشن اور ہوم اکنامکس سے متعلق معاملات پر اپنی سوچ اور رویوں کا جائزہ لے سکیں۔

(ii) اپنی انفرادی اور معاشرتی فلاح و بہبود سے متعلق معاملات پر دفاعی اور معقول فیصلے کر سکیں۔

(iii) معاشرتی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی ناانصافیوں کے خلاف کھڑے ہو سکیں اور انھیں چیلنج کر سکیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ طلباء:

(i) ایک وسیع النظر اور مہم جو مفکر بن جائیں گے۔

(ii) مسائل کے نئے حل دریافت کر سکیں گے۔

(iii) حکمتِ عملی کیساتھ سوچ سکیں گے اور منصوبہ بندی کر سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- ایک استاد کے نقطۂ نظر سے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کسی ملک کی سیاسی اور سماجی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ناقدانہ سوچ بہت ضروری ہے؟

جواب:

استاد بطور ایک تنقیدی مفکر (Teacher As a Critical Thinker)

1- مقاصد تعلیم

1- تعلیم کے اہم مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ طلباء کو ان خیالات و نظریات پر کام کرنے کے قابل بنایا جائے جو اہم ہوں، مفید ہوں اور موثر ہوں۔

2- دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء میں عملی طور پر تجزیاتی اور تنقیدی سوچ کی لگن پیدا ہو جو ان کے سامنے کتابوں اور تدریس کی شکل میں پیش کی جاتی ہے۔

3- تیسرا مقصد یہ ہے کہ طلباء جو کچھ جانتے ہیں انھیں اس کے استعمال کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ معاشرے میں بھی بہتری لا سکیں۔

2- تنقیدی سوچ اور تعلیمی مقاصد میں تعلق

لہٰذا تنقیدی سوچ، تعلیمی مقاصد سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس کی کامیاب تکمیل دیگر مقاصد کی تکمیل کو بھی آسان بناتی ہے۔ یہ ایک ایسا مقصد ثابت ہوتی ہے جس کے گرد تمام تعلیمی مقاصد گھومتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب طلباء میں تنقیدی انداز سے سوچنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ تاریخ، سائنس اور ریاضی کے مضامین میں بھی زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ اوپر بیان کیے گئے تینوں مقاصد طلباء میں اس تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لئے ایک محرک کا کردار ادا کرتے ہیں جس کی بنیاد درج ذیل مفروضات پر ہے۔

1. دماغ حیاتیاتی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ ذہن ارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔
2. نصاب ذہنوں کی تربیت کرنے کا ایک آلہ ہے۔
3. تدریسی عمل میں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ طلباء کو اس قابل بنا سکے کہ وہ از خود اپنی منزل کا تعین کر سکیں۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

4. محتاط تجزیہ، واضح سوچ اور قوتِ دلائل جمہوری زندگی کی بنیادیں ہیں۔

اس گفتگو سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تنقیدی تشخیص اور تجزیہ ایک معیاری زندگی کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ مگر تنقیدی سوچ کی بنیادوں کی گہری سمجھ بوجھ ایک طویل تدریسی عمل اور ان بنیادوں کے عملی اطلاق پر مشتمل ہوتی ہے۔

3- استاد کی تنقیدی سوچ کا درس و تدریس پر اثر

تنقیدی سوچ کسی فرد کی تدریس کے ڈیزائن سے متعلق سوچ اور پڑھائے جانیوالے [illegible] متعلق سوچ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک استاد کے طور پر کسی فرد کو دو پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے پہلے ایک تنقیدی مفکر بننا ہوتا ہے اور پھر طلباء کو تنقیدی تجزیے کے ذریعے سکھانا ہوتا ہے تاکہ طلباء بھی تنقیدی سوچ کی مہارتیں سیکھ سکیں۔ لہٰذا استاد کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تنقیدی تدریس کے لئے درج ذیل مہارتیں ضروری ہیں:

- ☆ مطالعہ کرنے، لکھنے، بولنے اور سننے کی مہارت
- ☆ کسی مضمون کے تمام پہلوؤں پر دلائل دینے کی مہارت
- ☆ فیصلے کرنے اور مسائل حل کرنے کی مہارت
- ☆ تجزیے اور جانچ پڑتال میں مہارت
- ☆ دوسروں کے متعلق اور اپنی ذات کے متعلق درست انتخاب کی مہارت

یہ ممکن نہیں اور نہ ہی کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ایک مختصر مدت پر مشتمل پیشہ ورانہ تجربہ اساتذہ کو تنقیدی مفکر بنا سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہیں کہ راتوں رات کسی نصاب کے ذریعے تنقیدی سوچ کو کامیابی سے تدریسی عمل کا حصہ بنا دیا جائے۔ تاہم اسے اساتذہ کے تعلیمی پروگراموں کے بنیادی کورسوں میں شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ

(1) تدریسی سوچ کو مستقل طور پر تدریس کا حصہ بنانے سے متعلق اساتذہ کو آگاہی فراہم کی جائے۔

(2) تدریسی معیار کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کو کچھ حکمتِ عملیاں سکھائی جائیں۔

(3) بعد میں آنیوالے کارکنوں کے لئے ایک بنیاد فراہم کی جائے۔

اساتذہ کے پیشہ ورانہ تربیتی کورسوں میں تنقیدی سوچ کی مسلسل شمولیت انھیں اس قابل بنا دے گی کہ وہ تدریسی عمل میں زیادہ گہرائی کیساتھ تنقیدی سوچ کی بنیادوں کا عملی اطلاق کر سکیں اور اسے تدریسی عمل کا حصہ بنا سکیں۔ تنقیدی سوچ کے مسلسل استعمال سے اساتذہ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ اپنے نصابی کورسوں کو از سرِ نو تشکیل دے سکیں۔ تاکہ طلباء متجسس اور منظم مفکر بن سکیں اور ان کے ذہنوں میں سوال کرنے اور ان کا جواب تلاش کرنے کا رجحان پیدا ہو۔ تنقیدی سوچ کے ارتقاء کے عمل میں کامیابی کئی عناصر پر منحصر ہوتی ہے۔ فرد تنقیدی سوچ میں اسی طرح مہارت حاصل کرتا ہے جس طرح کوئی باسکٹ بال، بیلٹ یا پیانو میں مہارت حاصل کرتا ہے۔ تنقیدی مفکر بننے کے لئے سب سے پہلے لازمی طور پر تنقیدی سوچ کے بنیادی اصول سیکھنا ہوتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ فرد کو لازمی طور پر از خود اپنی سوچ کی رہنمائی اور جانچ پڑتال کے عمل میں [illegible] صروف رہنا ہوتا ہے۔ یعنی ان بنیادی اصولوں کا مسلسل عملی اطلاق کرنا ہوتا ہے۔

سامد کو واضح طور پر یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ تنقیدی سوچ محض مختلف تعلیمی مقاصد میں سے ایک [illegible] ہے بلکہ اس کی بجائے یہ موثریت کے ایک اعلیٰ معیار تک رسائی حاصل کرنے کے لیے درس و تدریس کا ایک طریقہ ہے۔ وہ درس و تدریس کے عمل میں تنقیدی سوچ کے ایک اعلیٰ معیار کو فروغ دینے کے لئے دیگر نئے رجحانات کا استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 6- تنقیدی سوچ کی نشوونما کے مختلف مراحل اور حکمت عملیاں بیان کریں۔ جو روزمرہ زندگی میں ایک عام فرد میں تنقیدی سوچ کے ارتقاء میں مدد دے سکیں۔

جواب: تنقیدی سوچ کی نشوونما

ہم میں سے زیادہ تر لوگ اتنے قابل نہیں ہوتے جتنے وہ بن سکتے ہیں۔ ہم میں بہت سی قابلیتیں ہوتی ہیں لیکن اپنی قابلیت کا پوری طرح استعمال نہیں کرتے۔ ہماری زیادہ تر صلاحیتیں سوئی رہتی ہیں یا ہم انھیں پوری طرح بیدار نہیں کر پاتے۔ سوچ کی نشوونما یا ارتقاء ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کہ باسکٹ بال کھیلنے، رقص کرنے یا موسیقی کے کسی آلے پر دسترس حاصل کرنے کی صلاحیت کی نشوونما۔ اگر سیکھنے کی شعوری کوشش نہ کی جائے تو اس سوچ کا ارتقاء ممکن نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنی سوچ کو مکمل طور پر درست مان لیں تو ہم اسے مزید

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

بہتر بنانے کی کوشش ہی نہیں کریں گے۔سوچ کا ارتقاء ایک مرحلہ وار عمل ہوتا ہے اور اس کے لئے محنت درکار ہوتی ہے۔کوئی بھی شخص محض اپنی خواہش کی بناء پر ایک عمدہ مفکر نہیں بن سکتا۔کسی فرد کے سوچنے کے انداز میں تبدیلی لانا ایک طویل المدتی عمل ہے جس کے لئے کئی ہفتے یا مہینے نہیں بلکہ کئی سال درکار ہوتے ہیں۔تنقیدی مفکر کی خصوصیات کا ارتقاء ایک طویل عرصے پر محیط ہوتا ہے۔

تو ہم کس طرح ایک تنقیدی مفکر بن سکتے ہیں؟ ہم سوچ کے ایک بہتر عمل کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنانے کے لئے کس طرح اپنی اور اپنے طلباء کی مدد کر سکتے ہیں؟

2- تنقیدی سوچ کے ارتقاء کے مراحل

سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ تنقیدی مفکر کی سوچ کا ارتقاء کئی مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔

1- پہلا مرحلہ:

شروع میں ہم غیر تفکر پسند مفکر ہوتے ہیں (ہم اپنے تفکری عمل کو درپیش اہم مسائل سے آگاہ نہیں ہوتے)

2- دوسرا مرحلہ:

پھر ہم ایک ایسے مفکر بن جاتے ہیں جس کے سامنے کئی چیلنج درپیش ہوتے ہیں (ہم اپنے تفکری عمل کو درپیش مسائل سے آگاہ ہو جاتے ہیں)۔

3- تیسرا مرحلہ:

اگلے مرحلے میں (ہم اپنے تفکری عمل کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس میں باقاعدگی نہیں ہوتی)۔

4- چوتھا مرحلہ:

مشق کرنے والا مفکر (ہم باقاعدگی سے مشق کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہو جاتے ہیں)۔

5- پانچواں مرحلہ:

ترقی یافتہ مفکر (ہم اپنی مشق کے مطابق اس عمل میں مزید ترقی کرتے ہیں)۔

6- چھٹا مرحلہ:

ماہر مفکر (ایک ماہرانہ اور بصیرت افروز سوچ ہماری فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے)۔

ہم ان تمام مراحل سے کامیابی کیساتھ تب ہی گزر سکتے ہیں جب:

1. ہم اس حقیقت کو محسوس کریں کہ ہمارے تفکری عمل میں سنجیدہ مسائل موجود ہیں (ہم اپنی سوچ کو درپیش چیلنجوں کے مقابلے کے لئے تیار ہوں)۔
2. باقاعدگی سے مشق کا آغاز کریں۔

3- تنقیدی سوچ کی نشوونما کیلئے حکمت عملیاں

ذیل میں ایسی نو حکمتِ عملیاں بیان کی گئی ہیں جنھیں کوئی بھی ایسا شخص استعمال کر سکتا ہے جو اپنی تنقیدی سوچ کے عمل کے ارتقاء کے لئے آمادہ ہو۔

1. "ضائع شدہ" وقت کا استعمال کریں۔
2. ایک دن۔ایک مسئلہ کا اصول اپنائیں۔
3. دانشمندانہ معیارات کو اپنائیں۔
4. دانشمندانہ مقالہ تحریر کریں۔
5. اپنے کردار کی تکمیل نو کریں۔
6. اپنی انا پر قابو پائیں
7. معاملات کو دیکھنے کے اپنے نقطہ نظر پر دوبارہ غور کریں۔
8. اپنے جذبات پر نظر رکھیں۔
9. اپنی زندگی پر گروہی اثرات کا تجزیہ کریں۔

ہمارے نظریات جادوئی اثرات کے حامل نہیں ہوتے۔ہمارا کوئی بھی نظریہ تب تک اہم نہیں ہوتا جب تک یہ کسی ایسے راستے کی نشاندہی نہ کرے جو سوچ میں بہتری لانے میں کوئی ٹھوس کردار ادا کر سکے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ایک وقت میں کرنا ممکن نہیں تاہم ایک ایسا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے جس میں آپ ان تمام حکمتِ عملیوں کو اپنے تجربات میں شامل کر سکتے ہیں۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

1- پہلی حکمتِ عملی: ''ضائع شدہ'' وقت کا استعمال کریں

(First Strategy: Use "Wasted" Time)

سبھی لوگ اپنا کچھ وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ یعنی وہ اپنا تمام وقت نتیجہ خیز سرگرمیوں میں صرف نہیں کرتے حتیٰ کہ تمام وقت خوشگوار انداز سے بھی نہیں گزار پاتے۔ بعض اوقات ہم دونوں راستوں سے فائدہ حاصل کیے بناء ایک سے دوسرے راستے پر چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ معاملات ہمیں پریشان کر دیتے ہیں جن پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہم بہتر منصوبہ بندی کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ایسے منفی نتائج سے دوچار ہو جاتے ہیں جن سے با آسانی بچا جا سکتا تھا۔ مثال کے طور پر بعض اوقات ٹریفک میں پھنسنے کے سبب ہمارا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے جبکہ ہم صرف آدھا گھنٹہ پہلے نکل کر اس صورتحال سے بچ سکتے تھے۔ بعض اوقات ہم تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ اس تناؤ کا کوئی مفید نتیجہ بھی برآمد نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہمارا وقت ماضی پر پچھتاوے میں گزر رہتا ہے۔ بعض اوقات ہم بناء کسی غور و فکر کے محض خلاؤں میں کھوئے رہتے ہیں۔

سب سے اہم نقطہ یہ ہے کہ وقت گزر جاتا ہے۔ لہٰذا کیوں نہ اس وقت کو تنقیدی سوچ کی مشق میں صرف کیا جائے؟ مثال کے طور پر دن کے اختتام پر ٹیلیوژن کے سامنے بیٹھ کر کسی اچھے پروگرام کی تلاش میں ایک سے دوسرا چینل بدلنے میں وقت صرف کرنے کی بجائے آپ یہ وقت یا اس کا کچھ حصہ اپنی آج کے دن کی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال میں گزار سکتے ہیں اور اپنی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ خود سے اس طرح کے سوالات کر سکتے ہیں:

آج کس کام کے دوران میں نے اپنی سوچ یا عقل کا بالکل استعمال نہیں کیا؟ میں نے کب بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا؟ میری آج کے دن کے متعلق کیا رائے ہے؟ کیا یہ نتیجہ خیز ثابت ہوا؟ کیا کوئی شے میرے لئے بلاوجہ پریشانی کا سبب بنی؟ اگر آج کے دن کو دہرایا جا سکتا تو میں اس میں کیا تبدیلی لانے کی کوشش کرتا/کرتی اور کیوں؟ کیا میں نے اپنے طویل المدتی مقاصد کی تکمیل کے لئے آج کچھ کیا؟ کیا میں نے اپنی از خود وضع کردہ اقدار کے مطابق کام کیا؟ اگر میں نے آنیوالے دس سالوں تک ہر دن اسی طرح گزارا دیا تو کیا کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو سکے گا؟

بے شک یہ نہایت اہم بات ہے کہ ہر سوال پر غور و فکر کو کچھ وقت دیا جائے۔ اپنے مشاہدات کو ریکارڈ کرنا بھی مفید ہے تاکہ آپ کے اندر تفصیلات کی تشریح کرنے کی خواہش پیدا ہو اور آپ جو کچھ سمجھتے ہیں یا سنتے ہیں اس کی وضاحت کر سکیں۔ اس طرح وقت گزرنے کیساتھ ساتھ آپ اپنی سوچ کے مختلف زاویوں کو محسوس کرنے لگیں گے۔

2- دوسری حکمتِ عملی: ایک دن۔ ایک مسئلہ:

(Second Strategy: A Problem - A Day)

ہر دن کے آغاز پر کسی ایسے مسئلے کا انتخاب کریں جس پر آپ اپنے فارغ لمحات کے دوران کام کریں گے۔ مسئلے کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی بنیادی منطق تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ دوسرے لفظوں میں ایک منظم انداز سے اس طرح کے سوالات پر غور کریں جیسا کہ درحقیقت اصل مسئلہ کیا ہے؟ میں کس طرح اس مسئلے کو ایک سوال کی شکل دے سکتا ہوں؟ اس مسئلے کا میرے مقاصد، اہداف اور ضروریات سے کیا تعلق ہے؟

1. جہاں ممکن ہو مسائل پر باری باری توجہ دیں۔ جتنا ممکن ہو سکے مسئلے کی آسان اور جامع انداز سے وضاحت کریں۔
2. مسئلے کا بغور مطالعہ کریں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ آپ کو درپیش مسئلے کی اصل ''نوعیت'' کیا ہے؟ مثال کے طور پر اپنے ذہن میں یہ واضح کریں کہ اس مسئلے کے حل کے لئے آپ کو کیا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے؟ اس طرح ان مسائل میں، جو آپ سے الگ فرق کیا جا سکتا ہے جن پر آپ کچھ اختیارات رکھتے ہیں اور جن پر آپ کا کچھ اختیار نہیں ہے۔
3. یہ معلوم کریں کہ اس مسئلے کے حل کے لئے آپ کو کون کون سی معلومات درکار ہیں اور ایک فعال انداز سے ان معلومات کے حصول کی کوشش کریں۔
4. حاصل کی گئی معلومات کا محتاط انداز سے تجزیہ کریں اور معقول نتائج تک پہنچنے کی کوشش کریں۔
5. یہ معلوم کریں کہ مسئلے کے حل کے عملی اقدامات کرنے کے لئے آپکے پاس کیا انتخابات (آپشنز)

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

موجود ہیں۔ آپ ایک مختصر مدت میں کیا کر سکتے ہیں؟ طویل مدت میں کیا کر سکتے ہیں؟ ان مسائل میں فرق واضح کریں جو آپ کے اختیار میں ہیں اور جو آپ کے اختیار میں نہیں ہیں۔

مسئلے کے حل میں درپیش رکاوٹوں کی نشاندہی کریں جیسا کہ پیسہ، وقت یا طاقت و اختیار۔

6. اپنے انتخابات کا جائزہ لیں۔ صورتحال کے مطابق ان کے مفید اور مضر پہلوؤں کی نشاندہی کریں۔

7. مسئلے کے حل کے لئے ایک پر حکمت انداز اختیار کریں اور اپنی طے کردہ حکمتِ عملی پر کاربند رہیں۔ یہ حکمتِ عملی کسی براہِ راست اقدام پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے اور ایک محتاط غور و فکر، پھر مزید غور و فکر، انتظار اور حکمتِ عملی کی تشکیلِ نو پر بھی۔

8. جب آپ عمل شروع کریں تو اپنے عمل کے مختلف عملی پہلوؤں کی نگرانی کرتے رہیں۔ کسی بھی لمحے اپنی حکمتِ عملی پر نظرِ ثانی کے لئے تیار رہیں اگر صورتحال اس کا تقاضا کرے۔ جیسے جیسے مسئلے کے متعلق آپ کی معلومات میں اضافہ ہوتا چلا جائے اپنی حکمتِ عملی میں تبدیلی یا مسئلے کے دوبارہ تجزیے یا وضاحت یا ان تینوں کے لئے تیار رہیں۔

3- تیسری حکمتِ عملی: دانشورانہ معیارات اپنائیں:

(Third Strategy: Internalize Intellectual Standards)

ہر ہفتے بین الاقوامی دانشورانہ معیارات میں سے کسی ایک کے متعلق اپنی آگاہی میں اضافہ کریں (وضاحت، جامعیت، درستی، نسبت، گہرائی، وسعت، منطق، اہمیت وغیرہ)۔ مثلاً ایک ہفتے وضاحت پر توجہ مبذول کریں اور دوسرے ہفتے درستی پر۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہفتے آپ کی توجہ وضاحت پر مبذول ہے تو اس دوران یہ جاننے کی کوشش کریں کہ لوگوں کیساتھ معاملات میں آپ کب غیر واضح ہوتے ہیں؟ اور لوگ آپ کیساتھ کب غیر واضح انداز اختیار کرتے ہیں؟

اگر آپ مطالعہ کر رہے ہوں تو دورانِ مطالعہ یہ معلوم کریں کہ اس مطالعے سے متعلق آپ کی سوچ واضح ہے یا نہیں؟ جب آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں یا انھیں تحریر کریں (خواہ کسی بھی موضوع پر) تو خود سے سوال کریں کہ آیا متعلقہ موضوع آپ کے ذہن میں واضح ہے یا نہیں؟ ایسا کرتے وقت بلاشبہ آپ کو اپنی

وضاحتی تکنیکوں کا استعمال کرنا چاہئے۔

(1) غور کریں کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں واضح اور جامع ہے؟ (اس دوران اپنے لفظوں کے محتاط انتخاب پر بھی توجہ دیں)۔

(2) اپنے مفہوم کی وضاحت کے لئے مختلف متبادل الفاظ استعمال کریں۔

(3) اپنی بات کا مطلب سمجھانے کے لئے اپنے مختلف تجربات کی مثالیں دیں۔ 4) اپنا مفہوم سمجھانے کے لئے مختلف مشابہتوں، استعاروں، تصاویر یا خاکوں کا استعمال کریں۔ ان وضاحتی تکنیکوں کے بار بار استعمال سے آپ دوسرے افراد کو بھی ان کے استعمال کے قابل بنا سکتے ہیں۔

4- چوتھی حکمتِ عملی: دانشورانہ مقالہ تحریر کریں

(Fourth Strategy: Keep an Intellectual Journal)

[illegible] کسی [illegible] لے کی تحریر سے ملتے جلتے کچھ کام کریں۔ اس کے لئے درج ذیل فارمیٹ اپنا سکتے ہیں۔

1. صورتحال: اس [illegible] بیان کریں جو آپ کے لئے جذباتی ہے یا تھی (جس کی آپ بہت زیادہ پرواہ کرتے ہیں)۔ ایک وقت میں ایک ہی صورتحال پر توجہ مرکوز کریں۔

2. آپ کا ردِعمل: یہ بیان کریں کہ آپ نے اس صورتحال کے ردِعمل میں کیا کیا؟ صرف مخصوص اور درست واقعات بیان کریں۔

3. تجزیہ: آپ نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کی روشنی میں صورتحال کا تجزیہ کریں، اپنے ذہن میں جامع وضاحت کریں کہ صورتحال کیا تھی؟ معاملات کی بہتر تفہیم کی کوشش کریں۔

4. جانچ پڑتال: اپنے تجزیے کے عملی اثرات کی جانچ پڑتال کریں۔ آپ نے اپنے متعلق کیا سیکھا؟ اگر آپ اس صورتحال کو دوبارہ پیدا کر سکتے تو اپنے لائحہ عمل میں کیا تبدیلی لاتے؟

5- پانچویں حکمتِ عملی: اپنے کردار کی ازسرِ نو تشکیل کریں

(Fifth Strategy: Reshape Your Character)

ہر ماہ کسی ایک دانشورانہ خصوصیت کا انتخاب کریں اور اسے اپنا معمول بنائیں تاکہ آپ

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اس خصوصیت کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا سکیں۔ یعنی دانشورانہ استحکام، خود مختاری، ہمدردی، حوصلہ عاجزی وغیرہ۔ مثال کے طور پر دانشورانہ عاجزی پر توجہ مبذول کریں۔ غور کریں کہ آپ کب اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں اگر آپ واقعی غلط ہوں؟ غور کریں کہ اپنی غلطی کے واضح شواہد موجود ہونے کے باوجود آپ کب اپنی غلطی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں؟ غور کیجئے کہ اگر کوئی دوسرا شخص آپ کے کام یا آپ کے نقطہ نظر میں کسی غلطی کی نشاندہی کرے تو آپ کب دفاعی انداز اختیار کرتے ہیں۔ غور کریں کہ کب آپ کا دانشورانہ تفکر آپ کو مزید سیکھنے سے باز رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر "وہ مضمون کے متعلق جو کچھ جاننے کی ضرورت ہے وہ میں پہلے ہی جانتا ہوں" یا "وہ اتنا میں جانتا ہوں جتنا میں جانتا ہوں"۔

6- چھٹی حکمتِ عملی: اپنی انا پرستی پر قابو پائیں

Sixth Strategy: Deal with Your Egocentrism)

انا پرستی انسانی فطرت کی وہ خصوصیت ہے جس کے تحت انسان لاشعوری طور پر اپنی ذات کے حق میں متعصبانہ انداز سے سوچتا ہے۔ اس طرح کے سوالات پر غور کرتے ہوئے آپ روزمرہ کی بنیاد پر اپنی انا پرستی پر مبنی سوچ کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً کس صورتحال میں میں اپنے حق میں ایک متعصبانہ انداز سے سوچتا ہوں؟ کیا میں نے کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے؟ کیا میں نے اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے کبھی کوئی نامعقول بات کہی ہے؟ یا ایسا کوئی کام کیا ہے؟ کیا میں دوسروں پر اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرتا ہوں؟ کیا جب میں کسی چیز کے بارے میں شدت سے سوچتا ہوں تو اپنی بات کہنے میں ناکام رہتا ہوں؟ اور بعد میں مجھے اپنے طرزِ عمل پر افسوس ہوتا ہے؟ اگر آپ ایک مرتبہ انا پرستی پر مبنی سوچ کے اثرات کو سمجھ لیں گے تو آپ زیادہ باشعور اور منظم انداز سے اس پر قابو پا سکیں گے۔

7- ساتویں حکمتِ عملی: حالات یا اشیاء کو دیکھنے کے انداز کی وضاحت کریں

Seventh Strategy: Redefine the way You See Things)

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو ذاتی بھی ہے اور معاشرتی بھی جس میں ہر شے کی وضاحت

کی جاتی ہے۔ کسی صورتحال کی وضاحت کرنے سے مراد صرف یہ بتانا نہیں ہے کہ ہم اس صورتحال کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ بلکہ یہ معلوم کرنا بھی ہے کہ ہم اس صورتحال میں کیا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس کی عملی اہمیت کیا ہے؟ اصل میں ہر صورتحال کی ایک سے زائد متبادل طریقوں سے وضاحت کی جا سکتی ہے۔ یہ حقیقت اپنے ساتھ بہت سے مواقع لاتی ہے۔ اصولی طور پر یہ ہماری اپنی شخصی طاقت ہوتی ہے جو ہمیں خوش و خرم اور مطمئن زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں پیش آنیوالی مختلف صورتوں کی جو منفی وضاحت کرتے ہیں ان کی کوئی مثبت وضاحت بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم اداس صورتحال کو بھی خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

ہم کسی خاص صورتحال میں اطمینان محسوس کر سکتے ہیں حالانکہ یہ صورتحال ہمارے لئے تناؤ کا سبب بھی ہو سکتی تھی۔ اس کے لئے ہمیں حالات اور اشیاء کی وضاحت کرنے کے اپنے طور طریقوں کی دوبارہ [illegible] ہوتی ہے۔ منفی کو مثبت میں بدلنا ہوتا ہے۔ افسوس ناک انجام سے ایک نیا آغاز کرنا ہوتا ہے۔ غلطیوں کو سیکھنے کے واقع کو سمجھنا ہوتا ہے۔ اس حکمتِ عملی کو عملی شکل دینے کے لئے ہمیں اپنے لئے کچھ مخصوص رہنما اصول وضع کرنا پڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمیں پانچ سے دس ایسی مختلف صورتوں کی ایک فہرست مرتب کرنی چاہیے جن میں ہم تناؤ کا شکار رہے، ہمیں غصہ آیا، ہم ناخوش ہوئے یا پریشانی کا شکار رہے۔ اس کے بعد ہمیں ان تمام صورتوں میں منفی جذبات کا سبب بننے والے عناصر کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ تب ہمیں ان کے متبادل مثبت عناصر تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایسی ہی صورتوں میں اپنے اندر مثبت ردِعمل یا مثبت جذبات کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر آپ ان تمام مسائل کے متعلق پریشان رہتے ہیں جنہیں آپ حل کر سکتے ہیں اور جنہیں حل نہیں کر سکتے تو آپ کو بچوں کی اس نظم پر غور کرنا چاہیے جس کا مطلب یہ ہے کہ:

اس دنیا میں ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل موجود ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی حل موجود ہو تو آپ اسے دریافت کرنے تک اس کے متعلق سوچیں۔ اور اگر کوئی حل موجود نہ ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

8- آٹھویں حکمتِ عملی: اپنے جذبات سے تعلق قائم رکھیں

(Eighth Strategy: Get in Touch with Your Emotions)

جب آپ کسی منفی جذبے کو محسوس کریں تو خود سے کہیں کہ اس جذبے کی وجہ بننے والی اصل سوچ کیا ہے؟ مثال کے طور پر اگر آپ غصہ میں ہوں تو آپ خود سے پوچھیں کہ آخر وہ کیا سوچ ہے جو مجھے غصہ دلا رہی ہے۔ میں اس صورتحال کے متعلق اور کس انداز سے سوچ سکتا ہوں؟ مثال کے طور پر آپ کسی صورتحال کے مزاحیہ پہلو یا قابلِ رحم پہلو پر توجہ مبذول کر سکتے ہیں۔ جب آپ اس پہلو پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے تو آپ کی سوچ میں بھی اسی کے مطابق تبدیلی واقع ہوگی۔

9- نویں حکمتِ عملی: اپنی زندگی پر گروہی اثرات کا تجزیہ کریں

(Ninth Strategy: Analyze Group Influence on Your Life)

اس رویے کا مشاہدہ کریں جس کی اس گروپ میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے یا حوصلہ شکنی کی جاتی ہے جس سے آپ تعلق رکھتے ہیں۔ کسی بھی گروپ کا حصہ بننے کے لئے آپ کو کن باتوں پر یقین رکھنے کی ضرورت ہے؟ آپ کو کن باتوں سے منع کیا جاتا ہے؟ ہر گروپ اپنے ارکان پر ایک طے شدہ معیار سے مطابقت رکھنے پر زور دیتا ہے۔ کچھ لوگ بہت زیادہ حد تک اپنے بارے میں دوسروں کی پیش کردہ آراء کے دائرے میں قید رہتے ہیں۔ اپنے ذہن میں یہ واضح کریں کہ آپ پر اپنے اردگرد کے ماحول اور معاشرے کے کس قدر اثرات ہیں اور یہ کہ آپ نے ان اثرات کو کس حد تک قبول یا رد کرنا ہے؟

نتیجہ (Conclusion)

ان حکمتِ عملیوں سے متعلق یاد رکھنے کے قابل ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ یہ آپ کے ذاتی تجربات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے خیالات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ آپ اپنے خیالات و نظریات کی تشکیل کرتے ہیں اور اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں ان خیالات و نظریات پر اپنی شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ "حالات یا اشیاء کو دیکھنے کے انداز کی وضاحت کرنے" کی حکمتِ عملی آپ کے لئے اپنے خیالات و

نظریات پر مبنی حکمتِ عملی ہے۔ آپ اسے استعمال کرنا شروع کریں جلد ہی آپ یہ محسوس کریں گے کہ اس حکمتِ عملی کا درست استعمال کئی پہلوؤں سے آپ کی زندگی میں بہتری لانے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح ان سماجی وضاحتوں کا استعمال آپ کے رویے کی تشکیل کرتا ہے اور آپ کے منفی رویوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

اب آپ اپنے معاشرتی حالات کی نئے طریقوں سے وضاحت کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ معاشرتی حالات یا رشتوں کی دوبارہ وضاحت کس طرح آپ کو "اپنے جذبات سے تعلق قائم رکھنے کے قابل بناتی ہے۔" آپ اس امر سے آگاہ ہوں گے کہ آپ کے سوچنے کا طریقہ آپ کے اندر مثبت یا منفی جذبات پیدا کرتا ہے۔ جب آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ کو دھمکی دی جا رہی ہے (اگر آپ صورتحال کی وضاحت ایک دھمکی کے طور پر کریں) تو آپ خوف محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی صورتحال کی وضاحت "امتحان" کے طور پر کرتے ہیں تو آپ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر آپ اسی صورتحال کی وضاحت "ایک سبق یا سیکھنے کے ایک موقع" کے طور پر کریں گے تو آپ اپنے اندر کچھ نیا سیکھنے کی توانائی محسوس کریں گے۔ جب آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ اپنی سوچ پر کنٹرول کر سکتے ہیں تو مندرجہ بالا بیان کی گئی دونوں علمتِ عملیاں ایک ساتھ اپنا کام سرانجام دینے لگیں گی اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچانے کا سبب بنیں گی۔

اب غور کریں کہ آپ کس طرح حکمتِ عملی نمبر دو ("اپنی زندگی پر گروہی اثرات کا تجزیہ کریں") کے استعمال کو اپنا معمول بنائیں گے۔ گروہ ہم پر جو اثرات مرتب کرتے ہیں ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ گروہ معاشرتی وضاحتوں پر کنٹرول کرتے ہوئے ہمارے طرزِ عمل کو ایک دائرہ کار کا پابند بناتے ہیں۔ جب کوئی گروہ کچھ اشیاء کو "بہترین" قرار دیتا ہے اور کچھ دیگر اشیاء کو "ناپسندیدہ" تو اس گروہ کے ارکان "بہترین" نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں نہ کہ "ناپسندیدہ"۔ جب کسی کاروبار کا مالک یا باس (Boss) یہ کہتا ہے کہ "یہ بات بہت اہم ہے" تو اس کے ماتحت کام کرنیوالے افراد یہ نہیں کہتے کہ "یہ فضول ہے"۔ وہ

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 14 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جانتے ہیں کہ کسی شخص کو "یوس" کا درجہ دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص کسی صورتحال، رشتے یا کسی شے کی وضاحت کرنے کا خصوصی حق رکھتا ہے۔

آپ ایک دوسرے سے جڑی تین حکمتِ عملیوں کے بارے میں جان چکے ہیں۔ آپ "اشیاء کو دیکھنے کے اپنے نقطہ نظر کی دوبارہ وضاحت کرتے ہیں"، "آپ اپنے جذبات پر نظر رکھتے ہیں" اور "اپنی زندگی پر گروہی اثرات کا تجزیہ کرتے ہیں"۔ یہ تینوں حکمتِ عملیاں ایک ہی حکمتِ عملی میں ضم ہو جاتی ہیں۔ اب آپ دیگر حکمتِ عملیوں میں سے کسی بھی حکمتِ عملی کا استعمال کر کے یہ جائزہ لے سکتے ہیں کہ انھیں کس طرح اپنی سوچ اور زندگی کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ بیان کردہ منصوبہ بندی یا اس سے ملتی جلتی کسی منصوبہ بندی پر عمل کریں گے تو آپ ایک مفکر بنتے جائیں گے۔ زیادہ درست معنوں میں کہا جائے تو آپ ایک ایسے مفکر بن رہے ہیں جو غور و فکر کی "مشق" کر رہا ہو۔ آپ کی مشق آپ کی سوچ اور فکر میں ارتقاء کا سبب بنے گی۔ اس ارتقاء کے ساتھ ساتھ ایک ماہرانہ اور بصیرت افروز سوچ آپ کی شخصیت کا قدرتی حصہ بنتی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

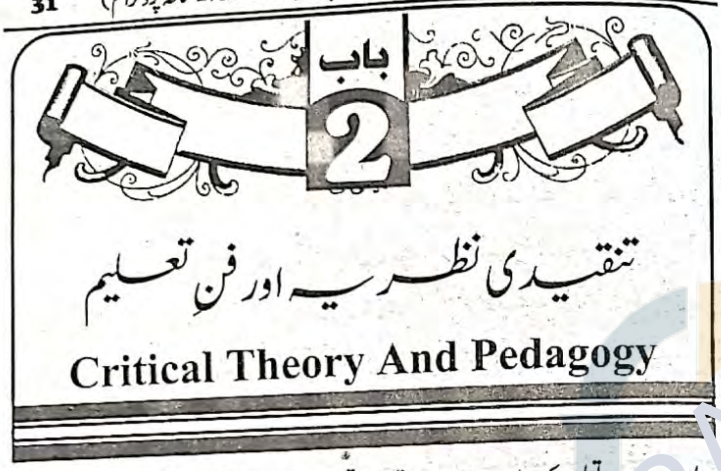

سوال 1۔ سیاست تعلیم پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟ تعلیم اور سیاست کا تعلق واضح کیجیے۔

جواب: 1۔ تعلیم کا سیاست (Politics of Education)

عام طور پر سیاست کو ایک ایسی کاروائی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس میں لوگ ایک گروپ کی شکل میں مختلف فیصلے کرتے ہیں۔ اس میں طاقت یا اختیار کیساتھ معاشرتی روابط کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔ اس میں کوئی حکمتِ عملی تشکیل دینے اس کا اطلاق کرنے کے طریقہ ہائے کار اور تکنیکیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ سیاست میں طاقت کا استعمال اور اس کے قواعد و روابط اور اثر و رسوخ اور اختیار شامل ہوتے ہیں۔ اس میں لوگوں کی خواہش کے مطابق کچھ معاملات پر زیادہ توجہ دینے کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ لوگوں کا یہ گروہ طاقت پر موثر کنٹرول کے بغیر زیادہ عرصہ تک اکٹھا نہیں رہ سکتا۔ اس لیے اکٹھا رہنے کے لیے کچھ قوانین بنائے جاتے ہیں اور ہر ایک کو ان قوانین سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ سیاسی نظام کے ہر پہلو سے اختیار اور اقتدار ہی ایک رشتے کی حیثیت رکھتا ہے جس میں افراد احکامات کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں یہی درست طرزِ عمل ہوتا ہے۔

2- طاقت اور سیاست:

مائیکل فوکالٹ (Michel Foucault) طاقت کی اصل شکل کی سمجھ بوجھ کو واضح کرنے پر

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 15 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

بہت زور دیتا ہے۔ وہ سیاست کے ان اداکاروں کے تجزیے سے اتفاق نہیں کرتا جو طاقت کو اپنے اختیارات کے نفاذ کا ذریعہ سمجھتے ہیں، وہ اس نظامِ کار سے بھی دور رہتا ہے جو یہ اداکار استعمال کرتے ہیں۔ فوکالٹ کے مطابق طاقت وہ ہے جو ہمیں سب کچھ حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ وہ پیش کیے گئے دیگر نظریات سے نہایت مختلف سطح کا نظریہ پیش کرتا ہے۔ وہ اس نظریے کو چیلنج کرتا ہے کہ طاقت پر کچھ لوگوں یا گروپوں کا قبضہ ہوتا ہے اور وہ غلبے یا اقتدار کے استعمال کو اپنے طریقہ سے استعمال کرتے ہیں۔ وہ طاقت کو ایک ایسے عنصر کے طور پر دیکھتا ہے جو ایک جگہ مرتکز نہیں ہوتا بلکہ منتشر ہوتا ہے۔ ''طاقت ہر جگہ ہوتی ہے اور ہر سطح پر اس کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا یہ کوئی ایجنسی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مخصوص ڈھانچہ ہے۔'' اس کے بجائے یہ سچ کی غیر معمولی طاقت یا اس کی حکمرانی کی ایک قسم ہے جو پورے معاشرے میں سرایت کرتی ہے اور مسلسل بہاؤ میں رہتی ہے یا زیرِ بحث رہتی ہے۔ یہ نمایاں کرنے کے لئے کہ طاقت علم، سائنسی سمجھ بوجھ اور سچ کی تسلیم شدہ صورتوں سے وجود میں آتی ہے فوکالٹ نے طاقت کے لئے ''طاقت بذریعہ علم'' (نالج از پاور) کی اصطلاح استعمال کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طاقت، علم کی تسلیم شدہ صورتوں، سائنسی سمجھ بوجھ اور سچائی سے وجود میں آتی ہے۔

3- سیاست کیا ہے؟

سیاست کوئی برائی یا کوئی برا شعبہ نہیں ہے۔ یہ محض اپنے اختیارات کو استعمال کرنے کا ایک طریقہ ہے تاکہ معاملات کو بہتر بنایا جائے۔ اچھے لیڈر اس بات کو سمجھتے ہیں اور سیاست کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے لئے طاقت کے نظام ہائے کار کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ سیکھنا ہوتا ہے کہ کن معاملات پر توجہ مبذول کرنی ہے اور کن معاملات کو نظر انداز کرنا ہے۔ ''سیاست'' کی اصطلاح کو اکثر انتظامی اختیار کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے اور عام طور پر اس سے منفی تاثر لیا جاتا ہے۔ سیاست اصل میں کیا ہے، یہ کہاں پائی جاتی ہے اور اسے کیسے شناخت کیا جا سکتا ہے؟ رمزے (Ramsey) کے مطابق ''جہاں بھی طاقت موجود ہوتی ہے، وسائل کی تقسیم کی جاتی ہے، اپنی پہچان بنائی جاتی ہے یا کچھ اختیارات اپنے ذمہ لئے جاتے ہیں یا تفویض کیے جاتے ہیں وہاں سیاست موجود ہوتی ہے''۔ وہ مزید کہتا ہے کہ ''جہاں کہیں بھی قائدین اور ان کے پیروکار موجود ہوتے ہیں وہاں سیاست ہوتی ہے''۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ سکول کے

نظام میں سیاست موجود ہونی چاہیے تاہم یہ ضروری نہیں کہ اسے ہمیشہ منفی انداز سے ہی استعمال کیا جائے۔ رمزے مزید کہتا ہے کہ ''سیاست ایک ایسا بنیادی آلہ ہے جس سے کامیاب قائدین دوسرے لوگوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔''

4- تعلیم اور سیاست:

درحقیقت سیاست ہمارے روز مرہ کے کئی معاملات میں شامل ہوتی ہے اور بے شک ہمارے تعلیمی نظام میں بھی شامل ہے۔ سیاست کے تحت کئی اہم معاملات سامنے لائے جاتے ہیں جیسا کہ لوگوں کے حقوق، ترکِ وطن، بے گھری، اتفاق، غربت، شمولیت، فنڈنگ، معاشرتی انصاف اور خدمات وغیرہ۔ اس گفتگو کے نتیجے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیمی نظام میں گروپ کی صورت میں کیے جانیوالے مہم فیصلوں میں سیاست شامل ہوتی ہے۔ اوین (Owen) کے مطابق تعلیمی سیاست تین عناصر کے گرد گھومتی ہے۔ یعنی لوگ، اقدار اور وسائل۔ فریئیر (Freire) جسے تعلیمی نظام کا سب سے بہترین کیل کہا جاتا ہے وہ بچوں کے تدریسی تجربات کے متعلق کیے جانیوالے فیصلوں کے طریقہ کار پر تنقید کرتا ہے۔ اصل مسئلہ اس طریقہ کار سے متعلق اساتذہ کی سمجھ بوجھ کا معیار اور اس طریقہ کار میں اساتذہ کی شمولیت اور ان کا کردار ہے۔

تعلیمی نظام میں فیصلے تعلیمی رہنما کرتے ہیں۔ تعلیمی قیادت اساتذہ اور دیگر تعلیمی پیشہ ور افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو تعلیمی پروگراموں اور تعلیمی نتائج میں بہتری لانے کے لئے منظم منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ پری سکول سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک تعلیمی شعبے کے رہنماؤں میں اساتذہ، سپرنٹنڈنٹ، پرنسپلز، منتظمین، ڈیپارٹمنٹوں کے چیئرمین اور ڈین شامل ہوتے ہیں۔ تعلیمی نظام میں فیصلوں کے اس عمل میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے یہ پہلو نہایت اہم ہے کہ ان لوگوں کے متعلق علم ہو جو ان فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ تعلیمی قیادت عام طور پر سکولوں میں رسمی تنظیمی حیثیت سے منسلک ہوتی ہے۔ لہٰذا سکول کی قیادت سے متعلق گفتگو میں درج ذیل میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد شخصیات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

i. ڈسٹرکٹ آفیسرز
ii. ہیڈ ٹیچرز/پرنسپل

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iii. ڈپٹی اور اسسٹنٹ ہیڈ ٹیچر

iv. ڈیپارٹمنٹ کے سربراہان

v. ماہرین مضامین (سبجیکٹ سپیشلسٹ)

تاہم کچھ غیر رسمی رہنما بھی ہوتے ہیں جیسا کہ ماہر مضامین جن کے اثر و رسوخ کی وجہ ان کا اپنے مضمون پر عبور یا مہارت ہوتی ہے یا ایسے افراد جن کا اپنے ساتھیوں پر معاشرتی اثر و رسوخ ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے نظریات اور رویوں پر اثر انداز ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

5- تعلیمی نظام میں فیصلہ سازی اور سیاست کا تعلق:

تعلیمی نظام میں فیصلہ سازی کا زیادہ تر حصہ سیاسی کاروائی ہوتا ہے جس میں کئی ماہر کھلاڑی شامل ہوتے ہیں۔ نصاب سے متعلق فیصلہ سازی میں ارکانِ اسمبلی شامل ہوتے ہیں، کئی اثر و رسوخ کے حامل افراد ہوتے ہیں جن کا تعلق مقامی سکولوں سے ہوتا ہے، ریاستی قانون دان ہوتے ہیں، شعبہ تعلیم کے افسران ہوتے ہیں اور اثر و رسوخ کی حامل دیگر ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ تمام سرکاری سطحوں پر تعلیم سے متعلق اکثر فیصلے فیصلہ سازی میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شامل افراد کی دلچسپیوں اور اغراض سے متاثر ہوتے ہیں۔

اسی طرح کئی تنظیمیں اور ان کے نمائندے بھی مقامی، ریاستی اور مقامی سطح پر تعلیمی پالیسی سازی کے عمل میں شریک ہوتے ہیں تاکہ ایسے ملازمین تیار کیے جائیں یا تلاش کیے جائیں جن کا علم اور مہارت ان کے پیداواری عمل میں اضافے کا باعث ہو۔ تعلیمی مفادات پیشہ ورانہ تنظیموں اور تعلیمی منصوبہ سازوں کو کچھ مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے کام کرنے کی جانب راغب کر سکتے ہیں۔ وہ مشترکہ فیصلہ سازی کر سکتے ہیں جس میں مالی ذرائع کی تخصیص بھی شامل ہے۔ اساتذہ اور منتظمین قومی تنظیموں کی فراہم کردہ معلومات کا استعمال کر سکتے ہیں تاکہ لیبارٹری کے کمروں کو استعمال کرنے کے لئے جماعتوں میں طلباء کی تعداد کم کی جائے، مخصوص درسی کتب یا نصابی پروگراموں کا استعمال کیا جائے یا تدریسی ٹیکنالوجی کے استعمال کے لئے فنڈنگ میں اضافہ کیا جائے۔ خاص طور پر مساوات

سے متعلق معاملات جو منظم گروپوں یا وفاقی اسمبلیوں کی کوششوں یا عدالتی احکامات کے نتیجے میں سامنے آتے ہیں تعلیم کے مختلف پہلوؤں سے متعلق فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جیسا کہ وسائل کی تخصیص، مختلف اصلاحات کی جانچ پڑتال اور نصابی تجاویز وغیرہ۔ مقامی سطح پر والدین اور سرپرست اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کام کر سکتے ہیں کہ ان کے بچے اعلیٰ معیار کے کورسوں تک رسائی حاصل کریں جو بہترین انداز سے ڈیزائن کیے گئے ہوں، ان میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہو اور ایسے سائنسی پروگرام جو ثقافتی اعتبار سے انتہائی موزوں ہوں۔ شہری حقوق کی تنظیمیں ارکانِ اسمبلی کی توجہ تعلیمی فنڈنگ میں تبدیلی کرنے کی جانب مبذول کرا سکتی ہیں تاکہ تمام بچوں کی اعلیٰ معیار کے اساتذہ اور تعلیمی مواقع تک یکساں رسائی کو ممکن بنایا جا سکے۔ میڈیا بھی تعلیمی پالیسی سازوں اور دیگر افسران کے تعلیم سے متعلق فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے کیونکہ یہ لوگوں تک معلومات پہنچاتا ہے اور عوامی رائے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مقامی سطح پر درسی کتب کی کمی اور شہروں میں واقع سکولوں میں لیبارٹری کی ناکافی سہولیات کے متعلق اخباروں میں چھپنے والی خبریں اور اداریے تعلیمی نظام میں موجود عدم مساوات سے عوام کو آگاہ کر سکتے ہیں۔ طلباء کی امتحانات میں اعلیٰ کامیابی پر مقامی میڈیا کی کوریج کے دام میں آگاہی پھیلاتی ہے اور سماجی نظریات پر اثر انداز ہوتی ہے۔

6- تعلیمی عمل میں سیاست کا عمل دخل:

سرکاری سکولوں میں سیاست کے مختلف عناصر کا استعمال بھی سکول کی لیڈرشپ یا قیادت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ تعلیمی عمل میں سکول کے انتظامی سربراہان کی شمولیت کی سیاست ہر سطح پر موجود ہوتی ہے اور اس کا دائرہ کار مقامی سطح سے قومی سطح تک پھیلا ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنا ایک سکول لیڈر کے لئے چیلنج کا درجہ رکھتا ہے کہ سیاست ان کے روزمرہ کے کام کا حصہ ہوتی ہے اور یہ کہ انھیں اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کام کرنا ہے کہ تعلیم سے متعلق کیے جانیوالے فیصلے بالآخر سکولوں میں موجود طلباء کے لئے مفید ثابت ہوں۔ سکولوں میں طلباء کے لئے تعلیمی طریقہ ہائے کار سے متعلق کیے جانیوالے سکول انتظامیہ کے فیصلے ضلعی سطح پر افسران کے فیصلوں کے مقابلے میں مجموعی طور پر کہیں زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مزید برآں اعلیٰ انتظامی سطحوں پر سیاسی عوامل کی شمولیت کا

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

امکان زیادہ ہوتا ہے۔ ان تصورات کو ذہن میں رکھا جائے تو اس ضمن میں مزید کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ طلباء کی تدریس سے متعلق کیے جانیوالے حتمی فیصلوں میں انتہائی درست جانچ پڑتال اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ قومی سطح پر ہونیوالی سیاست کی اہمیت سے آگاہ اکثر تجربہ کار تعلیمی لیڈرشپ اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ مقامی سطح پر ہونیوالی سیاست زیادہ حقیقی ہوتی ہے اور فیصلہ سازی کے عمل پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس امر کو یقینی بنانا ایک تعلیمی قائد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ طلباء ان سیاسی اثرات سے دور رہتے ہوئے علم حاصل کریں اور ان کے تعلیمی عمل پر کسی قسم کے سیاسی اثرات مرتب نہ ہوں۔ حتمی تعلیمی فیصلوں کی بنیاد یہ ہونی چاہیے کہ سکولوں میں طلباء کے لئے کیا بہترین ہے۔ خاص طور پر ترقی یافتہ ملکوں میں تعلیمی خدمات سرانجام دینے والی بیوروکریسی سیاسی اور تعلیمی فیصلوں کا ایک بہت فعال شعبہ ہے۔ زیادہ تر فیصلے مختلف گروپوں کے دیگر گروپوں پر غلبے اور مفادات کے حصول کی عکاسی کرتے ہیں خواہ یہ تعلیمی کورسوں کے مواد سے متعلق ہوں یا ان افراد سے متعلق جو اس مواد کو استعمال کرتے ہیں، کیسے استعمال کرتے ہیں اور کب استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم کسی قوم کے سیاسی نظام کا ایک عکس ہے اور قومی حکومتیں ہمیشہ تعلیمی نظام کو کسی حد تک اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

جدید تعلیمی نظام کے تقاضوں اور روایتی مذہبی تعلیم کا تصادم بلاشبہ تعلیم کی سیاست کا ایک پیچیدہ عنصر ہے۔ یہ تصادم وہاں زیادہ واضح ہوتا ہے جہاں ایک منظم مذہبی تعلیمی نظام میں نوآبادیاتی حکومتوں کے نظام کو بھی متعارف کرایا جائے۔ مثلاً جہاں عیسائی مشنز اپنے جدید عناصر کے ساتھ کسی حد تک فعال ہوں۔ قدیم مذہبی تعلیمی نظام اور آج کے جدید نظام میں تصادم کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ ایسے ممالک میں جہاں جدیدیت اپنے عروج پر ہو کچھ خاص قسم کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں کیونکہ حکومت خود کو تعلیمی نظام کے ذریعے مذہبی اقدار کی محافظ قرار دیتی ہے۔ لیکن تعریف کے لحاظ سے جدیدیت کے لئے تعلیمی منصوبہ بندی ایک غیر مذہبی سرگرمی ہے۔ جو ایک بظاہر محفوظ روایت سے انحراف کا سبب بنتی ہے۔ تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا اور غیر یقینی صورت حال میں یہ نوجوانوں میں اپنے مادی معیارات زندگی میں تبدیلی لانے کا رجحان پیدا

کرتی ہے جس سے قوم کے مستقبل پر کچھ غیر یقینی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ مادی اشیاء اور ذرائع کے حصول کی حوصلہ افزائی کو فروغ دینے میں مدد فراہم کرتی ہے جبکہ قوم کا معاشی مستقبل اس سلسلے میں حکومت اور منصوبہ سازوں سے کچھ حدود کے تعین کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا تعلیمی منصوبہ بندی ایک مرکزی سیاسی سرگرمی ہونی چاہیے۔

7- ملکی معاشی منصوبہ بندی میں سیاست کا کردار

ایک ترقی پذیر ملک میں جہاں معیشت کی ترقی کے لئے تعلیمی منصوبہ سازی قومی منصوبہ بندی کا ایک اہم حصہ شمار ہوتی ہے، اس کی نوعیت کو کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ مثال کے طور پر معاشی ترقی کی منصوبہ بندی کو کس طرح تعلیمی نظام میں افرادی قوت کی تربیت کی منصوبہ بندی سے جوڑا جا سکتا ہے؟ یا کسی بھی منصوبہ بندی پر ایک طے شدہ تعلیمی منصوبہ بندی کے بغیر کیسے عمل درآمد کیا جا سکتا ہے؟ کیا کسی [illegible] حکومت کا تصور کیا جا سکتا ہے جو قومی مفادات اور بذات خود اپنی بقا کے لئے اپنے منصوبوں [illegible] کچھ سیاسی مقاصد طے نہ کرتی ہو؟ حکومت کے لوگوں سے تعلقات، شہریوں کے ایک دوسرے سے تعلقات، قوموں کے دیگر اقوام سے تعلقات پر ایک طے شدہ اور رائج تعلیمی پالیسی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں تعلیمی منصوبہ ساز بمشکل ہی کسی آئیڈیل منصوبے سے مطمئن ہوتے ہیں۔ ایک منصوبہ [illegible] سیاسی حقائق کو قبول کرنا ہوتا ہے جنہیں وہ اپنے تعلیمی منصوبے کی بنیاد بنا سکے۔ اسے قومی منصوبہ میں تحریر کیے گئے اہداف کا بھی تنقیدی نظر سے جائزہ لینا ہوتا ہے۔ دوسری جانب منصوبہ بندی کرنیوالا ایک [illegible] ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے ان اصولوں پر سوالات کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے جن پر سیاسی اور معاشی منصوبہ ساز عمل پیرا ہوتے ہیں یا جن اصولوں کو وہ نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ منصوبہ سازوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو ایک ان دیکھے مستقبل کے لئے تیار کریں خاص طور پر نوجوانوں کو۔ کیونکہ معاشی اور سیاسی ترقی کی بجائے انسانی صلاحیتوں کی نشو ونما اور ارتقاء بذات خود بہترین مستقبل کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 2- سماج کے طبقاتی نظریات کو بیان کریں۔

جواب:

معاشرتی طبقے یا سوشل کلاس کے نظریات (Social Class Theories)

1- تعارف:

معاشرتی طبقے کو سوشل کلاس یا سماجی طبقہ بھی کہا جاتا ہے۔ سیاسی اور معاشرتی سائنس میں یہ ان تصورات کا ایک مجموعہ ہے جو معاشرتی درجہ بندی کے مختلف ماڈلوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس معاشرتی درجہ بندی میں لوگوں کو معاشرتی نظام کے مختلف اقسام کے ایک مجموعے کی صورت میں مختلف گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ماہرِ عمرانیات (سوشیالوجسٹ)، سیاسی سائنسدان، ماہرینِ علم بشریات اور معاشرتی تاریخ دان ہر معاشرتی طبقے کو معاشرتی تجزیے کا ایک اہم جزو قرار دیتے ہیں۔ تاہم طبقے کی کسی ایک تعریف پر اتفاقِ رائے موجود نہیں ہے۔ اور مختلف تناظر میں اس اصطلاح کے مختلف مفہوم لئے جاتے ہیں۔ عام طور پر "معاشرتی طبقے یا سوشل کلاس" کی اصطلاح کو "معاشرتی و معاشی طبقے یا سوشو اکنامک کلاس" کے مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک جیسے معاشی، معاشرتی اور تعلیمی معیار یا سٹیٹس کے افراد۔ مثال کے طور پر کام کرنے والا طبقہ (ورکنگ کلاس) یا ایک ابھرتا ہوا پیشہ ور طبقہ (پروفیشنل کلاس)۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے تو اس حوالے سے سوشل کلاس اور معاشرتی و معاشی معیار میں فرق پایا جاتا ہے۔ سوشل کلاس سے کسی فرد کے نسبتاً مستحکم معاشرتی و ثقافتی پس منظر کا حوالہ ملتا ہے جبکہ معاشرتی و معاشی معیار سے مراد کسی فرد کی موجودہ معاشرتی اور معاشی صورتحال ہے جو وقت کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔

2- اصطلاح کا تاریخی پس منظر:

انیسویں صدی کے اوائل میں پہلی مرتبہ کلاس (طبقہ) کی اصطلاح کا عام استعمال شروع ہوا۔ اس نے جلد ہی رینک (درجہ) یا آرڈر (ترتیب) کی جگہ لے لی۔ ان اصطلاحات کو معاشرے کے بڑے نمایاں گروہوں یا طبقوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس اصطلاح کا استعمال اٹھارویں اور انیسویں صدی میں یورپ میں آنیوالے صنعتی اور سیاسی انقلاب کے بعد یورپ کے طبقاتی نظام میں ہونیوالی تبدیلیوں کی

عکاسی کے لیے شروع ہوا۔ اس دور میں جاگیردارانہ نظام کے تحت اپنائے گئے درجات زوال کا شکار تھے اور کاروباری اور صنعتی سرمایہ کاروں اور فیکٹریوں میں کام کرنیوالے شہری طبقوں کے طور پر نئے معاشرتی گروپ وجود میں آرہے تھے۔ ان گروپوں کی زیادہ تر معاشی اصطلاحوں میں وضاحت کی گئی۔ ان طبقوں کے افراد یا تو سرمایہ کار تھے یا اجرت پر انحصار کرنے والے لوگ تھے۔ اگرچہ بہت سے معاشروں میں کلاس کی اصطلاح کا استعمال مختلف معاشرتی گروہوں کے لئے کیا گیا جن میں قدیم شہری ریاستیں، ابتدائی سلطنتیں اور جاگیردارانہ معاشرے بھی شامل ہیں۔ تاہم جدید معاشروں میں خاص طور پر صنعتی معاشروں میں اس کا زیادہ تر استعمال معاشرتی تقسیم تک محدود ہے۔ معاشرتی طبقوں (سوشل کلاسز) اور رتبوں پر مبنی گروہوں (سٹیٹس گروپوں) میں لازمی طور پر فرق کیا جانا چاہیے۔ سوشل کلاسز کی بنیاد زیادہ تر معاشی معاملات ہوتے ہیں جبکہ سٹیٹس گروپ کسی پیشے میں، معاشرتی حیثیت میں یا خاندان میں عزت و وقار کے ارتقاء کے وجود میں آتے ہیں۔

3- سوشل کلاس کے قدیم نظریات (Early Theories of Class)

1- سوشل کلاس کے نظریات کو انیسویں صدی میں جدید سوشل سائنس کے طور پر بیان کیا گیا۔ مختلف سیاسی فلسفیوں نے معاشرتی درجہ بندی اور عدم مساوات پر بحث کی۔ ان فلسفیوں میں تھامس ہوبز (Thomas Hobbes)، جون لوک (John Locke) اور جین جیکوئس (Jean-Jacques) شامل ہیں۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں اور انیسویں صدی کے آغاز میں فرانسیسی اور برطانوی مصنفین نے نظریہ پیش کیا کہ کسی معاشرے کی سیاسی زندگی کی صورتحال کا اندازہ اس کے غیر سیاسی عناصر سے کیا جا سکتا ہے جیسا کہ معاشرتی اور خاندانی نظام۔ اس نظریے کو فرانس کے معاشرتی مفکر ہنری ڈی سینٹ سائمن (Henri de Saint-Simon) نے آگے بڑھایا۔ اس نے یہ دلیل پیش کی کہ کسی ریاست کا حکومتی ڈھانچہ اس کے معاشی پیداواری نظام کے مطابق تشکیل پاتا ہے۔ ادنیٰ طبقے یا کام کرنیوالے شہری طبقے کی اصطلاح سینٹ سائمن کے بعد آنیوالوں نے جدید معاشرے کی ایک بڑی سیاسی قوت کے طور پر متعارف کرائی۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

طبقے سے متعلق ان نظریات نے کارل مارکس (Karl Marx) کے نظریے کی تشکیل پر براہِ راست اثر ڈالا۔ کارل مارکس کا نظریہ پیداوار کے طریقہ کار کے لحاظ سے ایک معاشرے کو دوسرے معاشرے سے الگ کرتا ہے۔ یعنی ٹیکنالوجی کی نوعیت اور محنت کی تقسیم کے اعتبار سے۔ پیداوار کا ہر طریقہ ایک مختلف طبقاتی نظام کو جنم دیتا ہے جس میں ایک طبقہ پیداواری عمل کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے جبکہ کوئی دوسرا طبقہ یا طبقات اس پیداواری عمل میں غالب طبقے کو اپنی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

-3 مختلف طبقوں میں ایک دوسرے کے لئے مخالفانہ جذبات پائے جاتے ہیں کیونکہ پیداواری عمل پر تصرف کے لحاظ سے ان میں تصادم کی کیفیت موجود ہوتی ہے۔ اور کچھ عرصے کے بعد جب افرادی قوت کے استعمال اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے نتیجے میں پیداوار کا طریقہ کار تبدیل ہوتا ہے تو یہ تصادم مزید شدت اختیار کر جاتا ہے اور ایک نیا طبقہ معاشرے کے غالب طبقے کو چیلنج کرتا ہے۔ مارکس کے مطابق مادی پیداواری غالب طبقہ نہ صرف مادی پیداوار کو کنٹرول کرتا ہے بلکہ نظریات کی تشکیل کو بھی کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح یہ اپنا مخصوص ثقافتی انداز (نظام) قائم کرتا ہے اور ایک غالب سیاسی نظریہ تشکیل دیتا ہے۔ اور سیاسی نظام کی ایک مخصوص قسم کے تحت معاشرے پر اپنا تسلط مستحکم کرتا ہے۔ ابھرتے ہوئے طبقات جو پیداواری طریقہ کار میں تبدیلی کے نتیجے میں طاقت حاصل کرتے ہیں اس غالب اور حکمران طبقے کے خلاف اپنے سیاسی نظریات تشکیل دیتے ہیں اور تحریک چلاتے ہیں۔ طبقاتی نظریہ کارل مارکس کے معاشرتی نظریے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

-4 عصرِ حاضر کے طبقاتی نظریات: (Contemporary Theories of Class)

-1 طبقے یا کلاس سے متعلق پیش کیے جانیوالے زیادہ تر نظریات مارکس کے نظریات کو ہی دہراتے ہیں یا ان کی تردید کرتے ہیں یا ان کے متبادل نظریات پیش کرتے ہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز میں جرمن سوشیالوجسٹ میکس ویبر (Max Weber) نے جدید معاشروں کے سیاسی ارتقاء

میں معاشرتی طبقات کی اہمیت پر سوال اٹھایا۔ اس نے نشاندہی کی کہ مذہبی طور طریقے، قومیت اور دیگر عناصر زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن مارکس کے نظریات طبقاتی تصادم کی اہمیت پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ یعنی مارکس کے نظریات کے مطابق پیداواری ذرائع پر قابو پانے کے لئے طبقات کے مابین پائی جانیوالی کشمکش اور تصادم زیادہ متنازعہ معاملات ہیں۔ مارکس کے نظریے کے بہت سے مخالفین طبقات کے مختلف امور کے سلسلے میں ایک دوسرے پر انحصار اور تعاون پر توجہ مبذول کرتے ہیں۔ درحقیقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیسویں صدی کے آخر سے سرمایہ دارانہ معاشروں میں طبقاتی شناخت کھونے (عدم دلچسپی) کا رجحان پیدا ہوا ہے اور ان کے درمیان تصادم اس حد تک کم ہو گیا ہے کہ معاشی طور پر ترقی یافتہ معاشروں میں یہ کسی قسم کے سنجیدہ سیاسی تصادم کا باعث نہیں بنتا۔ مزید یہ کہ مارکس کے اعلیٰ طبقے کے خلاف ادنیٰ طبقے کے انقلاب اور اس انقلاب کے نتیجے میں ایک غیر طبقاتی معاشرے کے قیام کی پیش گوئی (بیسویں صدی میں بہت سے واقعات کے تناظر میں) کھوکھلی ثابت ہوئی۔ ان واقعات میں 1989 سے 1990 کے دوران بہت سی حکومتوں کا زوال بھی شامل ہے جن کے زوال کے زیادہ تر اسباب ان کے اندرونی ڈھانچے سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ سوشیالوجسٹ حتمی طور پر یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ بہت سے مغربی معاشروں میں درجہ بندیاں کافی حد تک معدوم ہو چکی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقاتی تصور روبہ زوال ہیں۔

-2 بورڈی (Bourdieu) کا معاشرتی پیداوار کا مقالہ تعلیم، خاندان اور معاشرتی طبقات کے مابین تعلق کا احاطہ کرتا ہے۔ بورڈی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ تعلیم معاشرتی ناانصافی اور معاشرتی انخلاء میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ثقافتی سرمایہ معاشرتی پیداوار میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے کیونکہ معاشرتی سرمائے میں موجود عدم مساوات معاشرتی طبقات میں موجود عدم مساوات کی عکاسی کرتی ہے۔ سکول اس عدم مساوات یا معاشی ناہمواریوں کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ اکثر سکولوں میں اساتذہ کی جانب سے کیے جانیوالے تدریسی اقدامات غالب طبقے کے ثقافتی سرمائے کو فروغ دیتے ہیں جو اس طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

مفید ہوتے ہیں اور دیگر طلباء کے لئے غیر مفید۔ اس طرح سکول معاشرتی انخلاء اور پیداوار کے مرکزی عامل ثابت ہوتے ہیں۔ بورڈی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ سکول اور اساتذہ خاندانی سطح پر عدم مساوات کی افزائش کے اس عمل میں مدد فراہم کرتے ہیں وہ اعلیٰ سرمایا کارانہ طبقے کے طلباء کے معاملے میں جانبدار رویہ اپناتے ہیں اور ایسے اقدامات کرتے ہیں جو اس طبقے کے ثقافتی سرمائے کو فروغ دیتے ہیں۔

3- بورڈی کیمطابق ترقی پذیر معاشروں کا تعلیمی نظام اس طریقہ کار کیمطابق چلتا ہے جو عدم مساوات کو جواز فراہم کرتا ہے۔ ثقافتی سرمایہ اور اعلیٰ طبقے کی عادات تعلیمی نظام کی کامیابی میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء ان خصوصیات کے حامل نہیں ہوتے لہٰذا ان میں سے زیادہ تر طلباء کی ناکامی ناگزیر ہوتی ہے۔ اس سے تعلیمی کامیابی میں طبقاتی ناہمواریوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

4- بورڈی کیمطابق ثقافتی سرمایہ کسی معاشرے کی غالب ثقافت سے آگاہی اور خاص طور پر ایک تعلیم یافتہ زبان کی سمجھ بوجھ اور اس کے استعمال کی صلاحیت پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ثقافتی سرمائے کی ملکیت معاشرے کے مختلف طبقات کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یہ صورتحال ادنیٰ طبقے کے طلباء کے لئے تعلیمی نظام میں کامیابی کے حصول کو بہت مشکل بنا دیتی ہے۔ بورڈی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جب سے تعلیمی نظام کا زیادہ جھکاؤ ثقافتی سرمائے کی جانب ہوا ہے جو درحقیقت صرف چند طلباء کی ملکیت ہوتا ہے تب سے تعلیم کی منتقلی کے عمل میں نہایت ناقص کارکردگی سامنے آئی ہے۔ کیونکہ طلباء کو باآسانی یہ سمجھ نہیں آتی کہ اساتذہ انھیں کیا سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بورڈی کیمطابق یہ صورتحال یونیورسٹیوں میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے جہاں طلباء اپنی جہالت یا لاعلمی کے منکشف ہونے سے گھبراتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء تعلیمی اسناد کے حصول کے اس مقابلے میں انتہائی خسارے میں ہوتے ہیں، ان مقابلوں کے نتائج کو اہلیت کی جانچ پڑتال تصور کیا جاتا ہے اور انھیں درست سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بورڈی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تعلیمی نظام میں اہم عہدوں پر فائز افراد معاشرتی

عدم مساوات کو جائز تصور کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تعلیمی نظام طبقاتی نظام کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیمی نظام میں کی جانیوالی اصلاحات جیسا کہ لازمی ثانوی تعلیم کی مفت فراہمی بھی اس طبقاتی نظام اور معاشرتی عدم مساوات کا تدارک نہیں کر سکی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیمی فوائد اور خسارے جو والدین اپنے بچوں کو منتقل کرتے ہیں ان کا معاشی عناصر کے ذریعے سدباب نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ثقافتی سرمائے کا مسئلہ سنجیدہ توجہ کا متقاضی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- سماجی قطع تعلق سے کیا مراد ہے؟ سماجی قطع تعلق اور پسماندگی کا کیا تعلق ہے؟ نیز سماجی قطع تعلق پر اثرانداز ہونے والے عناصر کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: سماجی قطع تعلق اور پسماندگی: (Social Exclusion and Marginalization)

تعارف:

سماجی قطع تعلق اور پسماندگی معاشرتی خسارے کا مظہر ہے۔ یہ اصطلاح پہلی مرتبہ فرانس میں استعمال ہوئی اور اب پوری دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ سوشیالوجی، علم التعلیم، سائیکالوجی، سیاسیات، اور معاشیات میں جہاں سماجی قطع تعلق ایک اہم موضوع ہوتا ہے یہ اصطلاح کثرت استعمال کی جاتی ہے۔ سماجی قطع تعلق ایک ایسا عمل ہے جس میں افراد یا گروہوں کے کسی گروہ کو ان حقوق، مواقع اور وسائل سے محروم کر دیا جاتا ہے جن کے بارے میں یہ خیال لیا جاتا ہے کہ یہ معاشرے کے ہر فرد کے لئے ضروری ہیں۔ یہ حقوق عام طور پر کسی معاشرے کی تشکیل کیلئے بنیادی شرائط ہیں جیسا کہ رہائش، روزگار، صحت کی سہولیات، تعلیم، معاشرتی تعلقات اور جمہوری حقوق وغیرہ۔ سماجی قطع تعلق کا شکار لوگ یا لوگوں کے گروہ عام طور پر پسماندہ لوگ یا پسماندہ گروہ کہلاتے ہیں۔ "پسماندگی" ان افراد یا افراد کے کسی ایسے گروہ کے لئے بولی جانیوالی عمومی اصطلاح ہے جو:

i. خصوصی نوعیت کے مسائل کا شکار ہوتے ہیں جیسا کہ جسمانی یا ذہنی معذوری،
ii. جو روپے پیسے کی انتہائی قلت کا شکار ہوتے ہیں یا جن کی آمدنی انتہائی کم ہوتی ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 21 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iii. جن کے پاس سیاسی نظام کے تحت کسی قسم کے اختیارات نہیں ہوتے یا اثر و رسوخ کے ایسے ہی دیگر وسائل کی کمی ہوتی ہے۔

''پسماندہ'' کی اصطلاح عام طور پر ان لوگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو ''کم آمدنی والے طبقے یا اقلیتی گروپوں سے تعلق رکھتے ہیں۔'' ''معاشی لحاظ سے پسماندہ'' کی اصطلاح ان افراد کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جو سرکاری اداروں سے مفت امداد اور سہولیات کے مستحق ہوں جیسا کہ سکولوں میں غریب طلباء کو کھانے کی مفت یا کم قیمت پر فراہمی۔

سماجی قطع تعلق کے نتیجے میں علیحدگی کو کسی فرد کے طبقے، نسل، رنگ، خاندان، معیار، مذہب سے جوڑا جا سکتا ہے۔ کسی برادری میں عمومی طور پر برتے جانے والے طور طریقوں یا رواج سے انحراف برتنے والے کسی بھی شخص کو برادری میں ناپسندیدہ قرار دیا جا سکتا ہے یا سماجی قطع تعلق کی کسی بھی صورت کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے۔ سماجی قطع تعلق کے نتیجے میں متاثرہ افراد یا طبقات کو اس معاشرے کی معاشی، معاشرتی اور سیاسی زندگی میں ایک صحت مند کردار ادا کرنے سے روک دیا جاتا ہے جس معاشرے کا وہ حصہ ہوتے ہیں۔ انفرادی یا گروہی سطح پر سماجی قطع تعلق چار مربوط جہتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ یعنی معاشرتی حقوق تک عدم رسائی، غربت، معاشرتی سرگرمیوں میں محدود شمولیت اور معاشرے کا حصہ بننے کے لئے ضروری ایک معیاری حالت سے محرومی۔ سماجی قطع تعلق کا تصور ایک پیچیدہ اور ہمہ جہت مظہر معلوم ہوتا ہے۔

2- سماجی قطع تعلق کے تصور کی ابتداء:
(Origins of the Concept of Social Exclusion)

سماجی قطع تعلق کا تصور بیسویں صدی میں اور خاص طور پر 1990ء کے عشرے میں مغربی یورپ میں عام ہوا۔ اس تصور کی جڑیں ارسطو کے زمانے میں بھی موجود تھیں۔ سماجی قطع تعلق کا جدید تصور 1970ء میں فرانس میں ابھرا۔ اس کا سبب 1960ء کے آخر میں معاشرتی نقائص کے سبب پیدا ہونے والی معاشرتی بدامنی تھی جس کے نتیجے میں بے روزگاری اور معاشی و معاشرتی ناہمواریاں وجود میں آئیں۔ فرانس سے اس اصطلاح کا استعمال یورپی یونین کے اداروں تک پھیل گیا اور اسے غربت سے پیدا ہونے والے مسائل اجاگر

کرنے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ اس تصور کو 1990ء میں برطانیہ میں منتخب ہونے والی لیبر گورنمنٹ نے خاص طور پر اپنایا جب انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن نے اس تصور کو کم ترقی یافتہ ملکوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس تصور کے فروغ کا آغاز 1970ء میں متعارف کرائے جانے والے انفرادیت کے تصور اور کسی حد تک نیولبرل آئیڈیالوجی (Neo-libral ideology) سے بھی جڑا ہوا ہے۔

سماجی قطع تعلق کے تصور کے استعمال سے حاصل ہونے والے سیاسی فوائد کو بھی اس تصور کے فروغ کی ایک وجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اسے غربت کی نسبت کم خطرناک سمجھا جاتا ہے اور اپنے استعمال کی وسعت کی بناء پر اسے بعض سیاسی حالات میں قابلِ قبول مانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یورپ اور امریکہ میں ترکِ وطن (امیگریشن) یا ہجرت کے حقوق کے نظریاتی شد اصول۔ اس کے علاوہ اس کی مقبولیت کو اس تصور سے بھی جوڑا جا سکتا ہے کہ سماجی قطع تعلق معاشرتی دنیا کا ایک حقیقی نقشہ پیش کرتا ہے۔ ہمہ جہت ہونے کی وجہ سے اس تصور میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ تقدیر پر، غربت کے اسباب اور نتائج، محرومی، عدم مساوات، پسماندگی یا امتیازی سلوک کے متعلق ایک نئی بصیرت یا آگاہی فراہم کر سکتا ہے۔ سماجی قطع تعلق پر بحث و مباحثہ منصوبہ بندی کو ایک نیا رخ دیتا ہے خاص طور پر تعلیم کے فروغ کی منصوبہ بندی کو۔ اس خطرے کی موجودگی کی بھی نشاندہی کی جاتی ہے کہ ''قطع تعلق'' کی اصطلاح کا استعمال انتہائی غربت کو چھپانے کے لئے ایک پردے کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کو متعدد کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کہ خود غریب طبقے کو اس کی صورتحال کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔

3- سماجی قطع تعلق کا مفہوم (Meaning of Social Exclusion)

سلور (Silver)، لیوٹس (Levitass)، اور بیل (Beall) نے سماجی تعلق کی مختلف نظریات اور اس کی مختلف تعریفوں کے پسِ پردہ سیاسی اسباب کو سمجھنے اور واضح کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے ان حکمتِ عملیوں اور عملی اقدامات کی وضاحت کرنے کے لئے بھی کام کیا جن کے ذریعے سماجی قطع تعلق کا مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ''سماجی قطع تعلق'' کی بہت سی تعریفیں بظاہر ایک دوسرے کے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 22 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

برعکس مفہوم پیش کرتی ہیں تاہم ان کے بارے میں موجود مختلف نقطہ ہائے نظر "معاشرے سے خارج" کیے جانیوالوں اور باقی معاشرے میں فرق واضح کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور "سماجی قطع تعلق" کے عملی کردار کی وضاحت کرنے اور اس کا جائزہ لینے کے عمل کو آسان بناتے ہیں۔

سماجی قطع تعلق ایک ایسی اصطلاح ہے جو اپنے مخصوص معنی رکھتی ہے۔ اور یہ معنی دنیا میں اس کے ارتقاء کے لحاظ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ سماجی تعلق کی اصطلاح کو مختلف وقتوں میں مختلف اداراتی، سیاسی، تاریخی اور جغرافیائی پس منظر کو بیان کرنے کیلئے مختلف طریقے سے استعمال کیا جائے۔ "سماجی قطع تعلق" کی وقت کے لحاظ سے ازسرِ نو وضاحت کی جاتی رہی ہے اور حکمتِ عملی کیمطابق اسے مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ "سماجی قطع تعلق" کے پہلے مرحلے میں اس گروپ کی نشاندہی کی جاتی ہے جو "قطع تعلق" کے خطرے سے دوچار ہو۔ کسی معاشرے میں اس اصطلاح کا مفہوم بذاتِ خود ان افراد کی نشاندہی کرنا ہوتا ہے جنھیں معاشرتی عمل اور معاشرتی روابط سے منقطع کیا جانا مقصود ہو۔ اگلے مرحلے میں اس معاشرتی عمل کی وضاحت کی جاتی ہے جس کے ذریعے قطع تعلق مقصود ہو اور وہ حالات جہاں قطع تعلق کے اس عمل کو واضح اور نافذ کیا جائے گا۔ آخری اہم مرحلہ یہ ہے کہ اس اصطلاح کو استعمال کرنے والے افراد بھی اپنی سمجھ بوجھ کیمطابق اس اصطلاح کے معنی اخذ کر سکیں۔

ان تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے "سماجی قطع تعلق" کی اصطلاح کے درج ذیل مفہوم پر کسی حد تک اتفاق پایا جاتا ہے۔

> یہ ایک کثرالجہتی عمل ہے جو معاشرتی، ثقافتی، سیاسی اور معاشی جہتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور مختلف معاشرتی معیارات پر کام کرتا ہے، یہ وقت کے مختلف مدارج میں مختلف اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسے معاشرے اور لوگوں کے باہمی تعلق کے خاتمے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے اور تعلقات کا یہ خاتمہ معاشرتی عمل میں شمولیت، معاشرتی تحفظ، معاشرتی روابط اور دیگر معاشرتی افعال کے فقدان کا سبب بنتا ہے۔

"سماجی قطع تعلق" کا تصور معاشرے کے غالب گروپوں کے معاشرتی رویوں سے تشکیل پاتا ہے جو آبادی کے کسی ذیلی گروپ پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انھیں معاشرتی نظام اور تعلقات کے مرکزی دھارے سے دور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سماجی قطع تعلق کے عمل کو کسی ریاست یا وفاق میں طاقت کی غیر مساوی تقسیم کے عمل کے طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے جو عدم مساوات کا باعث بنتی ہے یا پسماندگی کی کئی اقسام کو جنم دیتی ہے۔ ایک مکتبہ فکر کیمطابق یہ معاشرے کے افراد کی کسی معاشرتی عمل میں شمولیت کا نام ہے جبکہ دوسرا مکتبہ فکر اسے معاشرے کے کسی مخصوص طبقے کی بنیادی حقوق تک رسائی سے محرومی قرار دیتا ہے۔ معاشرے میں شمولیت کے مقابلے میں معاشرے سے اخراج کے عمل میں رسائی (Access) اور شمولیت (Paticipation) کو بنیادی اہمیت کے حامل عناصر تصور کیا جا سکتا ہے۔ تاہم شمولیت اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ معاشرے کے مختلف گروپ معاشی و معاشرتی وسائل، خدمات، اشیاء اور مختلف نظام ہائے کار کیساتھ دوسرے سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل میں کس حد تک رسائی رکھتے ہیں۔ اس کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ معاشرتی عمل میں پوری طرح شمولیت باہمی اعتماد کا تقاضا کرتی ہے۔ جب کبھی اس اعتماد میں کمی واقع ہوتی ہے تو معاشرتی روابط انتشار کا شکار ہونے لگتے ہیں۔

4- سماجی قطع تعلق پر اثر انداز ہونیوالے عناصر:

(Factors Influencing Social Exclusion)

سماجی قطع تعلق کی کمی یا زیادتی پر مجموعی طور پر دو قسم کے عناصر اثر انداز ہوتے ہیں یعنی ساختی عناصر (Structural Factors) اور ثقافتی عناصر (Cultural Factors)۔

1. ساختی عناصر (Structural Factors)

ساختی عناصر کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. معاشی و تکنیکی عناصر (Economic-technological factors)

آپ کا معاشی پس منظر کیا ہے؟ معاشرے میں اس پس منظر کو کیا معیار دیا جاتا ہے؟ اس میں لیبر مارکیٹ کی کارکردگی، لیبر مارکیٹ میں پائے جانیوالے نقائص اور شہروں کی لیبر مارکیٹوں کا زوال شامل ہے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 23 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

مواقع سماجی قطع تعلق کے عمل میں اضافے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشی و معاشرتی اعتبار سے کم حیثیت خاندان یا وہ بچے جن کے والدین کی آمدنی معقول نہیں ہوتی عام طور پر اعلیٰ ثانوی سطح یا سیکنڈری تعلیم بھی مکمل نہیں کر پاتے۔ اسی طرح ہجرت کر کے آنیوالے خاندانوں کے بچوں کے پاس بھی اعلیٰ ثانوی سطح کی تعلیم مکمل کرنے کے بہت کم مواقع ہوتے ہیں۔

بہت سے مفکر یہ رائے پیش کرتے ہیں کہ صرف تعلیم و تربیت اور حصولِ علم کسی فرد کی کامیابی کی ضمانت نہیں ہو سکتے لیکن علمی معیشت کے اس دور میں یہ عناصر معاشرتی ترقی میں اضافے کے لئے ضروری خیال کیے جاتے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ انتہائی قلیل آمدنی یا غربت میں گزر بسر کرنیوالے لوگ یا نقل آمدنی کے کسی ذریعے سے محروم افراد یا غریب برادریوں اور بستیوں کے افراد ان لوگوں کی صف میں شامل ہوتے ہیں جن پر ''سماجی قطع تعلق'' کی اصطلاح کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ صدی کے دوران تعلیمی مواقع کے ضمن میں موجود عدم مساوات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس بات کے واضح شواہد موجود ہیں کہ طلباء کی تعلیمی کامیابیوں اور تعلیمی کارکردگی پر ان کے معاشی و معاشرتی پس منظر کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 4۔ تنقیدی نظریہ سازوں کے مختلف کام کو بیان کیجئے۔

جواب:

تنقیدی نظریہ سازوں کا کام (Work of Critical Theorists)

1- فوکالٹ (Foucault):

(i) تعارف:

مائیکل فوکالٹ فرانسیسی مفکر، تاریخ دان، ماہر علم اللسان اور ادبی تنقید نگار تھا۔ اس کے نظریات علم اور طاقت کے مابین تعلق کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ کہ کس طرح طاقت کی مختلف صورتوں کو اداروں کی سطح پر معاشرتی کنٹرول کی صورتوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ فوکالٹ کو اکثر بعد

جو شہروں میں ملازمتوں کے مواقع کو کم کر دیتا ہے اور فوائد کو مقامی سطح پر مرتکز کر دیتا ہے، بین الاقوامی مقابلے کی فضا اور گلوبلائزیشن کو فروغ دیتا ہے۔ یہ عناصر کا ایک بڑا مجموعہ ہے۔

ii. معاشی و آبادیاتی عناصر (Socio-demographic factors)

آپ دنیا کے کس ملک سے یا کسی ملک کے کونے حصے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اور اسے معاشرے میں کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ عناصر کے اس مجموعے کو معاشی و آبادیاتی پہلوؤں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ لمبی عمر کی توقع میں اضافے کے سبب معاشرے کے ارکان پر انحصار میں اضافہ، بڑھتی ہوئی افرادی قوت کی مستحکم فراہمی، سکول کی بڑھتی ہوئی شمولیت اور زندگی کی مدت کے مقابلے میں ملازمت کا گھٹتا ہوا دورانیہ۔ شرح پیدائش میں کمی، انفرادیت کا بڑھتا ہوا رجحان (i) گھرانہ)، مختلف نسلوں اور ثقافتوں پر مشتمل معاشرے کا قیام اور حصولِ روزگار کے غیر موا مواقع کے باعث نقل مکانی کے رجحان میں اضافہ۔

2. ثقافتی عناصر (Cultural Factors)

کیا آپ کا طرزِ عمل معاشرتی رسم و رواج سے مطابقت رکھتا ہے؟ سماجی قطع تعلق کے عمل پر مختلف ثقافتی عناصر نہایت اہم اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر تسلیم کی جانیوالی آرا، ثقافتی اقدار اور رسوم اور صنفی کرداروں سے وابستہ توقعات، اقلیتوں اور کمزور گروپوں سے عمومی رویے معاشرے سے خارج کر دیئے گئے کسی گروپ میں 'محرومی کی ثقافت' کا ارتقا اور غربت اور عدم مساوات کے متعلق پایا جانیوالا عام تصور۔

تعلیم اور معاشرتی قطع تعلق یا شمولیت:

Education and Social Exclusion/Inclusion

تعلیم سماجی قطع تعلق کا واحد سبب نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کا واحد حل ہو سکتی ہے۔ تاہم ایسی بہت سی وجوہات موجود ہیں جن کی بناء پر تعلیمی کامیابیوں یا تعلیم و تربیت کے استعمال اور درس و تدریس کے مواقع کا سماجی قطع تعلق کے عمل میں ایک اہم کردار مانا جا سکتا ہے۔ ایک بہتر تعلیم تک رسائی کے غیر مساوی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

از جدیدیت کا حامی (postmodernist) سمجھا جاتا ہے تاہم فوکالٹ اپنے اوپر یہ لیبل لگائے بغیر جدیدیت کے بارے میں اپنے خیالات کو ایک تنقیدی تاریخ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ فوکالٹ ان ابتدائی مفکرین میں سے ہے جنھوں نے سمجھ بوجھ کی وضاحت میں اہم کردار ادا کیا اور ان کرداروں کا تجزیہ کیا جو طاقت کو جبر کے ایک آلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ عدالتی نظام میں بھی جہاں ان کرداروں کے اہم اثرات ہوتے ہیں۔

(ii) فوکالٹ کا بنیادی نظریہ (Foucault's main Idea)

طاقت ہر جگہ ہوتی ہے۔ یہ اظہارِ خیال، علم اور سچ کی حکمرانی کی صورت میں مجسم ہوتی ہے۔

فوکالٹ اس نظریے کو چیلنج کرتا ہے کہ طاقت پر لوگوں یا گروپوں کی حکمرانی ہوتی ہے جو اپنے اختیارات کو ضمنی یا مقتدر انداز سے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بجائے وہ طاقت کو ایک منتشر یا سرایت کرنیوالا عنصر تصور کرتا ہے۔ 'طاقت ہر جگہ ہوتی ہے' اور 'ہر طرف سے آتی ہے' اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ معاشرے میں بتدریج سرایت کرتی ہے اور مسلسل بہاؤ اور بحث و مباحثے کے عمل سے گزرتی ہے۔ فوکالٹ اس بات کو اہمیت دینے کے لئے "علم طاقت ہے" کی اصطلاح استعمال کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طاقت علم کی تسلیم شدہ صورتوں، سائنسی سمجھ بوجھ اور سچ سے وجود میں آتی ہے۔

سچ اس دنیا کی اہم ترین چیز ہے۔ یہ مختلف رکاوٹوں کے کے باوجود سامنے آتا ہے۔ ------- ہر معاشرے کا اپنا سچائی کا نظام کار اور سچ کی "عمومی سیاست" ہوتی ہے۔ ہر معاشرے کا بحث و مباحثے یا گفتگو کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے جو معاشرہ قبول کرتا ہے اور جو بطور سچ اپنا کام انجام دیتا ہے، اپنا طرزِ عمل اور مثالیں ہوتی ہیں جو کسی فرد کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا سکھاتی ہیں۔ وہ ذرائع ہوتے ہیں جنھیں ہر کوئی استعمال کر سکتا ہے۔ -------

فوکالٹ جیل میں نگرانی کے طریقہ ہائے کار، سکول کے نظم و ضبط، آبادی پر کنٹرول اور اس کے انتظامات کے طریقہ ہائے کار اور جسمانی طرزِ عمل سے متعلق روایات کے فروغ کے طریقوں سے بہت متاثر تھا۔ فوکالٹ کے طاقت کے نقطہ نظر کی ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ سیاست پر فوقیت رکھتا ہے اور طاقت

کو ایک روزمرہ، معاشرتی اور ٹھوس شکل میں دیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طاقت کی مرکوز ریاستی کوششیں بشمول انقلاب ہمیشہ معاشرتی تنظیم و ترتیب میں تبدیلی کا باعث نہیں بنتیں۔ کچھ لوگوں کی رائے کے مطابق فوکالٹ کا تصورِ طاقت اس قدر مبہم اور غیر موثر ہے کہ عملی طور پر اس کا بہت کم اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس نے ان طریقوں کو نہایت موثر انداز سے بیان کیا ہے جن کے ذریعے روایات کو ہمارے تصور سے بھی زیادہ مضبوط بنایا جا سکتا ہے جن کے ذریعے انسان بذاتِ خود اپنے اندر نظم و ضبط پیدا کر سکتے ہیں۔

بہت سی تشریحات کے برعکس فوکالٹ عمل اور مزاحمت پر یقین رکھتا تھا۔ وہ ایک فعال معاشرتی اور سیاسی مفکر تھا جس نے ایک فطری مفکر کے طور پر اپنی جگہ بنائی۔ ہیورڈ (Hayward) کی [illegible] اس کے نظریات بھی معاشرتی رسوم اور رکاوٹوں کو پہچاننے اور ان پر سوال اٹھانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ طاقت کو چیلنج کرنے کا مطلب کسی مطلق سچ کی تلاش نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں سچ کی طاقت کی مالا دستی کی مختلف صورتوں، مختلف معاشرتی، معاشی اور ثقافتی صورتوں سے الگ کیا جاتا ہے، جن میں یہ متعدد حالات میں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ بحث و مباحثہ طاقت اور مزاحمت دونوں پر مشتمل ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعے طاقت کی حکمتِ عملیوں میں خلل ڈالا جا سکتا ہے، ان میں رکاوٹ پیدا کی جا سکتی ہے یا ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

2- پیئر بوردیو (Pierre Bourdieu):

(i) تعارف:

ایک فرانسیسی ماہرِ عمرانیات (سوشیالوجسٹ) تھا جو بنیادی طور پر معاشرے میں طاقت کے افعال اور اس کی (منتقلی) کے طور طریقوں سے دلچسپی رکھتا تھا نیز یہ کہ کس طرح کئی نسلوں تک معاشرتی ترتیب برقرار رہتی ہے۔

(ii) نظریات:

اس نے سرمائے کے مختلف نظریات کو وسعت دی جیسا کہ معاشرتی سرمایہ (social capital)، ثقافتی سرمایہ (cultural capital)، مالی سرمایہ (Financial capital) اور

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 25 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامتی سرمایہ (symbolic capital)۔ بورڈی کیمطابق ہر فرد معاشرے کے کثیر الجہتی خلاء میں ایک مقام رکھتا ہے۔ اس کی اس جگہ یا پوزیشن کو محض اس کی کسی معاشرتی طبقے کی رکنیت کے لحاظ سے بیان نہیں کیا جاتا بلکہ معاشرے میں اس کی پوزیشن کی سرمائے کی ان تمام اقسام کے لحاظ سے بھی وضاحت کی جاتی ہے جن سے اسے معاشرتی تعلقات کے دوران واسطہ پڑتا ہے۔ اس سرمائے میں معاشرتی نیٹ ورک کی اہمیت بھی شامل ہوتی ہے جسے بورڈی کے مطابق عدم مساوات پیدا کرنے یا اسے فروغ دینے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بالآخر جدید زندگی کا ہر وہ شعبہ جو کسی حد تک خود مختار ہو جیسا کہ معیشت، سیاست، فن، صحافت، بیوروکریسی سائنس یا تعلیم، معاشرے کے ارکان کے روزمرہ کے معاشرتی تعلقات میں مخصوص قسم کی پیچیدگی کو جنم دیتا ہے۔ اس پیچیدگی کو معاشرتی عمل کا حصہ بناتے ہوئے لوگ اپنے معاشرتی معمولات میں کوئی خاص قسم کی خصوصیت پیدا کرتے ہیں جو معاشرتی منظرنامے پر ان کی پوزیشن سے مشروط ہوتی ہے۔ یہ مخصوص خاصیت دیگر معاشرتی خصوصیات کیساتھ شامل ہو جاتی ہے اور فرد اپنے اردگرد پھیلی کثیر الجہتی معاشرتی دنیا کی مختلف سرگرمیوں میں اسے استعمال کرنے لگتا ہے۔ یہ خصوصیت بالآخر روزمرہ کے افعال کی سمجھ بوجھ کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے، معاشرتی منظرنامے کی ترتیب کی سمجھ بوجھ میں اپنا جزوی کردار ادا کرتی ہے۔ عملی سمجھ بوجھ کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے، کسی رائے، ذائقے، لہجے، مخصوص جسمانی حرکات کے ایک مجموعے، طور طریقوں اور ایسے ہی دیگر خصائل کو جنم دیتی ہے۔ یہ خاصیت معاشرتی منظرنامے کو مزید پیچیدہ اور خود مختار بنا سکتی ہے اور فرد کے اندر مخصوص قسم رویے پیدا ہوتے ہیں جو معاشرے میں اس کی پوزیشن کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس دوران معاشرے کے ارکان اکثر غلبے کی معاشرتی صورتوں (بشمول تعصبات) اور معاشرے کے ہر شعبے کے بارے میں عام آراء کو تسلیم کرتے ہیں، انھیں قانونی شکل دیتے ہیں اور ان کی تشکیل نو کرتے ہیں۔

اگرچہ یہ حتمی نہیں ہیں تاہم ان عادات کی ذہنی ساخت کا حصہ بننے کے عمل کا مشاہدہ اعداد و شمار کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ ایک فرد کی عادات معاشرے میں اس کی زندگی کی روزمرہ مصروفیات سے تشکیل پاتی ہیں جب کہ افراد اپنی روزمرہ مصروفیات کے ذریعے معاشرے کے مختلف منظرناموں میں اپنا

کردار ادا کرتے ہیں لہٰذا کوئی بھی معاشرتی منظرنامہ یا ترتیب مکمل طور پر مستحکم نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی فرد کے رجحان یا ذہنی رویوں اور معاشرتی ساخت میں تعلق ایک عام فہم تصور سے زیادہ نہ ہو تو یہ کوئی بہترین تعلق نہیں ہوتا۔ پیئر بورڈی اس پہلو پر زور دیتا ہے کہ کس طرح معاشرے کے مختلف طبقات خاص طور پر حکمران اور مفکر طبقات کئی نسلوں تک معاشرے میں اپنے مخصوص مقام کو برقرار رکھتے ہیں باوجود اس فرضی حقیقت کے کہ عصرِ حاضر کا معاشرہ یکساں مواقع اور وسائل کی سماجی نقل و حرکت کا دعویٰ کرتا ہے۔

بورڈی کیمطابق ترقی یافتہ معاشروں کا تعلیمی نظام کچھ اس طرح کام کرتا ہے کہ یہ طبقاتی عدم مساوات کو ایک قانونی طور پر جائز شکل میں پیش کرتا ہے۔ ثقافتی سرمائے کی ملکیت اور اعلیٰ طبقے کی [illegible] تعلیمی نظام کی کامیابی میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔ ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء عام طور پر ان خصوصیات کے مالک نہیں ہوتے لہٰذا ان کی اکثریت کی ناکامی ناگزیر ہوتی ہے۔ اس سے تعلیمی نظام میں [illegible] مساوات کی وضاحت ہوتی ہے۔ تاہم تعلیمی نظام میں کامیابی یا ناکامی کو اہلیتوں یا نااہلیتوں کے [illegible] دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا بورڈی کیمطابق تعلیمی اسناد معاشرتی عدم مساوات کو فروغ دینے اور اسے قانونی حیثیت دینے میں مدد کرتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیمی نظام معاشرتی جمود برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اپنے تمام نظریات میں بورڈی اس بات پر زور دیتا ہے کہ ثقافتی سرمایہ ایک اعلیٰ طبقے کے گھرانے کا حصہ ہے اور ادنیٰ طبقے کی نسبت اس اعلیٰ طبقے کے طلباء کو اعلیٰ تعلیمی اسناد کے حصول کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح یہ اعلیٰ طبقے کے افراد کو معاشرے میں اپنی حیثیت برقرار رکھنے کے قابل بناتا ہے اور ان کی حیثیت کو قانونی شکل دیتا ہے جس سے یہ افراد اپنی مخصوص حیثیت کو برقرار رکھتے ہیں۔ بے شک ادنیٰ طبقے کے کچھ افراد بھی تعلیمی نظام میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرتے ہیں لیکن یہ کامیابی اس نظام کو چیلنج کرنے کی بجائے میرٹ کی بالادستی کی صورت میں نمایاں ہو کر اسی نظام کو مزید تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔

3- پالوفریئر (Paulo Freire)

پالوفریئر (Paulo Freire) ایک برازیلی ماہر تعلیم تھا جس نے ترقی پسندانہ طرزِ عمل سے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

متعلق سوچ پر قابلِ ذکر اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کے کام "محروم طبقات کی تعلیم" (Pedagogy of the Oppressed) کا موجودہ تعلیمی نظام میں بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ فریئر نے بہت سے اہم جدید نظریات تشکیل دیئے جنھوں نے تعلیمی عمل اور اس کے مقبول طریقوں کے ارتقاء پر اہم اثرات مرتب کیے۔ فریئر کے کام کے چار پہلو خاص طور پر اہمیت کے حامل ہیں۔ پہلا یہ کہ غیر رسمی تعلیم کی منصوبہ بندی عام طور پر ان لوگوں کے لئے کی جاتی ہے جو کچھ وجوہات کے سبب رسمی نظام تک رسائی حاصل نہیں کر پاتے۔ دوسرا یہ کہ فریئر ان رسوم و رواج کے مطالعے میں دلچسپی رکھتا تھا جو کچھ اقدار سے منسلک ہوتے ہیں۔ فریئر کے مطابق تعلیم میں گفتگو محض ایک گہری سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ یہ دنیا کے مختلف طبقات میں فرق پیدا کرنے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ "محروم طبقات کی تعلیم" [illegible] فریئر کی کوشش ان معلمین کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے جو روایتی طور پر ان کیساتھ کام کر چکے ہیں جن کی آواز نہیں سنی جاتی اور جو مظلوم ہیں۔ "مظلوم کی تعلیم" یا "امید کی تعلیم" کے نظریے نے تعلیمی نظام کی از نو منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کیا۔ چوتھا یہ کہ تعلیمی سرگرمی کو اس سرگرمی میں حصہ لینے والے افراد کے عملی تجربات میں شامل ہونا چاہیے اس نظریے پر فریئر کی ثابت قدمی نے معلمین کے لئے جدید طریقہ تدریس تک رسائی کے کئی امکانات پیدا کیے۔

فریئر کے تجویز کردہ ادبی تربیت کے طریقہ ہائے کار کو "تنقیدی آگاہی کے لئے تعلیم" میں واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کسی پس منظر کا مطالعہ پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔ تعلیمی منصوبہ بندی تب کی جاتی ہے جب کوئی تحقیقاتی ٹیم کسی مخصوص علاقے کے لوگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ ان لوگوں کے ذخیرہ الفاظ اور پیش آنیوالے عام مسائل کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے اور ان لوگوں کی امیدوں اور خدشات کو جاننے کے لئے طویل انٹرویو کیے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ کوشش کی جاتی ہے کہ منصوبہ بندی کے عمل میں متعلقہ لوگوں کی شمولیت کو زیادہ سے زیادہ ممکن بنایا جائے۔ فریئر اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ خواندگی تربیت میں استعمال کیے جانیوالے الفاظ کا انتخاب معلمین کو خود نہیں کرنا چاہیے بلکہ ایسا ذخیرہ الفاظ استعمال کیا جائے جو متعلقہ لوگوں کے استعمال میں ہو اور ان سے [illegible] نہ ہو۔ تعلیمی مکالمہ تشکیل دینے کا دوسرا مرحلہ ایسے الفاظ کا انتخاب ہونا چاہیے جو تخلیقی نوعیت کے [illegible] مزید الفاظ کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے میں طلباء کی مدد کریں۔

فریئر کے تعاون کاروں نے اپنے اپنے علاقوں کے پیشِ نظر ایسے بہت سے الفاظ کی فہرستیں تیار کیں۔ تیسرا مرحلہ حقیقت میں خواندگی تربیت کا مرحلہ ہے۔ تربیتی سیشن میں بحث و مباحثہ ان تخلیقی الفاظ کا احاطہ کرتا ہے اور تصاویر کے ذریعے ان کی وضاحت کی جاتی ہے۔ چوتھا مرحلہ "بعد از خواندگی" یا "post literacy" کا مرحلہ کہلاتا ہے۔ اس مرحلے میں ان لوگوں میں تنقیدی آگاہی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو پہلے سے خواندہ ہوتے ہیں۔ اب تخلیقی الفاظ کی بجائے تخلیقی نظریات تعلیم کی بنیاد بنتے ہیں۔ مظلوم کی تدریس یہ واضح کرتی ہے کہ کس طرح تعلیم کی اس صورت کو کسی طرح ایک انقلابی عمل کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے نظریات جیسا کہ "مظلومیت"، "غلبہ"، "سامراج"، "فلاح پسندی" وغیرہ بحث و مباحثے اور عملی اقدامات کی بنیاد کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ فریئر کے خواندگی کے طریقہ کار کی اس نے از خود "گہری سمجھ بوجھ (conscientization)" کے طور پر وضاحت کی۔ [illegible] بوجھ یا conscientization کی وضاحت ایک ایسے عمل کے طور پر کی جا سکتی ہے جس میں طلباء کا کردار غیر فعال نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی تدریسی عمل کے فعال ارکان کے طور پر معاشی و معاشرتی دونوں حقیقتوں سے گہری آگاہی حاصل کرتے ہیں جو ان کی زندگی کے نقش و نگار میں اہم تبدیلیاں لاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی قابلیتوں سے بھی آگاہی حاصل کرتے ہیں جنھیں عملی طور پر استعمال کرتے ہوئے حقائق کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

تنقیدی فنِ تدریس کی جڑیں (Roots of Critical Pedagogy)

فریئر نے بینکنگ ایجوکیشن (روایتی تعلیم) اور پرابلم پوزنگ ایجوکیشن (مسائل کے حل پر مبنی جدید تنقیدی طریقہ تدریس) کے مابین فرق کو واضح کیا۔ [illegible] روایتی طریقہ کار میں اساتذہ علم کے ستون ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور طلباء کچھ نہیں جانتے۔ تدریس کا یہ ماڈل ایک جبری معاشرے کی تصویر پیش کرتا ہے جس کے افراد میں مظلوم اور ظالم کے لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ نقطہ نظر حقیقت کے تعین کی حمایت کرتا ہے۔ یہ سیاسی جبر کو برقرار رکھنے اور انسانی آزادی کو سلب کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تنقیدی تدریس میں اس ماڈل کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ اساتذہ کو معاشرے کی تربیت پر توجہ دینی چاہیے اور انسانوں کو تنقیدی انداز سے سوچنے کے مواقع دینے چاہییں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

روایتی تدریسی ماڈل میں طلباء یہ خیال کرتے تھے کہ استاد ایک طاقتور، بااختیار اور سرگرم کردار ادا کر سکتا ہے اور طلباء کو انسان کی بجائے اشیاء کا درجہ حاصل ہے۔ لہٰذا جولڈرسما (Joldersma) کیمطابق یہ تدریسی ماڈل انسانی اقدار کے خلاف ہے کیونکہ اس میں طلباء کا کردار انتہائی غیر فعال ہوتا ہے جو ان پر ظلم کی ایک قسم ہے۔ گیڈوٹی (Gadotti) نے بھی یہ رائے پیش کی ہے کہ فنِ تدریس فریئر کی دلچسپی کا مرکزی نقطہ ہے جس کے ذریعے وہ ایک مظلوم معاشرے کے نظام کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے کنپول (Kanpol) کیمطابق تنقیدی تدریس کی بنیاد اس یقین پر ہے کہ ہر شہری تعلیم پر حق رکھتا ہے۔ وینڈرک (Vandrik) یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تنقیدی تدریس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ جنس، طبقے یا نسل وغیرہ کے فرق کے بغیر لوگوں کو تعلیم اور آزادی فراہم کرے۔ تنقیدی تعلیم کے نقطہ نظر کی بنیاد تبدیلی ہے۔ تنقیدی تعلیم معاشرتی اور تعلیمی تحریک کا فلسفہ ہے جو تعلیم کو تنقیدی نظریے سے ملاتا ہے۔

اشتراکی حکومتوں کے معاشی مساوات قائم کرنے کے وعدوں میں مسلسل ناکامی کے ردِعمل کے طور پر 1960 اور 1970ء کے عشرے میں تنقیدی تدریس کی اصطلاح وجود میں آئی۔ تنقیدی تدریس سیکھنے اور سکھانے کے درمیان تعلق پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے حامی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ بھلا دینے، سیکھنے، دوبارہ سیکھنے، غور و فکر کرنے اور جائزہ لینے کا عمل ہے۔ تنقیدی تدریس ایک تدریسی نقطہ نظر ہے جس پر مارکس کے تنقیدی نظریے اور جدید فلسفیوں کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس میں طلباء کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ سوال کریں اور اور رائج عقائد اور رسم و رواج کو عقلی سطح پر چیلنج کریں۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک نظریہ اور مشق ہے جو تنقیدی آگاہی کے حصول میں طلباء کی مدد کرتی ہے۔ عملی لحاظ سے تنقیدی تدریس کا مقصد قدامت پرست اور روایتی فلسفیوں اور سیاستدانوں کو چیلنج کرنا ہے۔ اس میں استاد طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ ان نظریات اور رسم و رواج پر سوال اٹھائیں جنھیں جابرانہ تصور کیا جاتا ہے اور اپنی زندگیوں میں پیش آنیوالی حقیقی صورتوں کے بارے میں آزادانہ اپنی رائے پیش کریں اور ردِعمل کا اظہار کریں۔

عام طور پر طالبِ علم اس عمل میں گروپ کے ایک ممبر کے طور پر آغاز کرتا ہے جس کا وہ تنقیدی

مطالعہ کر رہا ہو (مثال کے طور پر مذہب، قومی شناخت، ثقافتی روایات یا توقع کردار)۔ جب طالبِ علم موجودہ معاشرے کے مسائل کو گہرائی سے سمجھنے لگتا ہے تو اگلے مرحلے میں اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ معاشرے کے ان تسلیم شدہ جابرانہ طور طریقوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ساتھ ساتھ اپنے علم کو دیگر افراد تک پہنچائے۔ معاشرے کے ایک عام رکن سے معاشرے کی جابرانہ روایات کا مخالف یا ایک جدید دور کا استاد یا طالبِ علم بننے تک کے اس ارتقائی سفر کو فریئر نے اپنی کتاب ''مظلوم کی تدریس'' میں اور بیل ہک (Bell Hook) نے اپنی کتاب ''متجاوز تدریس (Teaching to Transgress)'' میں بخوبی پیش کیا ہے۔ نیل پوسٹ مین (Neil Postman) فعال کمرہ جماعت (Active classroom) کے نظریے کے ابتدائی حامیوں میں سے ایک ہے۔ یعنی ایک ایسا کمرہ جماعت جس کے طلباء از خود تدریسی طریقہ کار کے تحت مصروفِ عمل ہوں اور تحقیق کے اصل مقصد کی رسائی حاصل کریں۔ اپنی کتاب ''تدریس ایک تخریبی سرگرمی کے طور پر (Teaching as a Subversive Activity)'' میں پوسٹ مین ایک ایسے کمرہ جماعت کی تشکیل کی تجویز پیش کرتا ہے جس میں طلباء از خود مکمل طور پر سلیبس، جماعت کی سرگرمیوں اور گریڈنگ کے کنٹرول میں رہ کر اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔

تنقیدی تدریس کا بنیادی تعلق معاشرتی ناانصافی سے ہے اور یہ کہ غیر منصف، غیر جمہوری اور جابرانہ رسم و رواج کو کس طرح تبدیل کیا جائے جو کسی نقطہ پر سچ کی جانچ پڑتال یا تصوراتی ابہام بھی زیرِ بحث آ سکتا ہے۔ اس ضمن میں دیگر سوالات اس قسم کے ہو سکتے ہیں۔ دعوے کون کر رہا ہے؟ یہ دعوے کیوں کیے جا رہے ہیں؟ اس تحقیق کے لئے مالی امداد کون فراہم کر رہا ہے؟ ان ''معلومات'' کو فروغ کون دے رہا ہے؟ تنقیدی تدریس کے نقطہ نظر سے یہ سوالات خارجی نہیں ہیں یا ان سوالات کو ایسے دعووں کے بنیادی شواہد سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 28 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 5:۔ تنقیدی تدریس میں استاد اور طالب علم کے کردار کو بیان کیجئے۔

جواب: تنقیدی تدریس میں استاد اور طالب علم کا کردار:

(Critical Pedagogy and the Role of Teacher and Student)

اس طریقہ کار میں استاد کسی مسئلے کو پیش کرتا ہے۔ اس طریقہ کار کے بانیوں کے طور پر ڈیوی (Dewey) یہ یقین رکھتا ہے کہ عملی طریقہ ہائے کار اور مسائل کے حل پر مبنی تعلیم طلباء کو زیادہ فعال کردار ادا کرنے اور معاشرے میں اپنی پوزیشن کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ کنچیلو اور میکلرن (Kincheloe and McLaren) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اساتذہ پر لازم ہے کہ وہ غیر مساوی معاشرے کی صورتحال سے متعلق اپنے طلباء کو آگاہی فراہم کریں اور ان میں معاشرتی تبدیلی پیدا کریں۔ لہٰذا جیروکس (Giroux)) کیمطابق اساتذہ تبدیلی لانے والے ایسے دانشور ہیں جو معاشرے میں موجود عدم مساوات پر تنقید کرتے اور اسے تبدیل کرنے کا علم اور مہارت رکھتے ہیں۔ وہ مزید کہتی ہے کہ تبدیلی لانے والے اس دانشور کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ طلباء سے سیکھے اور ان کی رائے اور مذاکراتی عمل میں ان کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ موزوں حالات ترتیب دیتے ہوئے استاد طلباء کو ثقافت کی از سر نو تشکیل کے قابل بناتا ہے اور وہ یہ صلاحیت حاصل کرتے ہیں کہ اپنے تجربات و تصورات کو دوبارہ تحریر کریں۔ وہ طلباء کی ایک دوسرے سے سیکھنے میں بھی مدد کرتے ہیں اور انھیں یہ سمجھنے میں بھی مدد فراہم کرتے ہیں کہ انھیں کس طرح کمرہ جماعت کی بااختیار طاقت یعنی استاد پر سوال کرنا ہے۔ فریئر کیمطابق کمرہ جماعت کے تجربات اساتذہ کی مدد سے اس صورتحال میں سرانجام دیئے جانے چاہئیں جس میں طلباء کی اپنی تعلیم میں ایک فعال کردار ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کے اندر ایک تنقیدی آگاہی کی صلاحیت پیدا کی جائے جو انھیں کسی تعلیمی مسئلے یا حقیقی زندگی کی صورتحال کی درستی، شفافیت اور قدر و اہمیت کو سمجھنے میں مدد فراہم کرے۔

اساتذہ بھی ایک تنقیدی کردار کی عکاسی کرتے ہیں جس کا مقصد ایک وسیع اور یکساں ماحول تشکیل دینا ہوتا ہے۔ انھیں لازمی طور پر اپنی پوزیشن کیمطابق اپنی ذات کی عکاسی کرنا ہوتی ہے اور کمرہ جماعت میں

اپنے اختیارات کے اثرات کو واضح کرنا ہوتا ہے۔ کریب ٹری اور سیپ (Crabtree and Sapp) کیمطابق اپنی ذات کی عکاسی (self-reflection) سوالات کی ایک شکل ہے جس میں عمومی نظریے اور عادات کیمطابق کسی فرد کے مقاصد، ارادوں، نظریات اور علم سے متعلق سوالات شامل ہوتے ہیں۔ سیلف ریفلیکشن اساتذہ کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے تدریسی طریقہ کار میں ناکامیاب تدریسی نظریات کی جابرانہ صورتوں کو قبول کرتے ہوئے کمرہ جماعت میں ایسا ماحول تشکیل دیں جس میں طلباء مرکزی کردار ادا کر سکیں۔

ڈیگنر (Degener) کیمطابق تنقیدی معلم طلباء کو حقائق کے پس پردہ وجوہات کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار سے طلباء یہ سمجھ بوجھ حاصل کر سکتے ہیں کہ وہ کس طرح معاشرے اور اس کے مظلوم افراد کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے عملی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اساتذہ اور طلباء کو تحقیقی علم میں شامل ہونا چاہیے لیکن یہ استاد ہی ہوتا ہے جو یہ جاننے میں طلباء کی مدد کرتا ہے کہ انھیں کس طرح تنقیدی [illegible] میں آگے بڑھنا ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طویل عرصے سے قائم ثقافتی توقعات کو رد کرتے ہوئے [illegible] کو چیلنج کریں اور اساتذہ کو اس اختیار کا استعمال بھی ترک کرنا چاہیے جو ان کی حیثیت کی بدولت [illegible] ہوتا ہے۔ جیروکس کیمطابق تنقیدی تدریس میں طلباء اساتذہ کیساتھ ایک فعال کردار ادا کرتے ہیں جس میں وہ [illegible] کی درستی میں مدد فراہم کرتے ہیں، اپنے نظریات کا تبادلہ کرتے ہیں اور مفروضات کو چیلنج کرنا سیکھتے ہیں۔ ڈیگنر (Degener) کیمطابق طلباء نصابی فیصلوں میں کردار ادا کرتے ہیں اور مختلف تعلیمی شعبوں اور مطالعہ کے مواد کی جانچ پڑتال میں مدد کرتے ہیں۔ مورے اور پارکر (Moore and Parker) کے دیئے کیمطابق تدریسی تنقید کے طلباء وہ ہوتے ہیں جو کسی دعوے کو قبول کر سکتے ہیں، رد کر سکتے ہیں یا جانچ پڑتال کے لئے اسے معطل کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے نظریات کی معقول وجوہات بھی پیش کر سکتے ہیں اور اپنے اور دوسروں کے طریقہ کار میں بہتری لا سکتے ہیں۔

طلباء کو تنقیدی آگاہی میں مصروف کرنے کے لئے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنی دنیا کے متعلق غور و فکر کرنے اور اپنی ذاتی جانچ پڑتال کرنے میں طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔ لہٰذا تدریسی عمل میں طلباء محض معلومات کو وصول کرنیوالے غیر فعال ارکان نہیں ہوتے بلکہ وہ نئے علوم کی تخلیق میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فریئر اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ کوئی بھی کسی دوسرے کو نہیں پڑھاتا اور نہ ہی کوئی اپنے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

آپ کو خود پڑھا سکتا ہے بلکہ انسان ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ جب طلباء اپنی کھوئی ہوئی شناخت دوبارہ حاصل کر لیتے ہیں اور عدم مساوات کو چیلنج کرتے ہیں تو وہ معاشرتی تبدیلی میں فعال کردار ادا کرنے کے ہیں۔ فریئر یہ نشاندہی بھی کرتا ہے کہ پسماندہ طلباء کو اس قابل بھی ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مادی صورتحال کے متعلق سوچ سکیں اور اس صورتحال کے اسباب و وجوہات تلاش کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 6۔ عام طور پر استعمال ہونے والے فنونِ تدریس یا طریقہ ہائے تدریس کون کون سے ہیں؟

جواب: عام طور پر استعمال ہونیوالے فنونِ تدریس: (Commonly used Pedagogies)

1- رسم ورواج (Praxis)

ایک مساوی سطح پر معلم اور متعلم، قائد اور پیروکار کے، مابین مکالمے کا مقصد praxis کہلاتا ہے۔ اسے ایک روایتی انداز میں تخلیقی سرگرمی کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کی تشکیل کرتے ہیں۔ praxis یا مکالمے کے ذریعے اردگرد کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور دنیا کے معمولات فراہم پاتے ہیں۔ یہ نظریاتی عمل کا حصہ ہوتے ہیں جو عملی اور سیاسی بنیادوں پر فروغ پاتا ہے۔ تعلیم میں praxis کا مطلب نظریے اور تبدیلی کے عمل میں موجود خلاء کو پر کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا praxis کے ذریعے تعلیم کو منفرد معاشرتی تبدیلی سے جوڑا جاتا ہے۔

2- مکالمہ یا خودکلامی (Dialogism)

رچرڈ پال (Ricgard Paul) کے مطابق مکالمے پر مبنی سوچ تنقیدی سوچ کو جنم دیتی ہے۔ تنقیدی تدریس دنیا کے مطالعے کیساتھ ساتھ لفظوں کے مطالعے پر مشتمل ہوتی ہے۔ لہٰذا تنقیدی سوچ کا زبان وہ پہلی رکاوٹ ہوتی ہے جسے دور کرنا ہوتا ہے۔ جیروکس کے بقول ایک تنقیدی، مخالفانہ اور نظریاتی زبان کی مدد سے اساتذہ اس بحث و مباحثے کی جانب بڑھ سکتے ہیں جس کی تنقیدی تدریس میں ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیگنر (Degener) اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جماعت میں ایک ہی زبان بولے جانے کے باوجود اساتذہ کو اس معاملے میں حساس ہونا چاہیے کہ وہ رابطے کی دیگر اقسام پر بھی توجہ دیں کیونکہ جیروکس کیمطابق یہ استاد ہی ہوتا ہے جو یہ طے کرتا ہے کہ کونسی آوازیں سنی جائیں گی اور کونسی کمرہ جماعت

میں معدوم ہو جائیں گی۔ ڈیگنر کے نقطہ نظر کیمطابق زبان کی اہمیت دو طریقوں سے واضح کی جا سکتی ہے۔ پہلا یہ کہ نصاب اس زبان میں ہونا چاہیے جو طلباء کی اپنی زبان ہوتا کہ طلباء تدریسی عمل میں ایک فعال انداز سے شامل ہو سکیں۔ دوسرا یہ کہ دنیا کو سمجھنے اور اس میں تبدیلی لانے کے قابل بننے کے لئے طلباء کو بحث و مباحثے میں کسی زبان کا استعمال کرنا ہوتا ہے جسے وہ ایک ذریعے کے طور پر استعمال کر سکیں۔ اسی لئے زبان پسماندہ طلباء کے لئے اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ زبان ہی ہوتی ہے جو طلباء کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنی سمجھ بوجھ کا دائرہ وسیع کر سکیں۔

3- سوالات کرنا (Questioning)

ایم۔ڈی اور ولیم گلاسر (M.D and William Glasser) کے مطابق [illegible] کی مخصوص اقسام کے ذریعے تنقیدی سوچ کے عمل کے فروغ سے متعلق بصیرت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ گلاسر کے نقطہ نظر کیمطابق معیاری تدریسی طریقہ کار کے حامل سکول معلومات کا تجزیہ کرنے کے عمل میں طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے سوالاتی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں۔ ایک سوالاتی حکمتِ عملی استعمال کرنے والے اساتذہ معلومات کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ یہ طلباء میں فکری انداز کو فروغ دیتے ہوئے انھیں غور و فکر میں مصروف کرتی ہیں۔ یہ سوالاتی حکمتِ عملی محض مواد پر مشتمل نہیں ہوتی بلکہ اس میں مختلف مقاصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوالات تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ مواد کے ذریعے تدریس کا عمل دو مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے مرحلے میں طلباء اپنے ذہنوں میں مواد میں پیش کیے گئے بنیادی خیالات، اصولوں اور نظریات کی سمجھ بوجھ [illegible] ہیں۔ دوسرے مرحلے میں طلباء ان خیالات، اصولوں اور نظریات سے متعلق اپنی عملی زندگی میں پیش آنے والی صورتوں میں ان کا اطلاق کرتے ہیں۔ یہ معلومات کے عملی اطلاق کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اچھے اساتذہ سوالاتی مہارتیں استعمال کرتے ہوئے تدریس کے ہر مرحلے پر اپنے طلباء میں تنقیدی سوچ کو فروغ دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لئے تدریسی حکمتِ عملیاں

Teaching Strategies To Help Promote Critical Thinking

سوال 1- درس و تدریس میں نئے رجحانات پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: درس و تدریس اکیسویں صدی میں:

(Teaching and Learning in 21st Century)

ہوسکتا ہے کہ ہمارے تدریسی طریقے اور معاشرتی تنظیم و ترتیب ماضی کے دور کی ضروریات کیمطابق اطمینان بخش ہو لیکن موجودہ زمانہ تدریس کے بالکل مختلف طریقوں کا تقاضا کرتا ہے۔ بیسویں صدی میں ہمارے سیارے کے فکری منظر نامے پر بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں جن کے اثرات اکیسویں صدی میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس فکری ارتقاء کے متعلق ہم بہت کچھ جانتے ہیں جس کا درج ذیل نقاط میں احاطہ کیا گیا ہے تاہم یہ ارتقاء محض ان نقاط تک ہی محدود نہیں ہے۔

1. اب ہمارے طلباء کے لئے گذشتہ ادوار کی نسبت کہیں زیادہ معلومات دستیاب ہیں۔ معلومات کی یہ دستیابی آنیوالے ادوار میں مزید وسعت اختیار کرتی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ معلومات تک کس طرح رسائی حاصل کی جائے اور کس طرح ان کا تجزیہ کیا جائے تاہم معلومات کو یاد رکھنا اب زیادہ اہم نہیں رہا۔
2. سماجی تبدیلیوں کی رفتار مسلسل تیز ہو رہی ہے۔ ہماری زندگیاں ہمارے آباؤ اجداد کی زندگیوں

سے بہت مختلف ہیں اور ہمارے بچے ایک بالکل مختلف دنیا میں زندگی بسر کریں گے۔ ہمیں زندگی گزارنے کے مفید طریقوں کے علاوہ اب اور بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ سیکھنا ہے کہ کس طرح خود کو ماحول کے موافق بنانا ہے اور کہاں یہ موافقت پیدا کرنے سے گریز کرنا ہے؟

3. دنیا کے مختلف منظر ناموں میں رابطہ بڑھتا جا رہا ہے۔ امریکہ میں ہونیوالا کوئی واقعہ چین کو بھی متاثر کرتا ہے۔ برازیل میں ہونیوالے واقعات کے اثرات بھارت تک جاتے ہیں۔ معیشت اور ٹیکنالوجی کا ایک دوسرے پر انحصار بڑھتا جا رہا ہے اور اس انحصار کے وسیع اور پیچیدہ نظام کو سمجھنا ایک مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔
4. اب ذرائع ابلاغ کے نام نہاد "ماہرین" کے بحث و مباحثے ہماری فکری صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہم اس عادت میں مبتلا رہے ہیں کہ اپنی فکری صلاحیتوں کے ارتقاء کے لئے مخصوص افراد کی سوچ پر بھروسہ کریں۔ بے شک ان "ماہرین" کا اپنا نقطہ نظر اور ذہانت کا اپنا معیار ہوتا ہے لہٰذا وقت ہم سے یہ تقاضا کر رہا ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ توجہ اور غور و فکر کے ساتھ ان ماہرین کے نظریات کی جانچ پڑتال کریں۔
5. ہم [illegible] میں گھرے ہوئے ہیں جنہیں پھیلانے کے لئے وسیع ذرائع اختیار کیے گئے ہیں۔ یہ کمزور دلائل بار بار دہرائے جاتے ہیں جس وجہ سے ہم اکثر ان سے متاثر ہو جاتے ہیں اگرچہ ان کے پس پردہ [illegible] ہوتیں۔ لہٰذا اس طرح کے بحث و مباحثے کا ایک تنقیدی تجزیہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔
6. پرانا تدریسی طریقہ کار جو بینکنگ ماڈل کہلاتا ہے جدید دور کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس ماڈل میں طالب علم کو ایک ایسا بینک اکاؤنٹ سمجھا جاتا تھا جس میں استاد معلومات کا ذخیرہ کرتا تھا۔ علم کو کوئی شے یا انسان کی ایجاد کردہ کوئی چیز سمجھا جاتا تھا جسے ایک بار طالب علم کے سپرد کر دینے کے بعد اس طالب علم پر تعلیم یافتہ ہونے کا لیبل لگ جاتا تھا۔ علم کے موجودہ ذخائر کے پیشِ نظر اس تدریسی ماڈل کا استعمال ناممکن اور غیر موثر ہے۔ طلباء کو یہ سمجھنے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 31 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کی ضرورت ہے کہ انھیں کس طرح معلومات کو سمجھنا اور ان کا تجزیہ کرنا ہے اور انھیں محض اس بات پر توجہ نہیں دینی کہ ان کے علم کا بینک کس حد تک بھر چکا ہے۔ ذیل میں کچھ تدریسی طریقہ ہائے کار بیان کیے گئے ہیں جو موجودہ دور کے لحاظ سے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 2۔ درس و تدریس میں تعاون پر مبنی یا کوآپریٹو لرننگ پر مبنی حکمت عملیوں کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

جواب: درس و تدریس کی تعاون پر مبنی حکمتِ عملیاں

(Cooperative Teaching and Learning Strategies)

1- کوآپریٹو یا تعاون پر مبنی درس و تدریس (Coopertive Teaching) گذشتہ ایک عشرے سے زائد عرصے سے تعلیمی حلقوں میں مقبول ہو رہی ہے۔ دو مکتبہ فکر "ساختیت یا تعمیریت Constructivism" اور "واصلیت یا Connectivism" نے اس تدریسی طریقہ کار کو تقویت پہنچائی ہے۔ محققین اور شعبہ تدریس سے وابستہ افراد نے دریافت کیا ہے کہ طلباء چھوٹے گروپوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ایک دوسرے سے فکری تبادلہ کرنا سیکھتے ہیں جو ان کی تنقیدی و تخلیقی سوچ کی نشوونما کرتا ہے اور ان کی مسائل حل کرنے کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے۔ کوآپریٹو تدریس ایک کامیاب حکمتِ عملی ہے جس میں طلباء کی چھوٹی چھوٹی ٹیمیں اس طرح تشکیل دی جاتی ہیں کہ ہر ٹیم میں طلباء کی قابلیت کا معیار مختلف ہوتا ہے۔ وہ کسی موضوع سے متعلق اپنی سمجھ بوجھ میں اضافے کے لئے مختلف تدریسی سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے استعمال سے اساتذہ اور طلباء یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ جماعت کے اہم ارکان ہیں۔ کوآپریٹو یا تعاون پر مبنی تدریس گروپ میں کام کرنے کا ایک طریقہ کار ہے جو ناخوشگوار تدریسی تجربات کو کم کرتا ہے اور کامیابی کے احساس اور اطمینان پر مبنی تدریسی تجربات میں اضافہ کرتا ہے۔

2- طلباء سیکھنے یا کسی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے اکٹھے کام کرتے ہیں۔ اس نقطہ نظر کو تسلیم کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ جماعتی اور انفرادی سطح پر تدریس کے ساتھ ساتھ تعاون پر مبنی تدریس کو بھی تدریسی عمل کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ طلباء کا باہمی رابطہ کوآپریٹو لرننگ کو نتیجہ خیز بناتا ہے۔ اپنے گروپ کو تفویض کیے گئے کام کی تکمیل کے لئے طلباء کو لازمی طور پر ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنا ہوتا ہے، منصوبہ بندی کرنا ہوتی ہے اور حل تجویز کرنا ہوتے ہیں۔ کسی نظریے پر مل کر تبادلہ خیال کرنا اور ایک مجموعی انداز سے اسے پیش کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور دیگر افراد اسے زیادہ بہتر انداز سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس طرح کا باہمی رابطہ فکری نشوونما میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مختلف نظریات اور نقطہ ہائے نظر کا تبادلہ ذہنی نشوونما کرتا ہے اور سوچ کو وسعت دیتا ہے۔ یہ استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح کے تبادلہ خیال کو زیادہ سے زیادہ بامقصد بنائے اور طلباء سے کام کی اس طرح تنظیم و ترتیب کرے کہ یہ رابطہ نتیجہ خیز اور تخلیقی ثابت ہو۔ تعلیمی ارتقاء کے علاوہ کوآپریٹو لرننگ طلباء کی سماجی صلاحیتوں کی بھی نشوونما کرتی ہے۔

3- طلباء کی زندگیوں میں دوستوں اور خاندان کے ارکان کیساتھ روابط کا بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے، اور انھیں مستقبل میں بھی ایسی ملازمتیں کرنا ہوتی ہیں جو ان سے دیگر افراد کیساتھ مل جل کر کام کرنے اور تعاون کرنے کا تقاضا کرتی ہیں۔ گروہ جماعت میں گروپ پر مبنی نتیجہ خیز سرگرمی کے لئے درکار مہارتیں طلباء کی حالیہ زندگی اور مستقبل میں بھی نہایت اہم ثابت ہوتی ہیں۔ کوآپریٹو لرننگ ایک کامیاب تدریسی حکمت عملی ہے جس میں مختلف صلاحیتوں کے حامل طلباء کے چھوٹے گروپ کسی مسئلے سے متعلق اپنی سمجھ بوجھ میں اضافے کے لئے مختلف تدریسی سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں۔ گروپ کا ہر رکن اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے اور متعلقہ مسئلے کو سمجھنے کے لئے گروپ کے دیگر ممبران کو بھی مدد فراہم کرتا ہے اور اس طرح کامیابی کی جانب گامزن ایک ماحول تشکیل پاتا ہے۔

4- گروہ جماعت کی باہمی تعاون پر مبنی حکمتِ عملیاں درج ذیل پہلوؤں سے مفید ہوتی ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(i) طلباء کی کوششیں ایک دوسرے کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔
(ii) تمام طلباء یہ محسوس کرتے ہیں کہ گروپ کے تمام ارکان کا ایک ہی مقصد ہے۔
(iii) طلباء اس بات سے آگاہ ہوتے ہیں کہ گروپ کے کسی ایک ممبر کی کارکردگی گروپ کے تمام ارکان کی کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔

انفرادی سطح پر تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کے مقابلے میں تعاون پر مبنی تعلیمی عمل سے گزرنے والے طلباء میں کامیابی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے نیز ان میں مختلف صلاحیتیں دیگر طلباء کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بہتر قوتِ فیصلہ، بہتر قوتِ دلائل۔ ذہنی دباؤ یا تناؤ میں کمی، دیگر طلباء کی نسبت زیادہ اندرونی تحریک، صورتحال کو دوسروں کے نقطہ نظر سے دیکھنے کی قابلیت اور تنقیدی سوچ کی اعلیٰ مہارتیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- کوآپریٹو لرننگ کا تصور اور نوعیت بیان کریں۔ کوآپریٹو لرننگ کے مقاصد اور فوائد تحریر کریں۔

جواب: کوآپریٹو لرننگ کا تصور (Concept of Cooperative learning)

مختلف مفکرین نے کوآپریٹو لرننگ کی مختلف تعریفیں پیش کی ہیں۔ تاہم یونیورسٹی آف مینسوٹا (University of Minnesota) کے ڈیوڈ اور راجر جونسن (Devid and Roger Johnson) کی تعریف کو اعلیٰ تعلیم کے تناظر میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ وچ (Which) کے بقول کوآپریٹو لرننگ ایک ایسا عمل ہے جس میں طلباء تفویض کیے گئے کسی مشترکہ کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مل جل کر ایک ایسے ماحول میں کام کرتے ہیں جو درج ذیل عناصر پر مشتمل ہوتا ہے۔

1- مثبت باہمی انحصار (Positive Interdependence)

ٹیم کے ارکان پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔ اگر ٹیم کا کوئی رکن اپنا کام درست طور پر کرنے میں ناکام رہے تو پوری ٹیم کی کارکردگی پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2- انفرادی ذمہ داری (Individual Accountability)

گروپ کے تمام طلباء اپنے اپنے حصے کا کام سرانجام دینے اور تفویض کیے گئے کام یا مواد میں

مہارت حاصل کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

3- حوصلہ بڑھانے والا براہِ راست رابطہ

(Face to Face Promotive Interaction)

گروپ کو تفویض کیے گئے کام کا کچھ حصہ طلباء انفرادی طور پر بھی سرانجام دے سکتے ہیں تاہم یہ انتہائی ضروری ہے کہ کام کا کچھ حصہ طلباء مل جل کر سرانجام دیں اور ایک دوسرے کو فیڈ بیک فراہم کریں مسئلے پر ایک دوسرے سے گفتگو کریں اور نتائج اخذ کریں اور سب سے اہم بات یہ کہ ایک دوسرے سے سیکھیں اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔

4- باہمی تعاون کی مہارتوں کا موزوں استعمال

(Appropriate use of collaborative skills)

اس ضمن میں طلباء کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور انھیں مدد فراہم کی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا سیکھیں اور اس کی مشق کریں، ایک دوسرے سے رابطہ کریں اور باہمی اختلافات پر قابو پانے کی مہارت حاصل کریں۔

5- گروپ کی کارروائی (Group Processing)

ٹیم کے ارکان اپنے لئے اکٹھے مقصد طے کرتے ہیں، وقفے وقفے سے یہ جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں، اپنے کام کے دوران وہ کیا مددگار اور غیر مددگار سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور یہ طے کرتے ہیں کہ مستقبل میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے اس طرح مؤثر انداز سے کام کریں گے؟

کوآپریٹو لرننگ کا انحصار گفتگو کی نوعیت پر ہوتا ہے جو طلباء کے مابین گروپ میں ہوتی ہے۔ کسی سوال پر گفتگو مفہوم کو سمجھنے اور مسئلے سے متعلق سمجھ بوجھ پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ کسی مسئلے کے حل پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کے سامنے سوالات کے جوابات کی وضاحت کرتے ہوئے درحقیقت طلباء اپنی سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس طریقہ گفتگو میں اصل میں بحث و مباحثے کا عمل زیادہ اہمیت رکھتا ہے نہ کہ صحیح یا غلط جوابات۔ گروہ جماعت پر کوآپریٹو لرننگ کا اطلاق پہلی مرتبہ 1970ء سے شروع ہوا۔ تب سے لیکر اب تک کوآپریٹو لرننگ گروہ

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 33 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جماعت میں استعمال ہونیوالی تدریسی تکنیکوں میں وہ سب سے اہم تکنیک ہے جس پر سب سے زیادہ تحقیقات ہوئی ہیں۔ زیادہ تر تحقیقات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کوآپریٹو کمرہ جماعت میں استعمال ہونیوالی ایک انتہائی کامیاب حکمتِ عملی ہے جو نہ صرف تدریسی کامیابیوں کے امکانات میں مزید اضافہ کرتی ہے بلکہ طلباء کا مورال بھی بلند کرتی ہے اور انھیں اخلاقی قدریں سیکھنے میں مدد کرتی ہے۔ بہت سے محققین نے کوآپریٹو لرننگ کے نقطہ نظر کو واضح کیا ہے۔ اس کے تعلیمی اور سماجی فوائد کو پوری دنیا میں تسلیم کیا گیا ہے۔ جارج (George) کوآپریٹو لرننگ کو ایک بہترین سماجی ماحول میں حصولِ علم کے ایک طریقہ کار کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں طلباء ایک یا دو چھوٹے گروپوں میں [illegible] کرتے ہیں۔ کوآپریٹو لرننگ ایک ایسا تدریسی ماحول ہوتا ہے جس میں طلباء ایک مشترکہ [illegible] سامنے رکھتے ہوئے مطلوبہ تدریسی مقاصد کے حصول کے لئے مل کر کوشش کرتے ہیں۔ طلباء کی چھوٹے گروپ میں مل کر کام کرتے ہیں اور ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی مہارتوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ کوآپریٹو لرننگ کی تکنیکیں:

i. طلباء میں حصولِ علم اور تدریسی کامیابیوں کو فروغ دیتی ہیں۔
ii. تعلیم میں طلباء کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہیں۔
iii. اپنے تدریسی تجربات سے متعلق طلباء کے اطمینان میں اضافہ کرتی ہیں۔
iv. طلباء میں باہمی رابطے کی مہارتوں کی نشوونما کرتی ہیں۔
v. طلباء کی سماجی مہارتوں کو ارتقاء بخشتی ہیں۔
vi. طلباء کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتی ہیں۔
vii. تنقیدی سوچ کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔

تحقیقات نے کوآپریٹو لرننگ کے سماجی فوائد کو مزید واضح کیا ہے۔ کوآپریٹو لرننگ سے طلباء کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے اور اپنی جماعت اور سکول کے ساتھیوں کے ساتھ ان کے رویے میں بہتری آتی ہے۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ طلباء کے رویے میں مثبت تبدیلی ان کے اندر علمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ تحریک پیدا کرتی ہے۔ کمرہ جماعت بہترین سماجی مقام ہوتی ہیں

لیکن جب اساتذہ انفرادی تدریس پر توجہ مرکوز کرتے ہیں تو کمرہ جماعت کے سماجی پہلوؤں کو اکثر انتشار کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ اگر اساتذہ کمرہ جماعت کے ان سماجی پہلوؤں اور اس سماجی ترتیب و تنظیم کا بہتر استعمال کریں تو زیادہ بہتر تدریس ممکن ہے۔ کوآپریٹو لرننگ طلباء کی رابطے کی مہارتوں کو بہتر بناتی ہے اور ان کے اندر ایک متنوع معاشرے میں کامیابی کیساتھ رہنے اور کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

کوآپریٹو لرننگ کا مقصد (The Purpose of Cooperative learning)

بنیادی طور پر چار وجوہات کی بناء پر کمرہ جماعت میں کوآپریٹو لرننگ کی سفارش کی جاتی ہے۔

1. فعال تدریس (Active Learning)

استاد کے بیان یا لیکچر پر مبنی طریقہ ہائے تدریس کی نسبت کوآپریٹو لرننگ طلباء کی ایک بڑی تعداد کو [illegible] تدریسی عمل میں مشغول کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ کوآپریٹو لرننگ کی ایسی حکمتِ عملیاں جن میں طلباء گروپوں کی صورت میں مل کر کام کریں تدریسی عمل میں طلباء کی سرگرم شمولیت کو ممکن بناتی ہیں۔ ایک غیر فعال انداز سے اپنے ذہن میں معلومات ذخیرہ کرنے کی بجائے کوآپریٹو لرننگ میں نہ صرف خود طلباء تدریسی عمل میں زیادہ سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ اپنے ساتھی طلباء سے سیکھنے اور ان کو سکھانے میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔

2. بچے مدد اور حمایت کرنا سیکھتے ہیں (Childern learn to help and support)

ایک دوسرے کیساتھ مقابلہ کرنے کی تدریسی فضا کے بجائے کوآپریٹو لرننگ طلباء کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ حصولِ علم میں اپنے ساتھی طلباء کی مدد کریں۔ اس طرح طلباء ایک دوسرے سے اپنی مہارتوں اور قابلیتوں کا تبادلہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ کوآپریٹو لرننگ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنیوالے طلباء کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ کمزور طلباء کی مدد کریں۔ اس طرح مل کر کسی مسئلے پر کام کرتے ہوئے طلباء اپنے ذہنوں میں اس مسئلے کی زیادہ وضاحت سیکھتے ہیں جو انفرادی تدریس کی صورت میں بہت کم ہوتی ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 34 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

3. باہمی رابطہ متنوع پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے
(Interaction brings multiple dimensions)

گروپوں میں کام کرتے ہوئے طلباء کسی ایک ہی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ جب کوئی طالب علم علیحدگی میں کام کرتا ہے تو اس طرح کی نتیجہ خیز گفتگو اور مفید معلومات کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ کوآپریٹو لرننگ طلباء کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے سوالات کریں اور وہ تدریسی نتائج اخذ کریں جنھیں ایک استاد جماعت کے مختلف طلباء سے سوالات کرتے ہوئے اخذ نہیں کر سکتا۔

4. بہتر تنقیدی سوچ (Improved Critical Thinking)

کوآپریٹو لرننگ پر مشتمل ایک کمرہ جماعت میں جہاں مختلف نقطہ ہائے نظر اور حتیٰ کہ مخالف نقطہ ہائے نظر کو بھی وسعتِ نظر سے قبول کیا جاتا ہے تو ایسا ماحول طلباء کو سکھاتا ہے کہ انھیں کس طرح گفتگو میں شرکت کرنی ہے اور کس طرح سوالات اٹھانے ہیں۔ وہ محض تصورات کو سیکھتے اور انھیں ذہن نشین نہیں کرتے بلکہ کسی مسئلے کو سمجھنے، دریافت کرنے، کسی نتیجے تک پہنچنے یا کم از کم کسی ایک نقطہ نظر پر متفق ہونے کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اس طرح کسی موضوع کا گہرا اور تنقیدی تجزیہ ممکن ہوتا ہے۔

کوآپریٹو لرننگ کے اہم فوائد

(Major Outcomes of Cooperative Learning)

حصولِ علم (Learning)

i. طلباء زیادہ بہتر طور پر سیکھتے ہیں اور ان کی معلومات میں زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔
ii. تنقیدی سوچ کی قابلیت کی نشوونما ہوتی ہے۔
iii. طلباء تدریسی عمل میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں اور محض دن میں خواب دیکھنے میں کم
iv. طلباء میں تعلیم کو خیرباد کہنے کے رجحان میں کمی واقع ہوتی ہے۔

v. طلباء میں حصولِ علم کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔
vi. طلباء اپنے تدریسی تجربات سے مطمئن نظر آتے ہیں۔

سماجی ترقی (Social Development)

i. طلباء کے انتشاری رویوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔
ii. طلباء اپنے ساتھیوں سے بہتر تعلقات قائم کرتے ہیں۔
iii. طلباء کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔
iv. طلباء بہتر سماجی مہارتوں کا استعمال سیکھتے ہیں۔
v. سکول کے متعلق طلباء کے رویوں میں بہتری آتی ہے۔

رابطہ (Communication)

i. طلباء معلومات کا تبادلہ کرنا سیکھتے ہیں۔
ii. دوسروں کے نقطہ نظر کو تبدیل کرنا سیکھتے ہیں۔
iii. طلباء کی زبانی رابطے کی مہارتوں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 4: کوآپریٹو لرننگ کے مختلف ماڈلز بیان کریں۔ نیز کوآپریٹو لرننگ میں استاد کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: کوآپریٹو لرننگ کے ماڈلز (Models of Cooperative Learning)

بعض اساتذہ یہ تصور کرتے ہیں کہ طلباء کی مزاحمت سے لیکر گروپوں کی ناموزوں تشکیل تک تعاون پر مبنی تدریس کے لئے گروپ بندی میں کئی مسائل پیش آتے ہیں۔ اس صورتحال میں اساتذہ کیلئے یہ سیکھنا مفید ہے کہ کس طرح کمرہ جماعت پر تحقیق کرنیوالے مختلف محققین نے کوآپریٹو لرننگ کے مختلف ماڈلوں کا استعمال کیا ہے اور اس سلسلے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔ ذیل میں ایسے چند ماڈلز پیش کیے گئے ہیں۔ ان ماڈلز کو کمرہ جماعت کے تقاضوں کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

1- جگ سا ماڈل (The Jigsaw Model)

اس ماڈل میں طلباء لرننگ گروپ اور ریسرچ ٹیم دونوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ لرننگ گروپ کے مقاصد جاننے کے بعد ممبران ریسرچ ٹیم میں شامل ہو جاتے ہیں تا کہ تدریسی مسئلے کے کسی مخصوص حصے کے متعلق جان سکیں۔ مکمل مسئلے کے حل کے لئے مسئلے کے ہر حصے کو سلجھانا ضروری ہوتا ہے۔ تحقیق کئی صورتیں تبدیل کر سکتی ہے۔ استاد "ایکسپرٹ شیٹیں" تیار کر سکتا ہے جو مطالعے کے خاکوں اور سوالات پر مشتمل ہوتی ہیں جن کے ذریعے ضروری معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔ یا طلباء معلومات اکٹھی کرنے کے لئے اپنی حکمتِ عملیوں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ لائبریری ریسرچ، ماہرین کے انٹرویو، یا تجربات وغیرہ ماہر ٹیموں میں کام کی تکمیل کے بعد طلباء اپنے تدریسی گروپوں میں واپس آجاتے ہیں اور اپنے نتائج کا تبادلہ کرتے ہیں۔ کلاس ڈسکشن، سوال و جواب کا سیشن یا گرافی یا ڈرامائی مظاہرہ ایک گروپ کے طلباء کو پوری جماعت کیساتھ اپنے اخذ کیے گئے نتائج کا تبادلہ کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

2- گروپ انویسٹی گیشن (Group Investigation)

اپنے طریقہ کار کے لحاظ سے گروپ انویسٹی گیشن کا رخ طلباء کی جانب ہوتا ہے۔ استاد کسی یونٹ کا تعارف بیان کرتا ہے اور طلباء یہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے اس تعارف سے کیا سیکھا اور مزید معائنے کے لئے یونٹ کے ممکنہ موضوعات کا خاکہ تشکیل دیتے ہیں۔ طلباء کے تشکیل دیئے گئے ان موضوعات کی فہرست سے ہر گروپ اپنے لئے ایک موضوع کا انتخاب کرتا ہے اور گروپ کے ہر ممبر کے لئے اس کے ذیلی موضوعات تجویز کیے جاتے ہیں۔ ہر گروپ یا گروپ کا ہر ممبر اپنے انفرادی موضوع پر تحقیق کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اپنے گروپ کے لئے اپنے موضوع سے متعلق ایک مختصر رپورٹ تیار کرتا ہے۔ اس کے بعد گروپ ایک پریزنٹیشن تیار کرتا ہے اور تمام جماعت کے ساتھ اپنے نتائج کا تبادلہ کرتا ہے۔ پریزنٹیشن کے اختتام پر گفتگو کے لئے وقت مختص کیا جاتا ہے۔ ہر پریزنٹیشن کے لئے جماعت کا معائنہ گروپوں کو فیڈ بیک فراہم کرنے کا ایک موثر طریقہ کار ہو سکتا ہے۔

3- نمبرڈ ہیڈز ٹوگیدر (Numbered Heads Together)

اس طریقہ کار میں براہِ راست تدریس یا عبارت کے ذریعے پیش کی گئی سابقہ معلومات پر نظر

ثانی کی جاتی ہے۔ تعاون پر مبنی تدریس میں کسی منظم سرگرمی کے ذریعے سوالاتی تکنیکوں، گفتگو اور کلاس پریزنٹیشن کے کئی سادہ ماڈل بہترین نتائج دیتے ہیں۔ اگر سوالات غیر مبہم نہ ہوں اور طلباء کو ایک نقطہ نظر سے اتفاق کرنے میں معاونت کریں تو یہ ماڈل بہترین نتائج دیتا ہے۔ طلباء کو چار کے گروپ میں تقسیم کریں اور انھیں ایک سے چار تک نمبر دیں۔ استاد کوئی سوال کرتا ہے اور طلباء اس کا جواب جاننے کے لئے گروپوں میں مشاورت کرتے ہیں۔ اس کے بعد استاد کوئی نمبر پکارتا ہے اور جس طالب علم کو وہ نمبر تفویض کیا گیا ہوتا ہے وہ جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد استاد دیگر طلباء سے رائے طلب کرتا ہے کہ آیا وہ اس جواب سے متفق ہیں یا نہیں؟

4- تھنک پیئر شیئر (Think-pair-Share)

طلباء کو جوڑوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنے ساتھی طالب علم کیساتھ کسی سوال کے جواب پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ اس کے بعد طلباء کا پوری جماعت کے سامنے اپنے جوابات پیش کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ دیگر طلباء کیساتھ اپنے جوابات کو تبادلہ کرنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً تمام طلباء کھڑے ہو جاتے ہیں، کوئی ایک طالب علم جواب دیتا ہے اور جواب دینے کے بعد وہ بیٹھ جاتا ہے کوئی دوسرا طالب علم جس کا یہی جواب ہو وہ بھی بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ تمام طلباء بیٹھ جاتے ہیں۔ یا پھر "quick whip" کا طریقہ کار جس میں تمام طلباء باری باری سے جوابات دیتے ہیں

کوآپریٹو لرننگ میں استاد کا کردار (Role of Teacher in Cooperative Learning)

کمرہ جماعت میں کوآپریٹو لرننگ پر مبنی طریقہ تدریس کا استاد پر کچھ مزید ذمہ داریاں عائد کرتا ہے اور ان کے کردار کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ استاد پر درج ذیل ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں تاہم اس کا کردار انھی ذمہ داریوں تک محدود نہیں ہوتا۔

i. تدریسی مقاصد کا تعین کرنا
ii. شراکتی یا مشترکہ مہارتوں کا تعین کرنا
iii. گروپ میں طلباء کی تعداد کے متعلق فیصلہ کرنا

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iv. طلباء کے لئے گروپ تجویز کرنا
v. کمرہ جماعت کو تدریسی سرگرمی کے لحاظ سے ترتیب دینا
vi. مواد کی منصوبہ بندی کرنا
vii. طلباء کو مختلف کردار تفویض کرنا (مثلاً ریڈر، ریکارڈر، کیلکولیٹر، چیکر، رپورٹر، میٹریل ہینڈلر وغیرہ)
viii. کام کی وضاحت کرنا (مثلاً طریقہ کار واضح کرنا، مثالیں دینا، یہ معلوم کرنے کے لئے سوالات کرنا کہ آیا تمام طلباء سرگرمی کو سمجھ چکے ہیں؟)
ix. انفرادی طور پر طلباء کی جانچ پڑتال کرنا اور ان سے سوالات کرنا (انفرادی ذمہ داری کو فروغ دینے کے لئے)
x. گروپ میں باہمی تعاون کو فروغ دینا (یہ جانچ پڑتال کرنا کہ آیا طلباء گروپوں میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں یا ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں؟)
xi. طلباء کے رویے کی نگرانی کرنا (جب طلباء کام کر رہے ہوں تو یہ جاننے کے لئے کمرہ جماعت میں گشت کرنا کہ آیا طلباء تفویض کردہ سرگرمی اور مواد کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں؟ اور انھیں فوری فیڈ بیک فراہم کرنا)
xii. روبی مہارتوں کے بہتر استعمال پر طلباء کی تعریف کرنا
xiii. سرگرمی میں درپیش کسی مسئلے کے حل میں مدد فراہم کرنا
ivx. طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد فراہم کرنا کہ وہ کس طرح ایک گروپ میں موثر انداز سے کام کر سکتے ہیں۔
vx. کوآپریٹو لرننگ اور تدریسی حکمتِ عملیوں کو بہتر بنانے کے لئے غور و فکر کرنا

☆☆☆☆☆

سوال 5- گفتگو اور مباحثہ کی تدریسی عمل میں کیا اہمیت ہے؟ اس کی نوعیت اور فوائد کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: گفتگو اور مباحثہ (Discussion and Debate)

ایک غیر فعال انداز سے اپنے ذہن میں معلومات ذخیرہ کرنے کی بجائے ایک فعال انداز سے

تجزیہ کرتے ہوئے، گفتگو کرتے ہوئے اور تدریسی مواد کا ایک بامقصد انداز سے اطلاق کرتے ہوئے طلباء زیادہ بہتر انداز سے سیکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ تدریسی سرگرمیاں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں جن میں طلباء کو فعال انداز سے تدریسی عمل میں شریک کیا جائے۔ بون ویل اور ایزن (Bonwell and Eison) فعال تدریس کو اس طرح بیان کرتے ہیں "کوئی بھی ایسا طریقہ کار جس میں طلباء کوئی کام کرنے میں مشغول ہوں اور اس کام کے متعلق سوچ بچار کریں جو وہ سرانجام دے رہے ہوں"۔ میئرز اور جون (Meyers and John) کے مطابق "فعال تدریس وہ ہوتی ہے جس میں طلباء کو بولنے، سننے، پڑھنے اور لکھنے کے مواقع ملیں" طلباء میں تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لئے اساتذہ بحث و مباحثے یا گفتگو کی تکنیکیں استعمال کر سکتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں مکالمہ یا ڈائیلاگ دو قسم کا ہو سکتا ہے۔ یعنی گفتگو اور بحث و مباحثہ (discussion and debate)۔ تنقیدی ڈائیلاگ اور ڈسکشن کسی موضوع پر [illegible] گفتگو ہوتی ہے۔ یہ باضابطہ طور پر حقائق پیش کرنے اور دلائل دینے کا ایک منظم طریقہ کار ہوتا ہے [illegible] درست حقائق اور کسی حد تک سامعین کو جذباتی تاثر دینا بحث و مباحثے کے اہم اجزاء ہیں۔ بحث و مباحثے میں کوئی ایک پارٹی کسی مسئلے پر بہترین دلائل پیش کرتے ہوئے دوسری پارٹی پر سبقت حاصل کرتی ہے۔ کہ تنقیدی مباحثے کے نتائج کا انحصار اتفاقِ رائے یا کسی مسئلے کے حل تک پہنچنے کے رسمی طریقے پر ہوتا ہے کہ محض حقائق پر۔ مباحثے کے ایک رسمی مقابلے میں حصہ لینے والوں کو اختلافات پر تبادلہ خیال اور گفتگو کے دوران کچھ اصولوں کی پیروی کرنا ہوتی ہے اور یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ وہ ایک فریم ورک میں رہتے ہوئے کس طرح تبادلہ خیال کریں گے۔ غیر رسمی ڈائیلاگ پر مشتمل گفتگو زیادہ عام ہے۔ مباحثے میں حصہ لینے والوں کا علم اور مہارت جتنی زیادہ ہوگی مباحثہ اتنا ہی معیاری اور نتیجہ خیز ہوگا۔

سکولوں کو اپنے طلباء کو یہ سکھانا چاہیے کہ انھیں کس طرح سیکھنا ہے اور کس طرح تنقیدی انداز سے سوچنا ہے۔ اس کے بجائے ہمارا تعلیمی نظام طلباء کو یہ سکھانے میں مدد کرتا ہے کہ انھیں کیسے سوچ بچار اور غور و فکر کرنا ہے۔ طلباء کے ذہنوں کو سوچنے اور اظہارِ خیال کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ طلباء جماعت میں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

یک طرفہ رابطے سے جو کچھ سیکھتے ہیں اس کا زیادہ تر حصہ وہ امتحانات کے بعد بھلا دیتے ہیں۔ اگر تدریسی عمل میں طلباء کو محض ایک غیر فعال انداز سے دیکھنے یا سننے میں مشغول کر دیا جائے تو یہ تدریسی عمل میں محض ایک خانہ پری ہوگی اور طلباء کبھی بھی اس قابل نہیں ہو سکیں گے کہ از خود اپنی علمی عمارت کی تعمیر کر سکیں۔ جب وہ ایک دوسرے سے متصادم معلومات حاصل کرتے ہیں تو ان کے تجزیے میں ناکام رہتے ہیں۔

مکالمے، مباحثے اور گفتگو کو لازمی طور پر تدریسی عمل کی بنیاد ہونا چاہیے۔ تدریس کا حقیقی عمل صرف تنقیدی گفتگو کے ذریعے ہی سرانجام پاتا ہے۔ اگر آپ اپنے ذہن میں کسی نظریے کی وضاحت کی قابلیت نہیں رکھتے اور عقلی لحاظ سے اس کی جانچ پرکھ سے قاصر رہتے ہیں تو آپ کا ذہن ہمیشہ کسی دوسرے کا غلام رہے گا یا خود آپ کے تبدیل ہوتے ہوئے خیالات کا غلام ہوگا۔

ایک اہم تدریسی تجربہ (An Important Educational Experience)

ڈسکشن اور بحث و مباحثہ طلباء میں یہ صلاحیت پیدا کرتا ہے کہ وہ از خود فعال اور آزادانہ انداز سے سوچ سکیں اور اظہار خیال کر سکیں۔ مباحثے پر با آسانی کنٹرول نہیں کیا جا سکتا اور ان کا طریقہ کار تیزی سے سوچنے کا تقاضا کرتا ہے۔ طلباء کو فکری ارتقاء کی مہارتیں سکھانے کے لئے کمرہ جماعت سب سے اہم جگہیں ہوتی ہیں۔ کمرہ جماعت میں مباحثے کو ایک تعلیمی تکنیک کے طور پر استعمال کر کے طلباء کو بہترین انداز سے کسی مسئلے سے آگاہ کیا جا سکتا ہے اور انھیں یہ سکھایا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح بحیثیت ایک شہری کے ان مسائل سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں۔ بحث و مباحثہ نہ صرف طلباء کو مواد کی وضاحت فراہم کرتا ہے بلکہ اس مواد کے عملی اطلاق سے بھی آگاہ کرتا ہے اور طلباء سے معلومات اکٹھی کرنے اور انھیں ترتیب دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ مباحثے میں حصہ لینے والے طلباء کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی مسئلے کے مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات حاصل کریں اور ان کی وضاحت کریں۔ مباحثے میں حصہ لینے والے طلباء یہ سیکھتے ہیں کہ انھیں کس طرح معلومات اکٹھی کرنا ہیں اور کس طرح ان معلومات کو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرنا ہے۔ مباحثے کے عمل میں تحریک، بہاؤ اور تغیر پایا جاتا ہے۔ ہر دن نئے خیالات اور نئے نظریات سامنے آتے ہیں۔ مباحثے کا ہر رکن کچھ ایسے دلائل پیش کرتا ہے جو متوقع ہوتے ہیں اور کچھ

ایسے جو غیر متوقع ہوتے ہیں۔ مباحثہ طلباء کو یہ سکھاتا ہے کہ انھیں کس طرح اپنی ٹیم کے ارکان یا ساتھی طلباء کیساتھ مل کر کام کرتے ہوئے نظریات کی دوڑ میں دوسروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ مباحثہ طلباء کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ انھیں کس طرح باہمی تعاون کرتے ہوئے مقابلہ کرنا ہے۔ طلباء کو لازمی طور پر اپنے ساتھی طلباء کے پیش کیے گئے نظریات اور دلائل کا تنقیدی جائزہ لینا چاہیے جو مزید مباحثوں کی تیاری کے سلسلے میں ان کے لئے معاون ثابت ہو۔

مباحثے کا عمل اپنی نوعیت کے اعتبار سے کئی کاروائیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

1. کوئی مسئلہ بیان کریں۔ بلاشبہ کوئی مضمون بھی یہ کام سرانجام دے سکتا ہے۔
2. تنقید کے ذریعے دوسروں کے دلائل سے اختلاف کریں۔ سکولوں میں یہ طریقہ کار نایاب ہے۔
3. مباحثے میں مخالفین کی تنقید پر اپنے دلائل کا دفاع کریں۔
4. [illegible] گئے مسئلے کا تمام پہلوؤں سے متعلق ایک نقطہ نظر واضح کریں۔ گفتگو یہ تقاضا کرتی ہے کہ [illegible] مسئلے کے کسی ممکنہ حل کو سامعین کے سامنے پیش کیا جائے جو ہماری آج کی سیاست اور تعلیمی نظام میں مفقود ہے۔

مباحثے کا عمل افراد، [illegible] اور بین الاقوامی برادریوں کو ایک فکر انگیز اور دیرپا تدریس فراہم کرتا ہے۔ ایک مرتبہ مباحثے میں [illegible] کرنے کے بعد طلباء یہ سیکھ جاتے ہیں کہ انھیں اپنے سیاسی نمائندوں کے بیانات کی کس طرح جانچ پرکھ کرنی ہے اور کس طرح از خود اہم مسائل کا جائزہ لینا ہے۔ آج جو مسائل ہمیں نگلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں مباحثہ ان کے خلاف ایک طاقتور مزاحمت ثابت ہو سکتا ہے اگر مباحثے کے شرکاء کو یہ سکھایا جائے کہ انھیں کس طرح احتیاط کے ساتھ مسئلے کے اصل اسباب تک رسائی حاصل کرنی ہے، کس طرح متصادم مسائل کو ایک معتدل انداز سے حل کرنا ہے اور انھیں آگاہ کیا جائے کہ ماہرین کس طرح حالات و واقعات کو اپنے مفادات کے تحت بیان کرتے ہیں۔ سب سے اہم یہ کہ مباحثہ سوالات کرنے کا ایک تنقیدی طریقہ کار سکھاتا ہے اور ہر ایک کو نئے خیالات و نظریات سے مستفید کرتا ہے۔ مباحثہ طلباء کو یہ حوصلہ افزائی فراہم کرتا ہے کہ وہ صرف مواد کو زیر بحث نہ لائیں بلکہ مسئلے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کے بنیادی فریم ورک کو واضح کریں اور یہ تجویز کریں کہ اسے کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟ مباحثہ طلباء کو تیزی کیساتھ نظریات کو سمجھنا اور ان پر کوئی نقطہ نظر قائم کرنا سکھاتا ہے اور اس طرح ان میں ذہنی طور پر باخبر رہنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ مباحثہ حصہ لینے والے طلباء سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ دوسرے نظریے کو سنیں اور اس پر اپنا نقطہ نظر قائم کریں اور پھر فوری طور پر اپنا جواب پیش کریں۔ مباحثے کے دوران پیدا ہونیوالا ذہنی دباؤ بہترین تدریسی نتائج سامنے لاتا ہے اور مباحثے میں بے ساختگی پیدا کرتا ہے۔

مباحثے کے فوائد (The Benefits of Debate)

مباحثے کے دوران سیکھی گئی انفرادی مہارتیں معاشرتی سطح پر بھی بہترین اثرات مرتب کرتی ہیں۔ بحث و مباحثہ نئی جمہوریتوں کو تقویت پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور ایک ایسا فورم مہیا کرتا ہے جہاں ان مسائل پر کھل کر اظہار خیال کیا جا سکے اور آمریت اور نسلی تشدد سے پیدا ہونیوالے منفی اثرات کو کم کیا جا سکے۔ نئی جمہوریت میں شہری اس قسم کے بحث و مباحثے میں مصروف ہوتے ہیں جس سے ان میں یہ فہم پیدا ہوتا ہے کہ جمہوریت کیسے کام کرتی ہے؟ اس کے علاوہ بحث و مباحثہ برداشت، بناء تشدد کے مسائل حل کرنے اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔ بحث و مباحثہ بین الاقوامی حالات و واقعات سے متعلق سمجھ بوجھ حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ایک دوسرے سے تعاون اور آزادانہ اظہار خیال کی فضا قائم کرتا ہے۔ مقابلے پر مبنی بحث و مباحثے کا مرکزی نقطہ متنازعہ اور اہم مسائل کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا ہوتا ہے جس کے لئے ایک دوسرے کی رائے پر دلائل دینے اور عزت و احترام کیساتھ گفتگو کرنے کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ طلباء اس تنقیدی سرگرمی کے لئے جس جوش و خروش سے تیاری کرتے ہیں وہ متاثر کن ہوتا ہے۔ وہ بحث و مباحثے کے موضوع پر تحقیق کرنے، حقائق جمع کرنے اور مقابلے کی مشق کرنے کے لئے بہت سا وقت صرف کرتے ہیں۔ اس تمام محنت و مشقت سے وہ بے شمار فوائد حاصل کرتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1. مباحثے میں شرکت نئی سوچ اور مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے اور نظریات اور الفاظ کے درمیان تعلق قائم کرنے میں طلباء کی مدد کرتی ہے جس میں مہارت زیادہ بامقصد

تصورات سامنے لاتی ہے۔

2. مباحثہ طلباء کو سکھاتا ہے کہ انھیں کس طرح وسیع اور پیچیدہ معلومات کی ترتیب و تنظیم کرنی ہے، کس طرح اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرنا ہے اور کس طرح اپنی معلومات کو عملی طور پر استعمال کرنا ہے۔

3. ایک اچھی اور مثبت سوچ سے آگاہی حاصل کرنا طلباء کی زندگی کے ہر پہلو پر دوررس اثرات مرتب کرتی ہے۔ تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ بحث و مباحثے کے نتیجے میں طلباء کی فکری و علمی صلاحیتوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ بحث و مباحثے میں حصہ لینے والے طلباء کی زبانی اور تحریری رابطے کی مہارتیں دیگر طلباء سے کہیں بہتر ہوتی ہیں اور ان کی مطالعہ کرنے کی فہم و فراست بھی بہتر ہوتی ہے۔

4. طلباء [illegible] تصورات اور نامانوس زبانوں کو سمجھنے اور انھیں استعمال کرنے لگتے ہیں اور معلومات کے وسیع ذخائر تک رسائی حاصل کرتے ہیں جیسا کہ کالج لیول کا فلسفہ، تاریخ، عوامی پالیسیاں اور حالیہ واقعات وغیرہ۔

5. بحث و مباحثے میں حصہ لینے والے طلباء از خود اپنی علمی سمت کا تعین کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ انھیں اپنے تدریسی تجربات پر دسترس حاصل ہونے لگتی ہے اور وہ تمام زندگی سیکھنے کے اس عمل کو جاری رکھتے ہیں۔

6. مقابلے پر مبنی بحث و مباحثہ اعلیٰ علمی صلاحیت [illegible] پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

7. ذہنی و جذباتی پختگی اس کا ایک منفرد نتیجہ ہے۔ بحث و مباحثہ طلباء سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ ذہنی پختگی پر مبنی اور پیشہ ورانہ ماحول میں سنجیدگی کے ساتھ اپنے مباحثے کے موضوع پر توجہ دیں۔ دیگر طلباء کی نسبت مباحثے میں حصہ لینے والے طلباء کسی مشکل کی صورت میں زیادہ پختگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کی اپنے ساتھی طلباء اور دیگر افراد کے ساتھ تعلقات بنانے کی صلاحیت بھی بہتر ہوتی ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

8. مباحثہ طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ دوسرے افراد کس طرح سوچتے ہیں۔ اس سے ان میں دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنے اور متنازعہ مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

9. مباحثہ کمزور طلباء کو موثر تعلیم فراہم کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہے۔

10. مباحثے کا حتمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ طلباء کو خود اعتماد اور قابل افراد بناتا ہے۔

تحقیقات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مباحثوں میں شرکت کرنیوالے طلباء میں اعلیٰ معیار کے معاشرتی طور طریقے اپنانے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ مباحثوں میں شرکت کرنیوالے طلباء یہ محسوس کرتے ہیں کہ مقابلوں پر مبنی یہ بحث و مباحثے ان کے سکول کیریئر کا سب سے مفید پہلو تھے۔ اگر اساتذہ سے پوچھا جائے کہ کلاس روم ڈسکشن کے دوران ان کا بنیادی مقصد کیا ہوتا ہے تو اکثریت کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ان کا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلباء کسی دیئے گئے موضوع پر بولیں اور تب تک بولتے رہیں جب تک زیرِ بحث موضوع کے تمام پہلو واضح نہ ہو جائیں۔ کمرہ جماعت میں اس طرح کی حکمتِ عملیاں اکتاہٹ کا شکار، پریشان اور کمزور طلباء کی تدریس کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ایک حقیقی طور پر کامیاب کلاس روم ڈسکشن وہ ہوتی ہے جس میں مخصوص تدریسی مقاصد کو مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ ہر تدریسی مقصد کلاس روم ڈسکشن کی رہنمائی کے لئے مختلف حکمتِ عملیاں تجویز کرتا ہے جن کی جانچ پڑتال استاد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ایک تدریسی حکمتِ عملی کے طور پر کمرہ جماعت کے اندر منعقد کیے جانیوالے مباحثے طلباء کو تدریسی مواد پر مہارت حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں اور ان کے اندر تنقیدی سوچ اور زبانی رابطے کی مہارتیں پیدا کرتے ہیں۔ تاہم ایک تدریسی حکمتِ عملی کے طور پر مباحثے کے حق میں بہت کچھ ہونے کے باوجود کچھ مخالف آراء بھی پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کے خیال میں بحث و مباحثہ متضاد نظریات کے حوالے سے متعصب فضا قائم کرتا ہے، یہ طلباء کے مابین تصادم کا ماحول پیدا کرتا ہے جس سے کچھ طلباء پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ طلباء کے موجودہ عقائد پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ ان تنقیدی آراء کے تدارک کے پیشِ نظر مباحثے کے کئی فارمیٹ متعارف کرائے گئے ہیں جیسا کہ میٹنگ ہاؤس، فِش باؤل، تھنک پیئر

شیئر اور رول پلے وغیرہ۔ کمرہ جماعت میں منعقد کیے جانیوالے بحث و مباحثے کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں بھی کئی مسائل پیش آتے ہیں جیسا کہ آیا طلباء کی کارکردگی کا انفرادی لحاظ سے جائزہ لیا جائے گا یا ایک ٹیم کے لحاظ سے؟ طلباء کی کارکردگی کا تعین کرنے کے لئے مباحثے کے کن پہلوؤں کو مدِنظر رکھا جائے گا؟ اور یہ کہ مباحثے کی جانچ پڑتال استاد کرے گا یا جماعت کے دیگر طلباء؟

☆☆☆☆☆

سوال 6- کلاس روم میں ایک مؤثر یا گفتگو کی منصوبہ بندی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ڈائیلاگ کی منصوبہ بندی (Planning the Dialogue)

1- ڈسکشن کے لئے مقاصد کا تعین کریں: (Establish Goals for the Students)

i. اس جانچ پڑتال کی بنیاد پر مقاصد کا تعین کریں کہ طلباء کون سے تدریسی مواد کے بارے میں پہلے سے آگاہی رکھتے ہیں اور کون سے موضوعات پر انھیں مزید تحقیق کی ضرورت ہے؟

ii. بحث و مباحثے سے طلباء کو کیا سیکھنا چاہیے؟

iii. کیا انھیں نئے سیکھے جانیوالے تصورات کے عملی اطلاق کی ضرورت ہے؟ کیا انھیں یہ سیکھنا چاہیے کہ دلائل کا تنقیدی تجزیہ کیسے کرتے ہیں؟ کیا انھیں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سننے کی ضرورت ہے؟

2- طلباء سے واضح توقعات پر تبادلہ خیال کریں:

(Communicate Clear Expectations to Students)

i. ڈسکشن کے آغاز سے قبل طلباء کو کچھ سوالاتی پرچے دیں تاکہ وہ سوچ سمجھ کر ان تحریری سوالات کا جواب دے سکیں۔

ii. طلباء کو آگاہ کریں کہ ان سے مباحثے کے نتیجے میں کیا نتائج اخذ کرنے کی توقع کی جا رہی ہے؟

iii. جماعت کی ضرورت کے مطابق طلباء سے انفرادی طور پر یا گروپوں کی صورت میں تبادلہ خیال کریں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 40 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

-3 گفتگو کے دوران اہم نقاط کی وضاحت کریں اور انھیں اختصار سے بیان کریں:

(Clarify and Summarize Key Points During the Discussion)

i. ڈسکشن کو درست سمت میں رکھنے کے لئے کچھ اساتذہ نوٹس تیار کرتے ہیں اور انھیں طلباء کو فراہم کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ گفتگو کی سمت درست رکھنے کے لئے مداخلت بھی کرتے ہیں۔

ii. کچھ اساتذہ گفتگو کے اختتام پر اپنی رائے پیش کرنے کے لئے بھی کافی وقت صرف کرتے ہیں۔

iii. گفتگو کے اختتام پر اہم نقاط کو نمایاں کرنے کے لئے ایک خلاصہ تیار کیا جانا چاہیے۔

-4 سوالاتی حکمتِ عملی تیار کرنا (Developing a Questioning Strategy)

اگر پہلے ہی سے ان سوالات کا تعین کر لیا جائے جن کا دورانِ گفتگو احاطہ کرنا مقصود ہے تو کلاس روم ڈسکشن کو درست سمت میں رکھا جا سکتا ہے اور طلباء کے لئے مطلوبہ تدریسی مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سوالات کی تیاری کے لئے تین مراحل پر مشتمل حکمتِ عملی اپنائی جا سکتی ہے۔

i. یاد دہانی اور علمی جانچ پڑتال پر مبنی سوالات کریں تاکہ طلباء کی بنیادی معلومات کا جائزہ لیا جا سکے۔

ii. طلباء سے ایسے سوالات کریں جن میں ان سے معلومات کے دو حصوں کے مابین تعلق قائم کرنے اور ایک عمومی تصور تشکیل دینے کا تقاضا کیا گیا ہو۔

iii. ایسے سوالات کریں جو طلباء سے نئی سیکھی جانیوالی معلومات کے عملی اطلاق کا تقاضا کریں۔

-5 گروپ کے افعال کی ترتیب و تنظیم کرنا:

(Choreographing Group Dynamics)

i. اگرچہ گفتگو یا مباحثے کا انحصار طلباء کی ایک دوسرے سے تبادلہ خیال پر آمادگی سے ہوتا ہے۔ تاہم یہ نہایت اہم ہے کہ کمرہ جماعت میں باہمی رابطے کا ایک ماحول قائم کیا جائے جس میں طلباء اظہارِ رائے کی آزادی اور تحفظ محسوس کریں۔

ii. ابتداء میں ہی طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ناموں سے واقف ہوں اور ایک دوسرے کی آراء پر اپنا ردِعمل ظاہر کریں۔

iii. سوال و جواب کا سیشن ایک ڈائیلاگ ہوتا ہے۔ ڈسکشن ایک بردارانہ سرگرمی ہوتی ہے۔ کسی شے کی وجوہات سے متعلق سوال کرنے سے طلباء یہ محسوس کرتے ہیں کہ استاد ایک متوقع جواب چاہتا ہے اور وہ اس کے مطابق ہی جواب دیتے ہیں۔

iv. کسی طالب علم سے ایک سوال کرنا اور اس کا جواب حاصل کرنا، اس کے بعد دوسرے طالب علم سے دوسرا سوال کرنا اور اس کا جواب حاصل کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک میدان میں کھیلنا۔ اس کھیل کود والی بال کے کھیل میں تبدیل کیجئے جس میں ایک ہی وقت میں زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو اپنی کارکردگی دکھانے کا موقع ملتا ہے۔

(Involving the Whole Class) تمام جماعت کو شامل کرنا

i. کسی ایک طالب علم سے سوال کرنے کی بجائے جماعت کے تمام طلباء سے سوالات کریں اور ان کے جواب کا انتظار کریں۔ سوال کو دہرانے یا اسے تبدیل کرنے سے قبل کم از کم تیس سیکنڈ تک انتظار کریں۔ اس سے طلباء کو جواب کے متعلق سوچنے کا موقع ملتا ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ معلم کو جلدی جلدی سوالات کرنے کی بجائے درحقیقت ان کی علمی قابلیت میں اضافے سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

ii. کچھ اساتذہ مجموعی طور پر جماعت سے گفتگو کرنے سے قبل طلباء کو سوال کا جواب تحریر کرنے کے لئے کچھ وقت دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب گفتگو شروع ہوتی ہے تو ہر طالب علم کے پاس پیش کرنے کے لئے کم از کم ایک پوائنٹ موجود ہوتا ہے اور وہ خود کو جواب دینے کے لئے تیار محسوس کرتا ہے۔

iii. بعض اوقات کسی تدریسی بحث کی قیادت کے لئے جماعت کے سامنے کھڑے ہونے کے نتیجے میں جماعت کے اندر اڈائیلاگ کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے اس سے گفتگو کے دوران استاد کا کردار زیادہ مضبوط نہیں رہتا اور طلبا جواب تلاش کرنے کے لئے ایک دوسرے کی رائے جاننے کی کوشش کرتے ہیں نہ کہ استاد سے مدد طلب کرنے کی۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iv. اگر یہ ضروری ہو کہ کوئی شخص کمرہ جماعت میں سامنے کی جانب کھڑا ہو اور ڈسکشن کے اہم نقاط کو ریکارڈ کرے تو یہ کام کسی طالب علم کے سپرد کریں۔ متبادل کیطور پر استاد خود گروپ میں بیٹھ سکتا ہے اور نوٹس بنا سکتا ہے جنھیں گفتگو کے اختتام پر گفتگو کا خلاصہ کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

v. اگر جماعت میں طلباء کی تعداد زیادہ ہو تو انھیں چھوٹے گروپوں میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کی ایک ہی یا مختلف مسئلے یا سوالات پر گفتگو کرے۔ طلباء کی رہنمائی کرنے اور بوقتِ ضرورت ان کے سوالات کا جواب دینے کے لئے گروپوں کا دورہ کرتے رہیں یا اگر ضرورت محسوس ہو تو جانبدار رہیں۔ جماعت کے پیریڈ کے اختتام پر تمام جماعت کو دوبارہ اکٹھا کریں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 7- کمرہ جماعت کے اندر بحث مباحثے کی اہم تکنیکیں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: کمرہ جماعت کے اندر منعقد کیے جانیوالے مباحثے کی تکنیکیں:

(Types of In-classroom Debating Techniques)

کمرہ جماعت میں کیے جانیوالے بحث و مباحثے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں بیان کی گئی کمرہ جماعت میں منعقد کیے جانیوالے مباحثے کی چند تکنیکیں نصابی مواد سے متعلق طلباء کی سمجھ بوجھ میں اضافے کے مزید مواقع فراہم کرتی ہیں اور نصابی مواد میں ان کی دلچسپی پیدا کرتی ہیں۔

1- چار کونی مباحثہ (The Four Corner Debate)

یہ مباحثہ کسی سوال یا بیان سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد طلباء کو انفرادی طور پر مسئلے یا سوال پر غور و فکر کا وقت دیا جاتا ہے۔ کمرہ جماعت کے چاروں کونے اس طرح لیبل کر دیئے جاتے ہیں "پوری طرح متفق"، "متفق"، "نا متفق" اور "پوری طرح مخالف"۔ سوال یا مسئلے پر غور و فکر کے بعد ہر طالب علم اپنے جواب کے لحاظ سے کمرہ جماعت کے کسی کونے کی جانب چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد چاروں

کونوں میں موجود گروپ اپنے اپنے مضبوط دلائل پیش کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ ایک مخصوص وقت تک گروپ ڈسکشن کے بعد ہر گروپ دوسرے گروپ کے مقابلے میں اپنے مضبوط ترین دلائل پیش کرتا ہے۔ یہ عمل پریزنٹیشن کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے یا ایک مباحثے کی صورت میں بھی۔ مباحثے کے بعد اپنی رائے میں تبدیلی کی صورت میں طلباء کو اپنے گروپ تبدیل کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اس طریقہ کار سے کسی مسئلے پر متصادم آراء کو براہ راست شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی مسئلے پر دو سے زائد مختلف آراء بھی ہو سکتی ہیں۔

2- رول پلے مباحثہ (Role-play debate)

مباحثے کے اس ماڈل میں طلباء کسی مسئلے سے متعلق مختلف کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر قومی تحفظِ صحت کے مسئلے پر طلباء کو مختلف کردار تفویض کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر، مریض، ایک دولت مند شخص، ایک غریب شخص، وکیل، جج، انشورنس کمپنی کا نمائندہ، صدر اور اسی طرح کے دیگر کردار۔ اس طرح کے مباحثے کے کسی مسئلے پر مختلف افراد کے نقطہ ہائے نظر سامنے آتے ہیں۔ اس طرح طلباء کسی مسئلے کی وسعت اور پیچیدگی کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے ہیں۔

3- فش باؤل مباحثہ (Fishbowl debate)

اس مباحثے کی کئی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک دائرے میں مختلف ٹیموں کے لئے کرسیاں رکھ دی جاتی ہیں۔ حاضرین کا کردار ادا کرنیوالے طلباء کے لئے بھی کرسیاں ترتیب دی جا سکتی ہیں۔ فش باؤل سے باہر کے افراد کی شرکت کا موقع دینے کے لئے ایک خالی کرسی بھی رکھ دی جاتی ہے۔ اس کرسی پر باہر کا کوئی بھی شخص آ کر بیٹھ سکتا ہے اور کوئی سوال کرنے یا دلیل دینے کے لئے فش باؤل کا حصہ بن سکتا ہے۔

4- تھنک پیئر شیئر مباحثہ (Think-pair Share debate)

یہ طریقہ کار طلباء سے انفرادی طور پر سوچنے اور نوٹس بنانے کا تقاضا کرتا ہے۔ انفرادی طور پر سوچ بچار کرنے کے بعد طلباء کے جوڑے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد جوڑے اپنے نوٹس کا تبادلہ کرتے ہیں اور مسئلے کے دونوں پہلوؤں پر دلائل کی فہرست تیار کرتے ہیں۔ یہ کاروائی مکمل کرنے کے بعد اس

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 42 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جوڑے کی کسی دوسرے جوڑے سے گروپ بندی کر دی جاتی ہے۔ اب چار افراد پر مشتمل گروپ مسئلے پر گفتگو کرتا ہے اور اپنے بہترین دلائل کی ایک فہرست تیار کرتا ہے۔ آخر میں ہر گروپ جماعت کے سامنے اپنے دلائل پیش کرتا ہے۔

5- میٹنگ ہاؤس ڈیبیٹ اور پرابلم سولونگ ڈیبیٹ:

(Meeting-house debate and Problem-solving debate)

مباحثے کی یہ اقسام لنکن ڈوگلس (Lincon-Douglas) کے مباحثی ماڈل کی ہی تبدیل شدہ صورتیں ہیں۔ میٹنگ ہاؤس میں ہر ٹیم کوئی دلیل پیش کرتی ہے۔ اس کے بعد جماعت کو یہ موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی ٹیم سے سوال کر سکتی ہے۔ استاد ثالث کا کردار ادا کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر ٹیم کو دلائل دینے کے لئے ایک جیسا وقت ملے۔ مباحثے پر محض چند طلباء کے بنے کے تدارک کے لئے اور جماعت کے تمام طلباء کی شمولیت کو ممکن بنانے کے لئے استاد ہر طالب علم کو ایک کارڈ فراہم کرتا ہے۔ ہر طالب علم سوال کرنے کے بعد اپنا کارڈ واپس کر دیتا ہے۔ کارڈ واپس کرنے کے بعد اس طالب علم کے پاس سوال کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔ اگر ہر طالب علم کو تین کارڈ دیئے جائیں تو ایک کارڈ استعمال کر لینے کے بعد کوئی طالب علم تب دوسرا کارڈ استعمال کر سکتا ہے جب ہر طالب علم اپنا ایک ایک کارڈ استعمال کر چکا ہو۔

6- پرابلم سولونگ مباحثہ (Problem-solving debate)

اس میں عام طور پر آٹھ طلباء شریک ہوتے ہیں۔ ہر ٹیم میں چار طلباء ہوتے ہیں۔ ہر ٹیم کا ایک طالب علم دلیل پیش کرتا ہے۔ بقیہ دوسرا طالب علم اس دلیل کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لئے دلائل دیتا ہے۔ تیسرا طالب علم دلائل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مسئلے کے حل کی منصوبہ بندی پیش کرتا ہے۔ ہر ٹیم کے باقی دو طلباء مباحثے کا مختصر خلاصہ پیش کرتے ہیں اور اپنی ٹیم کے نقطہ نظر پر حتمی دلائل دیتے ہیں۔

مباحثے سے متعلق دیگر تدریسی سرگرمیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں جیسا کہ کسی کھلی جگہ پر فورم میٹنگ، کوئی مشترکہ کام وغیرہ۔ کسی گفتگو یا مباحثے کا بنیادی نقطہ طلباء کو یہ موقع فراہم کرنا ہوتا ہے کہ وہ نفسِ

مضمون کا بنیادی علم حاصل کرنے تک محدود نہ رہیں بلکہ اس پر غور و فکر کرتے ہوئے اپنے اندر اعلیٰ درجے کی تنقیدی مہارتیں پیدا کریں۔ اہم بات یہ ہے کہ طلباء جو علم حاصل کر رہے ہیں اس کا تجزیہ کریں، اس سے نئے نتائج اخذ کریں اور اس کا تنقیدی جائزہ لیں۔ طلباء بہترین دلائل پر غور و فکر کرتے ہوئے یہ سیکھتے ہیں کہ انھیں اپنے نصابی مواد کا کس طرح عملی اطلاق کرنا ہے۔ یہ علم طلباء میں زبانی رابطے کی مہارتیں پیدا کرتا ہے اور ان کی صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 8- کمرہ جماعت میں سوال و جواب کی تکنیکوں کے مؤثر استعمال کی ضرورت و اہمیت اور رہنما اصول بیان کریں۔ نیز سوال و جواب کی مختلف تکنیکوں کے بارے میں تفصیل سے تحریر کریں۔

جواب: تنقیدی سوال و جواب کے فورم: (Critical Question-Answer Forums)

کمرہ جماعت میں سوال و جواب کی تکنیک پر لکھے گئے مضامین میں اکثر سقراط کی سوال و جواب کی تکنیکوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ محققین اور مصنف یہ واضح کرتے ہیں کہ تدریسی حکمتِ عملی کی مانند سوالاتی تکنیکوں کی تاریخ بھی بہت قدیم اور پرانی ہے۔ اصل میں سقراط کا سوال و جواب کا طریقہ کار ناقابلِ تردید حد تک تدریس کی ایک موثر ترین حکمتِ عملی ہے جس کے ذریعے مفروضات کو چیلنج کیا جا سکتا ہے، متصادم آراء کی وضاحت کی جا سکتی ہے اور علم کی نئی شاخوں تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اپنی قدیم تاریخ اور واضح موثریت کے علاوہ زمانہ حاضر میں اپنے وسیع استعمال کی وجہ سے سوالاتی تکنیک محققین اور پیشہ ور افراد کے لئے بہت زیادہ دلچسپی کا باعث ہے۔ تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ لیکچر کے بعد سوالاتی تکنیک دوسری مقبول ترین تدریسی حکمتِ عملی ہے اور اساتذہ عام طور پر تدریسی دورانیے کا پینتیس سے پچاس فیصد حصہ سوال و جواب میں صرف کرتے ہیں۔

کوئی بھی ایسا بیان سوال کہلا سکتا ہے جس میں طلباء سے کچھ پوچھا گیا ہو۔ کمرہ جماعت میں کیے جانیوالے سوالات کو تدریسی اشاروں یا تدریسی محرکات کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جو طلباء کو پڑھائے جانیوالے مواد کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرتے ہیں اور طلباء کو یہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ وہ کیا کر

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 43 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

رہے ہیں اور انھیں کیا کرنا چاہیے؟

موجودہ نقطہ نظر کمرہ جماعت میں استاد کے سوالاتی رویوں اور ان سے طلباء کو حاصل ہونیوالے متنوع فوائد کے مابین تعلق کا احاطہ کرتا ہے نیز اس میں طلباء کی تدریسی کامیابیوں کے تناسب، طلباء میں تعلیم کو ترک کرنے کے رجحان اور تعلیمی عمل میں طلباء کی دلچسپی اور شمولیت کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

سوالاتی تکنیکیں بہت سے تدریسی پہلوؤں پر تنقیدی نظر ڈالنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ استاد کمرہ جماعت میں کیسا تدریسی ماحول تشکیل دیتا ہے، کس طرح نصابی مواد کی ترتیب و تنظیم کرتا ہے اور یہ کہ طلباء کمرہ جماعت میں فراہم کی جانیوالی معلومات کو کس حد تک ذہن نشیں کرتے ہیں اور ان کا عملی استعمال کرتے ہیں؟ سوالاتی تکنیکیں حیران کن حد تک تدریس کا موثر ترین ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

بہت سی تحقیقات سے یہ بھی واضح ہوا ہے کہ زیادہ تر اساتذہ غلط اور غیر موثر سوالات کرتے ہیں۔ کسی بھی مضمون کے مواد کی مکمل چھان بین کے لئے سوالاتی مہارتوں کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کی چھان بین میں:

1. کوئی فرد چھان بین کی وجہ یا وجوہات کی نشاندہی کے لئے سوال کرتا ہے۔
2. سوال معلومات حاصل کرنے کیلئے کیے جاتے ہیں یا ان کے ذریعے کسی مسئلے یا موضوع کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔
3. سوالات کے ذریعے چھان بین سے حاصل ہونیوالے نتائج کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

تاہم کسی چھان بین میں سوالات کے ذریعے طلباء کو مدد فراہم کرنا سکولوں میں استعمال ہونیوالی کوئی نئی حکمتِ عملی نہیں ہے۔ ماضی میں اساتذہ یہ جاننے کے لئے سوالات کرتے تھے کہ آیا طلباء تدریسی مواد کو سمجھ رہے ہیں یا نہیں یا کہ وہ کمرہ جماعت میں متوجہ ہیں یا نہیں؟ اب سوالات دو پہلوؤں پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان کا مقصد نہ صرف تدریسی تصورات کو واضح کرنا ہوتا ہے بلکہ ان کے ذریعے تدریسی مواد کا

تنقیدی جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

محض مواد کی تدریس پر زور دینے کی بجائے تدریس کے طریقہ ہائے کار سے آگاہی افراد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے اردگرد کی دنیا اور اپنی زندگیوں میں ان عملی صلاحیتوں کا استعمال کر سکیں۔ اگر سکول کے اندر طلباء اپنی زندگیوں اور اپنے اردگرد کے دیگر افراد کی زندگیوں کا تجزیہ کرنا سیکھیں گے تو وہ سکول سے باہر روزمرہ زندگی میں بھی حقائق کو موثر انداز سے سمجھ سکیں گے۔ آج کے دور میں تعلیم کا مقصد ایک باشعور مخلوق پیدا کرنا ہے۔ ایک باشعور مخلوق وہ نہیں ہوتی جسکا حافظہ بہت اچھا ہو۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ حاصل ہونیوالی معلومات پر اپنا ردِعمل ظاہر کرنا جانتی ہو، اسے غور و فکر کے قابل ہونا چاہیے اور مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے سرگرم ہونا چاہیے۔

سوالات کا تدریسی عمل میں مرکزی کردار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اساتذہ کو سوالات کی محتاط انداز سے منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سوالات کو ایک مکالمے کی صورت میں لکھا جائے۔ اس سے تدریس کے ایک تخلیقی عمل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تاہم ہمیں وقت سے پہلے تمام ممکنہ سوالات کا ایک خاکہ ضرور تیار کر لینا چاہیے جس سے طلباء کی مزید چھان بین کے سلسلے میں رہنمائی کی جا سکے اور کسی قدر گہری سمجھ بوجھ حاصل کرنے پر زور دیا جائے۔ اگر اساتذہ اور طلباء سوالات کا موثر استعمال کریں تو انھیں معلوم ہوگا کہ سوالاتی تکنیک ایک نہایت مفید تدریسی آلہ ہے۔ یہ ایک ایسی حکمتِ عملی ہے جس کے ذریعے سوچ پر ارادی مخصوص ترتیب استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ تدریسی مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ایسے عملی ماحول کی تخلیق صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب تدریسی عمل میں طلباء کو مرکزی کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے۔

عمومی رہنما خطوط (General Guidelines)

سب سے پہلے آپ کو سوالات کے مقصد کی مکمل وضاحت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان مقاصد کا تعین عام طور پر کمرہ جماعت میں پڑھائے جانیوالے تدریسی مواد کے تناظر میں کیا جاتا ہے۔

مقصد (Purpose)

کمرہ جماعت میں سوالات کرنے کے بہت سے مقاصد ہو سکتے ہیں جن میں سے چند ذیل میں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

بیان کیے گئے ہیں۔

i. تدریسی مواد میں طلباء کی دلچسپی پیدا کرنا اور طلباء کے اندر پڑھائے جانیوالے اسباق میں سرگرم شمولیت کی تحریک پیدا کرنا۔

ii. طلباء کی تیاری کا جائزہ لینا اور یہ جاننا کہ آیا طلباء نے اپنا کام مکمل کیا ہے یا نہیں؟

iii. طلباء میں تنقیدی سوچ اور تحقیقی رویے پیدا کرنا۔

iv. سابقہ معلومات پر نظر ثانی کرنا اور ان میں ربط قائم کرنا۔

v. حقائق اور تصورات کے مابین نئی نسبتیں قائم کرتے ہوئے طلباء کی فہم و بصیرت میں اضافہ کرنا۔

vi. تدریسی اہداف و مقاصد کے حصول میں کامیابی کی جانچ پڑتال کرنا۔

vii. طلباء کو یہ تحریک فراہم کرنا کہ وہ از خود حصولِ علم کی جستجو پیدا کریں۔

اصول (Principles)

اگرچہ یہ ضروری ہے کہ اساتذہ ایسے سوالات کریں جن سے تدریسی مقاصد کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔ تاہم ایک بہترین سوالاتی تکنیک وہ ہوتی ہے جس میں محض سوالات کرنے کی بجائے مفید سوالات کیے جائیں۔ رچرڈ ایل لیفلن (Richard L. Loughlin) کے پیش کردہ سوالاتی اصول ان اساتذہ کو نہایت عمدہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں جو سوالاتی تکنیکوں کا مفید استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

i. کسی سوال کے اجزاء کو تمام جماعت میں تقسیم کریں تاکہ تمام طلباء کو شریک کیا جا سکے۔

ii. ایسے متوازن سوالات تیار کریں جو حقائق پر مبنی اور تفکر انگیز ہوں۔

iii. آسان اور مشکل دونوں طرح کے سوالات کریں اور طلباء کے بھی آسان اور مشکل دونوں طرح کے سوالات کو زیرِ بحث لائیں۔ اس سے کمزور طلباء سوالات کے عمل میں شریک ہو سکیں گے اور ذہین طلباء کے نقطہ نظر میں مزید وسعت پیدا ہوگی۔

iv. تفصیلی جوابات کی حوصلہ افزائی کریں۔

v. طلباء سے کسی سوال کے ذیلی سوالات کرتے ہوئے ان کی تنقیدی سوچ کو متحرک کریں۔ جیسا کہ کس حد تک؟ اور کیسے؟، کن حالات میں؟ اور کیوں؟

vi. اس قسم کے سوالات سے گریز کریں جیسا کہ ''کیا آپ میں سے کوئی جانتا ہے؟'' یا ''آپ میں سے کون ہمیں یہ بتا سکتا ہے؟''

vii. طلباء کو سوچنے کا وقت دیں۔ تب تک انتظار کریں جب تک پانچ یا چھ طلباء جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ ایک استاد کو طلباء کے لئے وقت کی منصوبہ بندی کرنے، سوالات کی شکل کو واضح کرنے اور خیالات میں ربط پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ ایک مددگار کا کردار ادا کرتا ہے۔ بعض اوقات کسی طالب علم کے کیے گئے سوال کو واضح انداز سے دوبارہ تشکیل دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب آپ کسی سوال کو دوبارہ واضح انداز سے تشکیل دے چکیں تو مذکورہ طالب علم سے تصدیق کریں کہ آیا اس کا مطلب یہ تھا؟

سوال کی تکنیکیں (Techniques)

1. [illegible] تار کرنا اور اسے دوبارہ واضح انداز سے ترتیب دینا:

استاد طلباء تک سوال پہنچاتا ہے اور تاکہ تمام طلباء یہ سمجھ سکیں کہ ان سے کس جواب کی توقع کی جا رہی ہے؟

2. موافق بنانا:

استاد پوچھے جانیوالے سوالات کی زبان درست کرتا ہے اور انھیں طلباء کی قابلیت کے معیار کے مطابق بناتا ہے۔

3. ترتیب دینا:

استاد کسی بھی سوال کو ضائع کیے بغیر سوالات کو ایک بامقصد انداز سے ترتیب دیتا ہے۔

4. متوازن کرنا:

استاد مرتکز اور منتشر دونوں قسم کے سوالات کرتا ہے اور ان دونوں اقسام کے لئے وقت میں توازن قائم کرتا ہے۔ استاد سبق کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے طلباء کے معیار یا معیارات کے لحاظ سے موزوں سوالات کرتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 45 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

5. شمولیت:

استاد سبق میں زیادہ سے زیادہ طلباء کی شمولیت کی تحریک پیدا کرنے کے لئے سوالات کرتا ہے اور طلباء کو بھی سوالات کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ جواب دینے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور دیگر طلباء کے ابتداء میں پوچھے گئے سوالات کو مختلف صورتوں میں دوبارہ تشکیل دیتا ہے۔

6. تحقیقات:

استاد طلباء کے ابتدائی جوابات کی مزید چھان بین کرتا ہے اور ان جوابات کی مزید وضاحت کرنے، ان کی تفصیل بیان کرنے اور ان کی حمایت میں مزید دلائل پیش کرنے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

7. سوچ بچار کا وقت:

استاد سوال کرنے کے بعد تین سے پانچ سیکنڈ تک رکتا ہے تاکہ طلباء کو سوچنے کو وقت مل سکے۔

سوالات کی اقسام کی صنف بندی (Taxonomy of Question Type)

سوالات کی اقسام کی درجہ بندی کے لئے کئی طریقہ ہائے کار موجود ہیں۔ ذیل میں پیش کی گئی صنف بندی ولیم ڈبلیو ویلن (WilliamW.Wilen) کی تحقیقات پر مشتمل ہے اور اسے اینجلو وی شیارڈیلو (Angelo V. Ciardiello) نے پیش کیا۔ ان دونوں نے سوالاتی تکنیکوں کی بہترین حکمتِ عملیوں پر بہت کام کیا ہے۔ ذیل میں پیش کی گئی سوالات کی صنف بندی میں چار خانوں میں مختلف سوالات کو پیش کیا گیا ہے اور ہر سوال کے لئے دو متضاد معیارات کو اپنایا گیا ہے۔ سوالات ادنیٰ یا اعلیٰ سوچ پر مبنی ہو سکتے ہیں اور یہ مرتکز یا منتشر نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔

ادنیٰ معیار کے سوالات	اعلیٰ معیار کے سوالات
اس تصویر میں شیر کا رنگ کیا ہے؟	آپ کے خیال میں شیر کا رنگ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ان سوالات کے ذریعے طلباء کی رنگوں کی پہچان کرنے اور انھیں شناخت کرنے کی قابلیت کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ ممکنہ جوابات کی تعداد بہت کم ہوتی ہے مثلاً (گندمی، ہلکا پیلا، بادامی رنگ)	یہ سوال طلباء کو رنگ کی پہچان اور شناخت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ طلباء سے یہ بھی تقاضا کیا گیا ہے کہ وہ شیر کے رنگ اور دیگر اشیاء کے مابین تعلق پر غور کریں۔ مثلاً اس کا ماحول، دیگر شیر، جانوروں کی دوسری اقسام، غذائی زنجیر میں شیر کی پوزیشن وغیرہ۔
مرتکز	منتشر
اور کون سے جانور ہیں جن کی جلد کا رنگ ایسا ہوتا ہے	فرض کریں کہ شیر کی جلد کا رنگ کچھ اور ہوتا تو جنگل میں اس کو کس قسم کے حالات پیش آتے؟
اس سوال سے طلباء کی قابلیت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ قدرتی ماحول میں جانوروں کی جلد کے رنگ کے کردار کو کہاں تک سمجھتے ہیں (ان سوالات کے با آسانی جوابات دیئے جا سکتے ہیں۔ یہ سوال طلباء سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ دوسرے جانوروں کی مثالوں کو دوبارہ ذہن میں لائیں جن کے متعلق وہ پہلے پڑھ چکے ہیں)	یہ سوال طلباء سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ ایک نئی صورتحال کا تصور کریں، جانوروں کی جلد کے رنگ اور ان کے ماحول کے متعلق اپنا سابقہ علم استعمال کریں تاکہ ایک حقیقی اور درست جواب دیا جا سکے

ادنیٰ معیار کا حامل سوال وہ ہوتا ہے جس میں طلباء سے صرف کسی ایک حقیقت کو دوبارہ ذہن میں لانے کا تقاضا کیا جائے۔ لیکن ایک اعلیٰ معیار کے سوال میں نہ صرف طلباء سے مختلف حقائق کو ذہن میں

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

لانے کا تقاضا کیا جاتا ہے بلکہ انھیں سوال کے موضوع اور اس میں پیش کی گئی صورتحال کو بھی سمجھنا ہوتا ہے اور سوال میں پیش کیے گئے مسئلے کا حل بھی تلاش کرنا ہوتا ہے۔ غور و فکر کے اعلیٰ معیار پر مبنی سوال میں طالب علم سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ ایک وسیع صورتحال کے تناظر میں کسی حقیقی صورت حال اور اپنے علم کے درمیان تعلق کو سمجھیں۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک مرتکز سوال (Convergent) کا جواب قدرے مختصر ہوتا ہے۔ اس میں طلباء سے بہت زیادہ سوچ بچار کرنے کا تقاضا نہیں کیا جاتا اور جواب دینے کے لئے طلباء کو اپنے ذہن میں معلوم حقائق کو دہرانا ہوتا ہے۔ مرتکز سوالات کو محدود (Closed-ended) سوالات بھی کہا جاسکتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ استاد کو ایک متوقع جواب کی توقع ہوتی ہے اور طلباء کو اس پر حقائق پر توجہ مرکوز کرنا ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوال کا جواب پڑھائے گئے کسی مواد یا تفویض کی کسی سرگرمی کے تناظر میں دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس منتشر سوال (Divergent) کو اپنی نوعیت کے اعتبار سے غیر محدود (Open-ended) سوال کہا جاسکتا ہے۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے طالب علم کو لازمی طور پر اپنے ذہن میں کچھ حقائق کو دہرانا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انھیں اپنے سابقہ علم کا بھی اطلاق کرنا ہوتا ہے، اپنی ادراکی مہارتوں کا استعمال کرنا ہوتا ہے اور موضوع، صورتحال یا مسئلے کا مزید تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔ منتشر سوالات وسیع نوعیت کے ہوتے ہیں، ان کے مختلف جوابات ہو سکتے ہیں اور یہ طالب علم سے اعلیٰ درجے کی سوچ بچار کا تقاضا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 9۔ کمرہ جماعت کی تشخیص کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔ نیز کمرہ جماعت کی تشخیص کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: کمرہ جماعت کی تشخیص (Classroom Assessment):

تنقیدی سوچ کے تناظر میں کمرہ جماعت کی تشخیص کی حکمتِ عملیاں قدرے سادہ ہوتی ہیں۔ ان میں گریڈنگ یا نمبر دینے کا نظام استعمال نہیں کیا جاتا، یہ کمرہ جماعت میں سرانجام دی جانیوالی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ کسی طالب علم کی علمی قابلیت کی تشخیص کا مطلب عموماً یہ ہوتا ہے کہ استاد یہ

اندازہ کر سکے کہ وہ طالب علم طے کردہ تدریسی مقاصد کو کس حد تک حاصل کر چکا ہے؟ تشکیلی تشخیص (Formative assessment) طلباء کے تدریسی عمل کے دوران کی جاتی ہے۔ جبکہ تکمیلی تشخیص (Summative assessment) طلباء کے تدریسی عمل کے اختتام پر کی جاتی ہے۔ کمرہ جماعت کی تشخیص ایک تشکیلی حکمتِ عملی ہے جسے یہ جاننے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ آیا طلباء تدریسی مواد پر مہارت حاصل کر رہے ہیں یا تدریسی حکمتِ عملی میں تبدیلی کی ضرورت ہے؟ تشخیص کا یہ عمل عموماً کمرہ جماعت میں ہی مکمل کر لیا جاتا ہے۔ اس میں عام طور پر گریڈ نہیں دیئے جاتے۔ اس تشخیص کے نتائج سے صرف استاد اور طالب علم آگاہ ہوتے ہیں۔ اگر استاد ضرورت محسوس کرے تو سکول کی انتظامیہ یا والدین کو اس تشخیص کے نتائج سے آگاہ کر سکتا ہے۔

اینجلو اور کراس (Angelo and Cross) کے مطابق سب سے اہم نقطہ یہ ہے کہ تشخیص کے لئے طریقے اپنائے جائیں جو طلباء اور اساتذہ دونوں کے لئے مفید اور کارآمد ہوں نیز یہ طلباء کی ضروریات اور جدید تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ براہِ راست یا آن لائن دونوں طرح کی تدریس میں کمرہ جماعت کی تشخیص ایک باقاعدہ سرگرمی ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ طلباء کو اپنی علمی قابلیت سے متعلق غور و فکر کا موقع فراہم کرتی ہے اور انھیں تدریسی مواد کی بہتر سمجھ بوجھ فراہم کرتی ہے۔ یہ استاد کو بھی یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ آیا ان کا تدریسی طریقہ کار موثر ہے؟ کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں وہ بہترین آلات ہیں جن کے ذریعے تمام کورس کے دوران وقتاً فوقتاً طلباء کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اس تشخیص کے نتیجے میں فراہم کیا جانیوالا فیڈ بیک طلباء کو ان کی علمی قابلیت اور سمجھ بوجھ کے معیار سے آگاہ کرتا ہے۔

غور و فکر کی گہری اور تنقیدی صلاحیتوں، بہتر علمی قابلیت کے حصول اور موثر تدریس کا کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں سے براہِ راست تعلق ہوتا ہے۔ تشخیصی تکنیکیں طلباء اور اساتذہ کو مسلسل طلباء کی کارکردگی کی نگرانی میں مصروف رکھتی ہیں۔ یہ تشخیص اساتذہ کو یہ فیڈ بیک فراہم کرتی ہے کہ وہ بحیثیت اساتذہ کس حد تک موثر ہیں۔ یہ طلباء کو بحیثیت طلباء ان کی علمی ترقی کے معیار سے آگاہ کرتی ہے۔ سب سے اہم یہ کہ کمرہ

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جماعت کی تشخیص، اس کے انتظامات اور اس کے نتائج کا تجزیہ اساتذہ خود کرتے ہیں لہٰذا یہ تشخیص اساتذہ کو موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ نتائج کے ذریعے اپنے تدریسی عمل کی موثریت کی تشخیص بھی کریں۔

کمرہ جماعت کی تشخیص کی خصوصیات:

کمرہ جماعت کی تشخیص کی چند خصوصیات ذیل میں پیش کی گئی ہیں۔

1. طالب علم مرتکز (Learner-centered)

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں اساتذہ اور طلباء کی توجہ زیادہ تر طلباء کی علمی قابلیت کو بہتر بنانے کی جانب مبذول کراتی ہیں نہ کہ اساتذہ کی تدریس کو بہتر بنانے پر۔ یہ تشخیصی تکنیکیں اساتذہ اور طلباء کو یہ معلومات فراہم کرتی ہیں کہ طلباء کے حصولِ علم میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہییں۔

2. استاد کی رہنما (Teacher-directed)

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں بااختیار اور آزادانہ انداز سے استاد کو طلباء کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ استاد انفرادی طور پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے کس چیز کی جانچ پڑتال کرنی ہے، کیسے کرنی ہے اور اس تشخیص سے حاصل ہونیوالی معلومات پر کس طرح اپنا ردِعمل ظاہر کرنا ہے؟ استاد پر یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ کمرہ جماعت کے باہر کے کسی فرد کو ان معلومات سے آگاہ کرے۔

3. متفقہ طور پر مفید (Mutually Beneficial)

چونکہ اس تشخیص کا بنیادی مقصد طلباء کی کارکردگی کی جانچ پڑتال ہوتا ہے لہٰذا یہ تشخیص، تشخیصی عمل میں طلباء کی فعال شمولیت کا تقاضا کرتی ہے۔ تشخیص میں تعاون کرتے ہوئے طلباء تدریسی مواد پر مزید دسترس حاصل کرتے ہیں اور ان میں بذاتِ خود اپنی تشخیص کرنے کی مہارتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جب طلباء یہ محسوس کرتے ہیں کہ اساتذہ ان کی علمی کارکردگی کو بہتر بنانے میں گہری دلچسپی لیتے ہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں تو یہ احساس طلباء میں حصولِ علم کی مزید تحریک پیدا کرتا ہے۔

4. تشکیلی نوعیت (Formative)

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں طلباء کی علمی کارکردگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد کسی جائزے کا ثبوت فراہم کرنا یا طلباء کو گریڈز دینا نہیں ہوتا۔

5. مسلسل عمل (Ongoing)

کمرہ جماعت کی تشخیص ایک مسلسل عمل ہے۔ یہ طلباء کو فیڈ بیک فراہم کرنے کا ایک نظام قائم کرتی ہے اور اسے برقرار رکھتی ہے۔ کمرہ جماعت کی تشخیص کے لئے آسان اور تیز رفتار تکنیکیں استعمال کرتے ہوئے اساتذہ اپنے طریقہ تدریس کی موثریت سے متعلق طلباء سے فیڈ بیک لیتے ہیں۔ تشخیص کے اس نظام کی تکمیل کرتے ہوئے اساتذہ طلباء کو فیڈ بیک فراہم کرتے ہیں اور انھیں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز دیتے ہیں۔

6. اچھے تدریسی عمل کی بنیاد (Rooted in Good Teaching Practice)

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کے ذریعے طلباء کو زیادہ منظم اور موثر انداز سے فیڈ بیک فراہم کیا جا سکتا ہے جو ایک بہترین تدریسی عمل کی بنیاد بنتا ہے۔ اساتذہ کمرہ جماعت میں معمول کے مطابق طلباء سے سوالات کرتے ہیں، طلباء کے سوالات پر اپنا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں، طلباء کی حرکات و سکنات اور چہرے کے تاثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں، طلباء کا روزمرہ کا کام اور ٹیسٹ چیک کرتے ہیں اور ایسی ہی دیگر سرگرمیاں۔ مگر کمرہ جماعت کی تشخیص درس و تدریس کے ایک روایتی انداز سے ہٹ کر منظم انداز سے طلباء کی مجموعی کارکردگی کی جانچ پڑتال کا موقع فراہم کرتی ہے۔

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں مندرجہ ذیل مفروضات پر انحصار کرتی ہیں:

1. طلباء کی کارکردگی کا معیار براہِ راست اساتذہ کے تدریسی معیار پر منحصر ہوتا ہے۔ لہٰذا طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا مستند طریقہ یہ ہے کہ اساتذہ کے تدریسی طریقہ کار کو بہتر بنایا جائے۔
2. اپنی تدریسی موثریت کو بہتر بنانے کے لئے سب سے پہلے اساتذہ کو اپنے اہداف اور مقاصد کی وضاحت کرنا ہوتی ہے اور پھر مختلف اوقات کے دوران یہ جاننے کے لئے ایک مخصوص اور جامع فیڈ بیک فراہم کرنا ہوتا ہے کہ آیا وہ اپنے طے کردہ اہداف اور مقاصد کو کس حد تک حاصل کر چکے ہیں۔
3. طلباء کو اپنی علمی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے بار بار فیڈ بیک فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

۔انھیں یہ بھی سیکھنا ہوتا ہے کہ وہ از خود اپنی تشخیص کیسے کر سکتے ہیں۔

4. درس و تدریس کے عمل کو زیادہ بہتر بنانے والی تدریس وہ ہوتی ہے جس میں سوال و جواب اساتذہ خود تیار کرتے ہیں اور یہ سوالات تدریسی عمل میں پیش آنیوالی مشکلات کو مدنظر رکھ کر تیار کیے جاتے ہیں۔

5. ایک منظم پوچھ گچھ اور فکری چیلنج اساتذہ کو تحریک فراہم کرنے، ان کے تجربات میں اضافہ کرنے اور انھیں تازہ دم کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ اور کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں یہ تمام ذرائع فراہم کرتی ہیں۔

6. کمرہ جماعت کی تشخیص کے لئے کسی خاص تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یعنی کسی بھی شعبے کے محنتی اور سرگرم اساتذہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

7. کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں تدریسی عمل کے تمام ارکان میں باہمی اشتراک کی فضا قائم کرتی ہیں اور طلباء کو فعال انداز سے تدریسی عمل میں شریک کرتی ہیں جس سے طلباء کی علمی کارکردگی میں بہتری آتی ہے۔ اپنے تدریسی عمل سے اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 10- کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کی مختلف اقسام کون کون سی ہیں؟ نیز تشخیصی تکنیکوں کے استعمال کی ضرورت، فوائد اور اصول بیان کریں۔

جواب: کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں:

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کی چند اقسام ذیل میں پیش کی گئی ہیں۔

1. سادہ پرچہ سوالات:

کسی کورس کے آغاز سے قبل یا کسی نئے سبق یا یونٹ کے تعارف سے پہلے طلباء کی سابقہ معلومات جاننے کے لئے انھیں مختصر اور سادہ سوالات پر مشتمل ایک سوالیہ پرچہ دیا جاتا ہے۔ یہ پرچہ طلباء کے سابقہ علم کو جاننے کے لئے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔

2. مختصر ٹیسٹ:

یہ جاننے کے لئے کہ آیا طلباء کی علمی قابلیت میں اضافہ ہو رہا ہے یا نہیں۔ ایک مختصر سا ٹیسٹ دیا جانا چاہیا پیریڈ کے اختتام پر استاد طلباء کا ردِعمل جاننے کے لئے انھیں کچھ سوالات کے مختصر جوابات دینے کے لئے کہتا ہے۔ جیسا کہ "آپ نے اس جماعت کے دوران جو کچھ سیکھا اس میں سب سے اہم بات کیا لگی؟ اور "کونسا اہم سوال ہے جس کا انھیں جواب نہیں ملا؟

3. مختصر سوال و جواب:

ایک سادہ ترین تشخیص میں جس کا اہم مقصد یہ جاننا ہوتا ہے کہ دورانِ تدریس طلباء کو کہاں مشکلات پیش آ رہی ہیں طلباء کو جلدی سے کسی سوال کا مختصر جواب لکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

4. حل مسئلہ تکنیک:

مسائل کے حل پر مبنی تدریسی مواد کی تشخیص کے لئے کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جس سے طلباء کسی مسئلے کی نوعیت کو جان لیتے ہیں تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ انھیں اس مسئلے کے حل کے لئے کون سے اصول و قوانین کا اطلاق کرنا ہے۔ اس قسم کی تشخیص میں طلباء کو کچھ مسائل حل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں اور وہ ایسے اصول اور قوانین لکھتے ہیں جن کا مسئلے کے بہترین حل کے لئے اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

5. فیچر میٹرکس کی وضاحت کرنا:

ایک ہینڈ آؤٹ تیار کریں جس پر تین کالموں اور چھ قطاروں پر مشتمل ایک میٹرکس موجود ہو۔ پہلے دو کالموں کے اوپر کی جانب دو ایسے مختلف تصورات تحریر کریں جو کسی حد تک ملتے جلتے ہوں اور طلباء کے ذہنوں میں ابہام کی کیفیت پیدا کریں (مثلاً آندھی بمقابلہ طوفان اور پکاسو بمقابلہ میٹیس)۔ تیسرے کالم میں بناء کسی ترتیب کے ان دونوں کی خصوصیات تحریر کریں اور طلباء سے دونوں کالموں سے تعلق رکھنے والی خصوصیات کی الگ الگ نشاندہی کرنے کے لئے کہیں۔ اس کے بعد یہ جائزہ لیں کہ وہ کونسی خصوصیات ہیں جن کے بارے میں طلباء کے ذہنوں میں زیادہ ابہام پایا جاتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کی ضرورت واہمیت:

i. کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کو جماعت میں ہونیوالی تدریس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کا بکثرت استعمال:

ii. درس وتدریس کے عمل میں فوری فیڈ بیک فراہم کرتا ہے۔

iii. روایتی طور طریقوں (ٹیسٹ، پرچے وغیرہ) میں طلباء کی تشخیص کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ کمرہ جماعت کی تشخیص زیادہ محنت وشقت کیے بغیر طلباء کی علمی قابلیت سے کم معلومات فراہم کرتی ہے۔

iv. اس رائے کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ تدریس ایک انکوائری، تجربے اور سوچ بچار کا ایک مسلسل عمل ہے۔

v. طلباء کو از خود اپنی کارکردگی کی جانچ پڑتال میں مدد فراہم کرتی ہے۔

vi. اس بات کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتی ہے کہ استاد طلباء کی علمی قابلیت میں اضافے کے لئے ایک ذمہ دار کردار ادا کرتا ہے۔

کمرہ جماعت کے تشخیصی نتائج اساتذہ کو اپنی تدریسی حکمتِ عملیوں کو طلباء کی ضروریات کیمطابق بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کے استعمال کی حکمت عملی:

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کو استعمال کرنے کی ایک بہترین حکمتِ عملی ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

1. یہ طے کریں کہ آپ تشخیصی تکنیک کے ذریعے اپنے طلباء کی کارکردگی کے متعلق کیا جاننا چاہتے ہیں۔
2. ایسی تشخیصی تکنیک کا استعمال کریں جو طلباء کی کارکردگی کے مطلوبہ پہلوؤں سے متعلق فیڈ بیک فراہم کرسکے۔ یہ آپ کے تدریسی انداز کیمطابق ہونی چاہیے نیز یہ کہ اس کا آپ کے کمرہ

جماعت میں با آسانی اطلاق کیا جاسکے۔

3. طلباء سے سرگرمی کا مقصد بیان کریں اور اس کے بعد اس کا انتظام کریں۔
4. تدریسی نتائج پر نظر ثانی کریں اور یہ جائزہ لیں کہ وہ آپ کو طلباء کی کارکردگی کے متعلق کیا بتاتے ہیں اور یہ کہ تدریسی طریقہ کار میں کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے؟
5. طلباء کو آگاہ کریں کہ آپ نے ان کی تشخیص کے بعد کیا معلومات حاصل کی ہیں اور آپ ان معلومات کا استعمال کیسے کریں گے؟

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کے استعمال کے فوائد:

(Advantages of Using Classroom Assessment Techniques)

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے تشکیلی ہوتی ہیں۔ کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکیں اساتذہ کو تدریسی عمل کی تکمیل سے قبل طلباء کی کارکردگی کے متعلق فیڈ بیک فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ بہتر تدریسی عمل سے قبل ہی طلباء کی کارکردگی میں اضافے کے لئے اقدامات کرسکیں۔

یہ سرگرمیاں ہوتی ہیں اور بعض اوقات محض چند منٹوں میں ان کا انعقاد کیا جاسکتا ہے اور طلباء کو فوری فیڈ بیک فراہم کیا جاسکتا ہے۔ یہ سرگرمیاں دلچسپ ہوتی ہیں اور استاد اپنے مطلوبہ مقاصد کیمطابق ان کا استعمال کرسکتا ہے۔ طلباء کو ان کے نتائج سے آگاہ کرنا ضروری نہیں ہوتا (اگرچہ انھیں آگاہ کیا جانا چاہیے)۔ کمرہ جماعت کی تشخیص میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ طلباء کی کارکردگی پر انھیں انفرادی طور پر گریڈز دیئے جائیں یا طلباء کو انفرادی طور پر ان کی کارکردگی پر فیڈ بیک فراہم کیا جائے بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ استاد طلباء کی کارکردگی سے متعلق فیڈ بیک حاصل کرے۔

کمرہ جماعت کی تشخیص اساتذہ کی توجہ طلباء کی کارکردگی کی جانب مبذول کراتی ہے۔ یہ جاننے کے بعد کہ طلباء کو نسے موضوعات کو بہتر طور پر سیکھ چکے ہیں اور کون سے موضوعات پر ابہام کا شکار ہیں استاد طلباء کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ موثر حکمتِ عملی ترتیب دے سکتا ہے۔ اس طرح دیگر موضوعات میں وقت ضائع کیے بغیر مخصوص موضوعات پر توجہ دی جاسکتی ہے۔ سمیسٹر کے اختتام پر کی جانیوالی تشخیص کے برعکس کمرہ جماعت کی تشخیص طلباء کی کارکردگی کا ایک مسلسل اور تشکیلی جائزہ ہوتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

استاد یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کس طرح فوری تبدیلی کیا جا سکتی ہے۔

کچھ طلباء دورانِ کلاس سوالات کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ جماعت کی تشخیص استاد کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ طلباء کے ان سوالات سے اگاہی حاصل کرے اور ان کے معاملے میں موجود ابہام کو دور کرے۔ کمرہ جماعت کی تشخیصی سرگرمیاں طلباء کے لئے نہایت مثبت سرگرمیاں ثابت ہوتی ہیں۔ انھیں تحریری صلاحیتوں کو بہتر بنانے کیساتھ ساتھ تنقیدی سوچ کی مہارتوں میں اضافے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ طلباء میں تحریک پیدا کرتی ہیں کہ وہ حصولِ علم میں سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کے استعمال کے اصول: Principles of using CAT)

1. کمرہ جماعت کی تشخیصی تکنیکوں کا استعمال کسی بھی قسم کی جماعت کیلئے کیا جا سکتا ہے۔ کچھ تکنیکوں کا استعمال چھوٹے گروہوں کیلئے کیا جاتا ہے، کچھ فوری طور پر طلباء کی سمجھ بوجھ کی جانچ پڑتال کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں جبکہ کچھ تکنیکوں کا استعمال طلباء کی تنقیدی سوچ کی جانچ پڑتال کیلئے اور یہ جائزہ لینے کیلئے کیا جاتا ہے کہ ان میں اپنے علم کے عملی اطلاق کی کتنی صلاحیت ہے۔
2. بعض اساتذہ ہر جماعت کے اختتام پر طلباء کو کسی سوال کا جواب دینے کے لئے کہتے ہیں۔ بعض اساتذہ ہر جماعت کے اختتام پر طلباء کی تشخیص کرتے ہیں۔ کچھ اساتذہ نصاب کے اہم ترین مراحل پر طلباء کی تشخیص کرتے ہیں۔ یعنی کسی اہم امتحان یا پروجیکٹ سے قبل تشخیص کی ضرورت پیش آتی ہے کچھ اساتذہ کمرہ جماعت کی سرگرمیوں یا ٹیسٹوں کی موثریت کا جائزہ لینے کے لئے تشخیص کرتے ہیں۔ کچھ اساتذہ طلباء کو از خود اپنے تشخیصی جائزے میں مدد فراہم کرنے کے لئے تشخیص کرتے ہیں۔
3. تشخیصی عمل کی تعداد اور اقسام، جماعت، استاد اور اس بات پر منحصر ہوتی ہیں کہ طلباء کی تدریسی کارکردگی کی جانچ پڑتال کے مقاصد کیا ہیں۔
4. طالبِ علم مرکوز سوالات کرنا بہترین طریقہ تشخیص ہوتا ہے۔ اس قسم کے سوالات یہ جاننے میں مدد دیتے ہیں کہ آیا تدریس موثر ہے یا نہیں؟

☆☆☆☆☆

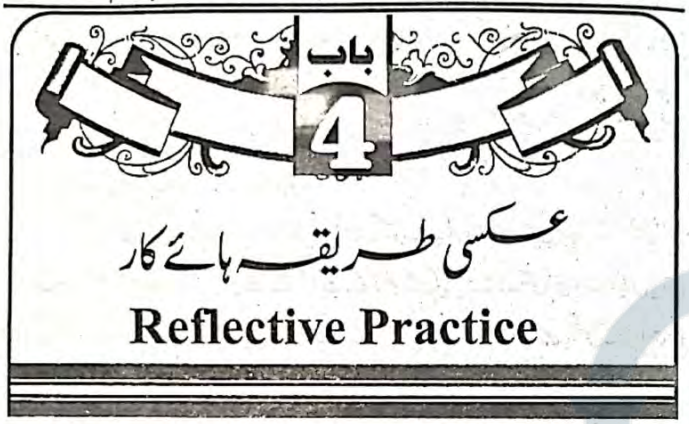

سوال 1۔ تنقیدی سوچ اور غور و فکر (Reflection) سے کیا مراد ہے؟ مختلف شعبوں میں ریفلیکشن کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: 1۔ تعارف (Introduction)

تنقیدی سوچ اور غور و فکر کے معمولات ایک دوسرے کے تکمیلی عناصر ہیں۔ ایک جانب تنقیدی سوچ کو وقوفی مہاروں اور ان حکمت عملیوں کے عملی اطلاق کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو مطلوبہ نتائج کے حصول کے امکانات میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ بامقصد نتائج کو سامنے لاتی ہیں اور مطلوبہ مقاصد کے حصول کی کوششوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ تنقیدی سوچ اور فکر کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے، نتائج اخذ کیے جاتے ہیں، امکانات کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور فیصلہ کرنے کے دوران مختلف فیصلے کیے جاتے ہیں۔ دوسری جانب اگر ہم غور و فکر کی عادات کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں کسی واقعے کے تجزیے اور جانچ پڑتال کا عمل کہا جا سکتا ہے۔ یہ اپنے علم کا فعال، مسلسل اور محتاط انداز سے استعمال کا نام ہے۔

2- عکس یا انعکاس بھی غور و فکر (Reflection)

ریفلیکشن (reflection) ایک پیچیدہ لفظ ہے جس کے مختلف معنی و مفہوم مراد لیے جاتے ہیں۔ سائنس کے مضمون میں اس کا مطلب واضح ہوتا ہے جس میں اس لفظ کو کسی تصویر کے عکس کے لئے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 51 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

استعمال کیا جاتا ہے یا اسے حرارت یا روشنی کے کسی سطح سے منعکس ہونے کے مظہر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ سوشل سائنس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسے سوچنے کے عمل کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے یا غور و فکر کرنے کے لئے بھی۔ اسے کسی شے کے بارے میں سوچ اور فکر کی راہ متعین کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ یعنی محتاط انداز سے غور و فکر۔

ریفلیکشن (Reflection) کا لفظ کئی مفہوم رکھتا ہے۔ ان صفحات میں لفظ "ریفلیکشن" کا مطالعہ کسی کی شخصی خصوصیات اور شخصیت کے اثرات کے تناظر میں کیا جائے گا۔ یعنی کسی استاد یا کسی لیڈر کی شخصیت کے اپنے زیر سایہ یا اپنی پیروی کرنیوالے افراد پر پڑنے والے اثرات یا عکس۔ کسی استاد کی عکس یا ریفلیکشن بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کوئی لیڈر جماعت کے ارکان پر اپنا عکس ڈالنے میں ناکام رہے تو جماعت کے ایک منظم گروہ بننے کی بجائے کئی گروہوں میں بٹ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی تنظیم کے مختلف حصوں کے موثر باہمی رابطے کے لئے شخصی عکس نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کسی تنظیم میں موثر باہمی رابطے کی عدم موجودگی انتشار کا سبب بنتی ہے۔

مختلف مصنفین اور محققین نے عکسی عمل کی وضاحت کئی مختلف طریقوں سے کی ہے۔ شون (Schon) کے مطابق عکسی عمل یا ریفلیکٹو پریکٹس کا مطلب ہے کسی عمل کے متعلق غور و فکر کرنے کی قابلیت تاکہ سیکھنے کے عمل کو جاری رکھا جا سکے۔ ریڈ (Reid) کے مطابق تجزیے اور جائزے کے بعد ہم کسی شے کے نظریاتی پہلوؤں کو عملی شکل دیتے ہیں۔ یہ عملی شکل مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے دی جاتی ہے۔ اس عمل کو ریفلیکشن یا عکس کہتے ہیں۔ ڈیوی (Dewey) کے مطابق ریفلیکشن کا مفہوم محض سوچنا یا غور و فکر کرنا ہی نہیں ہے۔ ریفلیکشن ایک پیچیدہ نوعیت کا لفظ ہے۔ یہ ایک منصوبہ بندی پر مبنی اور دماغی سرگرمی ہے جو تجربے کے ذریعے درس و تدریس کو فروغ دیتی ہے۔

3- مختلف شعبوں میں ریفلیکشن کی اہمیت

(Importance of Reflection in Different Fields)

اگر گھر سے شروع کریں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک خوش مزاج ماں کے بچے بھی خوش و خرم رہنے

کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر ماں کے اندر اعتماد نہ ہو تو بچے بھی ڈرے ڈرے اور بزدل واقع ہوتے ہیں۔ ایک اداس شاعر اداس غزلیں لکھتا ہے، ایک غمزدہ آرٹسٹ تاریک رنگوں کا استعمال کرتا ہے اور اس کی تصویروں میں تاریکی اور منفی تاثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کا شکار ٹیکسٹائل ڈیزائنر پھیکے رنگوں کا استعمال کرتا ہے جبکہ ایک خوش مزاج اور مثبت سوچ کا حامل ڈیزائنر کھلے کھلے اور آنکھوں کو بھلے لگنے والے رنگ استعمال کرتا ہے۔ کسی آرگنائزیشن کا ایک پراعتماد، بردبار اور خوش مزاج اور پرجوش سربراہ اپنے ماتحت عملے کو بھی متحرک اور پرجوش رکھتا ہے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کہاں ہیں، آپ باخبر ہیں یا بے خبر ہیں دانستہ یا نادانستہ آپ اپنی ایک ذاتی ثقافت یا کلچر تشکیل دیتے ہیں۔ اور اپنے ملازمین، ماتحت افراد یا طلباء پر اپنا سایہ یا عکس ڈالتے ہیں۔ آپ کے احساسات آپ کے افعال پر اثر انداز ہوتے ہیں اور افعال آپ کی شخصیت کا عکس مرتب کرتے ہیں۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ جو کچھ محسوس کرتے ہیں اس کا اثر آپ کے طرز عمل پر ظاہر ہوتا ہے۔

4- تعلیم میں ریفلیکشن کی اہمیت

(Importance of Reflection in Education)

کلیمنٹس (Clements) کے مطابق اگرچہ طلباء پر اپنا عکس مرتب کرنا ایک مشکل اور پیچیدہ عمل ہے لیکن یہ اتنا اہم ہے کہ اس کے بغیر تدریس کا حقیقی عمل سرانجام نہیں پا سکتا۔ یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ طلباء نصابی مواد کو بہت جلد بھول جاتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ اسے بھول جاتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اسے بہت ہی کم وقت کیلئے یاد کیا تھا۔ امتحان میں پاس ہونے کے لئے نصابی مواد مکمل کراتے ہیں اور طلباء بھی اسے محض اسی لئے یاد کرتے ہیں ہم اس بھول کے لئے بچوں کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔ حقیقت میں انھوں نے اسے سیکھا ہی نہیں تھا۔ یہ ان کے مختصر المدتی حافظے میں محفوظ تھا اور جب اس کی ضرورت ختم ہوگئی تو یہ وہاں سے غائب ہوگیا۔ ریفلیکشن حاصل کیے گئے علم کی مختصر المدتی حافظے سے طویل المدتی حافظے میں منتقلی کا عمل ہے۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 2۔ ریفلیکشن (Reflection) کے نظریاتی تناظر پر بحث کریں۔ ریفلیکشن کے مختلف ماڈلز کو بیان کریں۔

جواب: نظریاتی پہلو اور پیشہ ورانہ ارتقاء کے ماڈل

(Theoretical Perspectives and Models of Professional Development)

جون ڈیوی (John Dewey)

جون ڈیوی کے مطابق "ہم کسی تجربے سے نہیں سیکھتے بلکہ اس تجربے پر غور و فکر کرنے سے سیکھتے ہیں"

تعارف (Introduction)

جون ڈیوی ایک امریکی فلسفی، ماہر نفسیات اور تعلیمی اصلاح کار تھا۔ جس کے خیالات نے امریکی معاشرتی اصلاحات کا سبب بنے۔ ڈیوی فلسفہ عملیت میں اہم کردار ادا کرنیوالی شخصیات میں سے ایک ہے اور اسے فنکشنل سائیکالوجی (عملی نفسیات) کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسے ریفلیکٹو ٹیچنگ اور ریفلیکٹو پریکٹس کو متعارف کرنیوالی اہم شخصیات میں سے ایک مانا جاتا ہے۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ تجربہ، ریفلیکشن اور تدریس ایک دوسرے سے مربوط ہیں یا کم از کم ان کی گہرائی میں موجود جڑیں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جون ڈیوی کا کام ان تینوں کے مابین تعلق کی وضاحت کیلئے خاص طور پر مددگار ہے۔ ایک استاد کے طور پر ہم اپنے طلباء سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ سیکھیں۔ ہم ان سے خاص طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے متعلقہ شعبوں کے بارے میں سیکھیں اور ان کا علم حاصل کریں۔ حصولِ علم کو دیرپا یا مستقل بنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ طلباء پڑھائے گئے نصاب پر یا اپنے عملی تجربات پر غور و فکر کریں۔ جون ڈیوی نے یہ وضاحت کی ہے کہ کون سے تجربات تعلیمی لحاظ سے مفید ہوتے ہیں، تدریسی عمل کس طرح آگے بڑھتا ہے اور تدریسی عمل میں ریفلیکشن کیا کردار ادا کرتی ہے؟

ڈیوی کے مطابق تدریس ایک مجموعی اور مسلسل عمل ہے۔ کیونکہ جب کوئی فرد اپنے ماحول سے رابطہ

کرتا ہے تو وہ تجربہ حاصل کرتا ہے۔ یہ تجربات مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں۔ یہ تجربہ کوئی کتاب پڑھنے پر مبنی ہو سکتا ہے یا اردگرد کے افراد سے بات چیت پر مبنی ہو سکتا ہے یا کوئی لیکچر سننا یا کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا وغیرہ۔ یہ کسی سرگرمی میں شمولیت بھی ہو سکتی ہے یا خاموشی سے کسی سرگرمی کا مشاہدہ کرنا بھی۔ دوسرا یہ کہ تجربہ میں ایک تسلسل ہوتا ہے۔ یعنی یہ کسی سابقہ تجربے سے منسلک علم کا بہاؤ ہوتا ہے۔ سابقہ علم موجودہ علم کے ساتھ مل کر مزید فہم و بصیرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

ریفلیکشن کے متعلق جون ڈیوی کا نقطہ نظر (John Dewey on reflection)

تدریس میں محض تصور، عقیدے اور شعوری سوچ کا ہی عمل دخل نہیں ہوتا۔ بے شک یہ ہماری سوچ اور فکر کی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ ہیں لیکن ایک تادیر ذہن میں برقرار رہنے والے علم کے حصول میں یہ بہت تھوڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ تدریس کے تناظر میں ریفلیکشن ایک مختلف کردار ادا کرتا ہے۔ جون ڈیوی ریفلیکشن کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

"کسی بھی عقیدے یا علم کی کسی تسلیم شدہ صورت پر ایک فعال، مستقل اور محتاط انداز سے غور و فکر ریفلیکشن کہلاتا ہے۔"

جون ڈیوی کے مطابق "کنٹرول کی ایک ترقی یافتہ، ارتقاء شدہ اور بڑھتی ہوئی طاقت ریفلیکشن کہلاتی ہے۔ اگرچہ ریفلیکشن کی شروعات بے چینی، تناؤ اور پریشانی سے ہوتی ہے لیکن بالآخر یہ کسی فرد کی توازن کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر شکوک و شبہات کو وضاحت میں تبدیل کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ عمل خیالات کو ایک متوازن معنی تک پہنچانے میں وقت لیتا ہے۔"

ریفلیکشن یا غور و فکر کے عمل میں وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ یہ مرحلہ وار آگے بڑھتا ہے۔ جان ڈیوی کے مطابق ریفلیکشن کے مندرجہ ذیل پانچ مراحل ہیں:

1. حیرت:

ریفلیکشن یا غور و فکر کا پہلا مرحلہ حیرت یا "حیرانی" ہے۔ یہ تب شروع ہوتا ہے جب کسی مسئلے سے دوچار فرد کسی تجویز یا خیال پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

www.joheraiou.com

YouTube Channel: Joher Videos

محترم طلباء

1۔ میٹرک، ایف اے اور بی اے، کی خوشخط ہاتھ سے لکھی ہوئی اسائنمنٹس مناسب قیمت پر آرڈر پر تیار کروائیں۔

2۔ تمام ڈگری پروگرام اسائنمنٹ مکمل حوالہ جات (Reference) کے ساتھ LMS پر PDF اپلوڈ کرنے کے لیے مناسب قیمت پر حاصل کریں۔

3۔ علامہ اقبال اپن یونیورسٹی کے تمام ریسرچ تھیسز (Without Plagiarsm) میں حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

4۔ 8607 کی حل شدہ ٹیچنگ پریکٹس اور 8608 کے ایکشن پلان حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں۔

5۔ تمام کلاسز کے لیسن پلان اردو اور انگلش میڈیم PDF میں حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

آپ ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

www.joheraiou.com

تمام پروگرام کی حل شدہ اسائنمنٹس اور کی بکس (Helping Books) فری ڈاونلوڈ کریں

اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام تر معلومات حاصل کریں

Contact Team Joher Media

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

2. تفصیلی وضاحت:

"تفصیلی وضاحت" دوسرا مرحلہ ہے۔ کسی مسئلے سے دوچار ہونے کے فوراً بعد متعلقہ فرد اپنے سابقہ تجربات کو ذہن میں لاتا ہے۔ اور صورتحال کے فوائد و نقصانات اور مثبت اور منفی اثرات پر غور و فکر کرتا ہے۔

3. مفروضات:

اس وضاحت کی روشنی میں وہ فرد "مفروضات" قائم کرتا ہے۔ کیا ہوا تھا؟ یہ کیوں اور کیسے ہوا اور اس وقت بہترین انتخاب کیا ہو سکتا تھا۔

4. مفروضات کا موازنہ:

جب کوئی فرد کسی سابقہ صورتحال یا سابقہ تجربے سے ملتے جلتے کسی تجربے سے دوچار ہوتا ہے تو وہ موجودہ صورتحال اور اس کے متعلق قائم کیے گئے مفروضات کا سابقہ صورت حال اور اس دوران قائم کیے گئے مفروضات کا آپس میں موازنہ کرتا ہے۔ "مفروضات کا یہ موازنہ" اسے کسی بہتر نتیجے پر پہنچنے کے قابل بناتا ہے۔

5. عملی اقدام

احتیاط سے مفروضات کا معائنہ کرنے کے بعد وہ آخری مرحلے کے لیے تیار ہوتا ہے جسے "عملی قدم اٹھانا" کہتے ہیں۔ یہ اقدام ایک بہتر انداز سے غور و فکر کی عکاسی کرتا ہے اور غور و فکر کے عمل پر مبنی ہوتا ہے۔

صرف تجربہ ہی کافی نہیں ہے۔ غور و فکر یا ریفلیکشن اس تجربے کو حصولِ علم اور مزید فہم و بصیرت کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے۔ ڈیوی یہ تصدیق کرتا ہے کہ ریفلیکشن کا عمل ان مراحل کی سختی سے پابندی نہیں کرتا بلکہ یہ مراحل ریفلیکشو سرگرمی کے مختلف پہلو ہیں۔ ایک فرد کئی سابقہ تجربات ذہن میں لا سکتا ہے یا کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے مزید تجربات کر سکتا ہے۔

ریفلیکشن سے ارتقاء پذیر تین رویے:

ڈیوی کے مطابق غور و فکر یا ریفلیکٹو تھنکنگ کا عمل تین رویوں کے ارتقاء کا سبب بنتا ہے۔ یہ تین

رویے درج ذیل ہیں۔

i. ذہنی وسعت (تعصب سے آزادی)

ii. اخلاص یا گہری دلچسپی

iii. نتائج کا سامنا کرنے کی ذمہ داری

یہ رویے تدریسی عمل کی بنیاد ہیں جو لوگوں میں تدریسی عمل میں دلچسپی لینے کا رجحان پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ غور و فکر کے عمل یا ریفلیکٹو پروسیس کا تدریسی عمل سے گہرا تعلق ہے۔ تعصب سے آزاد ذہن رکھنے والا استاد طلباء سے مساوی اور فراخ دلانہ برتاؤ رکھتا ہے۔ ایسا کرنے سے ہی ملک کے تدریسی شعبے میں افرادی قوت مطلوبہ معیار تک پہنچ سکتی ہے۔ نتائج کو قبول کرنے کی ذمہ داری استاد کو طلباء کے معاملے میں ذمہ دارانہ رویہ اپنانے اور اپنے تدریسی طریقہ ہائے کار کو بہتر بنانے کی جانب راغب کرتی ہے۔

اگر ہم روایتی یا ریفلیکٹو تھنکنگ کے عمل کے پانچ مختلف مراحل (حیرانی، تفصیلی وضاحت، مفروضات، مفروضات کا موازنہ اور عملی اقدام) پر غور کریں تو ہم بغیر کسی شک و شبے کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مراحل ایک استاد کو تدریسی رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور انھیں یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ ان مراحل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پیشہ ورانہ لحاظ سے خود کو بہتر بنائیں۔ ایک استاد کا ہر قدم کسی فرد کے مستقبل اور آخر کار ملک کے مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے اپنے ہر قدم کے پیچھے غور و فکر اور ریفلیکٹو تھنکنگ کا عمل دخل ہونا چاہیے۔

☆☆☆☆

سوال 3- اساتذہ کے لیے ریفلیکشن میں غور و فکر پر مبنی طریقہ کار کی وضاحت کیجئے۔

جواب: اساتذہ کے لئے ریفلیکشن کے کچھ طریقہ ہائے کار:

(Some methods of reflection for the Teachers)

ہم کہہ سکتے ہیں کہ غور و فکر پر مبنی تدریس یا ریفلیکٹو ٹیچنگ پیشہ ورانہ ارتقاء کا ذریعہ ہے جس کا آغاز گروہ جماعت سے ہوتا ہے۔ اس کی شروعات اس قسم کے سوالات سے ہوتی ہے جیسا کہ "یہ کیوں اہم ہے

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

؟''، ''اسے کس طرح بہتر انداز سے پڑھایا جا سکتا ہے؟''، ''تدریس کے رائج طریقہ ہائے کار بچوں کے لئے کس لحاظ سے مفید ہیں؟''، ''میں کس طرح اسے زیادہ بہتر بنا سکتا ہوں؟'' اور ایسے ہی دیگر سوالات۔ ذیل میں اساتذہ کے استعمال کے لئے ریفلیکشن کے چند طریقہ ہائے کار بیان کیے گئے ہیں۔

1- اساتذہ کی ڈائری (Teachers' Diary)

اگر اساتذہ باقاعدگی سے ڈائری لکھتے ہیں تو وہ اس طرح کے سوالات کر سکتے ہیں۔

i. مجھے یہ سبق کس طرح پڑھانا ہے؟
ii. اس سبق کے اختتام پر میں کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہوں؟
iii. وہ زیادہ اہم پہلو کون سا ہے جسے زیادہ توجہ اور وقت دینا چاہیے؟
iv. اس سبق کے دوران مجھے کون سے تصورات کی وضاحت کرنی ہے؟

2- کسی ساتھی کو مدعو کیجئے (Invite a Colleague)

استاد اپنے طریقہ تدریس پر فیڈ بیک حاصل کرنے کے لئے کسی ساتھی استاد کو مدعو کر سکتا ہے۔ کسی ساتھی سے یہ درخواست کی جا سکتی ہے کہ وہ طلباء پر تدریسی طریقہ ہائے کار اور تدریسی تکنیکوں کے اثرات کا مشاہدہ کرے۔ طلباء کے ردِ عمل کا جائزہ لے۔ اور پھر اپنی رائے اور مناسب فیڈ بیک دے۔

3- اسباق کی ریکارڈنگ (Recording the Lessons)

اگر آپ قدرے شرمیلے ہیں اور کسی ساتھی یا کسی دوسرے استاد کی موجودگی میں پڑھانے میں جھجک محسوس کرتے ہیں تو آپ اپنے اسباق کو ریکارڈ کر سکتے ہیں اور انھیں مختلف اوقات کے دوران بار بار سن سکتے ہیں تاکہ تدریسی طریقہ کار کو بہتر بنایا جا سکے اور طلباء پر زیادہ بہتر عکس یا ریفلیکشن ڈالا جا سکے۔

☆☆☆☆☆

سوال 4- ڈی۔اے۔شون (D.A. Schon) اور ڈیوڈ اے۔کولب (David A-Kolb) کے بیان کردہ ریفلیکشن یا غور و فکر پر مبنی طریقہ کار کی وضاحت کریں۔

جواب: 1- ڈی۔اے۔شون (D.A. Schon) کا طریقہ کار:

ڈی۔اے۔شون ایک مفکر اور فلسفی تھا جو کسی فرد کی ذاتی، پیشہ ورانہ اور معاشرتی زندگی کے تمام

پہلوؤں کے حوالے سے غور و فکر کے طریقہ ہائے کار یا ریفلیکٹو پریکٹس میں دلچسپی رکھتا تھا۔ وہ پیانو اور شہنائی بجانے میں بھی ماہر تھا۔

شون کے مطابق ''غور و فکر کے طریقہ ہائے کار یا ریفلیکٹو پریکٹس پیشہ ورانہ علم اور مہارت کو ارتقاء بخشتے ہیں۔'' بنیادی طور پر شون یہ جاننے میں دلچسپی رکھتا تھا کہ پیشہ ور افراد اپنے پیشہ ورانہ ارتقاء کے لئے کب اور کیسے ریفلیکشن کا استعمال کرتے ہیں۔ ریفلیکشن کے عملی طریقہ کار اور نظریات کا ارتقاء شون کے کام کی بنیاد ہے۔

شون تربیت دینے والے افراد کو تربیت فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا زیادہ تر کام ان اساتذہ کے لئے ہے جو اساتذہ کی تربیت کرتے ہیں۔ اس کا کام ''تائیدی نظریے'' یا ''Espoused Theory'' پر مبنی ہے یہ بنیادی طور پر کسی فرد کے ذہنی رویے کا ایک ماڈل ہے۔ ایک فرد کیا سوچتا ہے۔ وہ کسی رائج نظریے (Theory in use) سے کیا مراد لیتا ہے؟ اگر ہم کسی استاد سے یہ سوال کریں کہ وہ فیل ہونیوالے طلباء کے معاملے میں کیا حکمتِ عملی اختیار کرتا ہے تو اس کا جواب ہوگا کہ ''ہم اس بچے کی کاؤنسلنگ کرتے ہیں اور اس پر خاص توجہ دیتے ہیں۔'' ایسی صورت میں عملی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اساتذہ بچے کے والدین کو بلاتے ہیں اور ان کے لئے سکول کے علاوہ بھی کسی ٹیوشن وغیرہ کا انتظام کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ پہلی صورتحال تائیدی نظریے سے متعلق ہے جبکہ دوسری رائج یا زیرِ استعمال نظریے پر۔ اسی طرح کتابوں میں تحریر بعض نظریے معقول نظر آتے ہیں لیکن جب انھیں عملی طور پر استعمال کیا جائے تو زیادہ موثر ثابت نہیں ہوتے۔ اور نظریہ پیش کرنیوالے کے لئے بھی مفید نہیں ہوتے۔ شون کا کام نئے پیشہ ور افراد کے لئے ہے تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ ماہرین کس طرح کسی رائج نظریے کو حقیقی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کا کام کسی عمل میں غور و فکر اور کسی عمل کے بارے میں غور و فکر سے متعلق ہے۔ پیشہ ور افراد نہ صرف کسی تجربے کے دوران اس پر غور و فکر کرتے ہیں بلکہ اس تجربے کے بعد بھی اس پر غور کرتے ہیں۔ غور و فکر یا ریفلیکشن کے اس عمل کے دوران نئے پیشہ ور افراد جو زیادہ تجربہ کار نہیں ہوتے اپنا ایک زیرِ استعمال نظریہ تشکیل دیتے ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ڈیوی (Dewey) نے ریفلیکشن کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ کوب (Kolb) نے اس کے مختلف مراحل بیان کیے ہیں۔ شون نے ریفلیکشن کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ کسی عمل کے ''دوران'' اور کسی عمل ''پر''، غور و فکر یا ریفلیکشن۔ ان تمام مفکرین نے اپنے نظریات میں کسی تجربے کے بعد غور و فکر یا ریفلیکشن، مفروضات قائم کرنے یا تجرباتی نتائج اخذ کرنے کو اہمیت دی ہے۔ کسی تجربے سے سیکھنے کا ہر عمل مشاہدہ کرنے اور اس مشاہدے پر غور و فکر کرنے کا تقاضا کرتا ہے جس کے بعد حاصل ہونیوالے نتائج پر عمل کیا جاتا ہے۔ لوگ جتنا زیادہ غور و فکر کرتے ہیں ان کے غور و فکر کرنے کے عمل میں اتنی ہی بہتری آتی ہے اور اتنا ہی زیادہ وہ اپنے متعلق جانتے ہیں۔

2- ڈیوڈ اے۔کوب (David A. Kolb)

ڈیوڈ اے کوب ایک امریکی پروفیسر اور ماہر تعلیم تھا۔ وہ تجرباتی تدریس، انفرادی اور معاشرتی تبدیلی، پیشہ ورانہ ارتقاء، غیر پیشہ ورانہ اور پیشہ ورانہ تعلیم کا ماہر تھا۔ ڈیوڈ کوب ''تجربات پر مبنی تعلیمی نظام'' "Experience Based Learning System" کا بانی اور چیئرمین تھا۔

ڈیوڈ کوب نے تدریسی عمل کے چار مراحل کی وضاحت دو اہم متضاد ستوں کی بنیاد پر کی ہے۔ یعنی ٹھوس یا عملی بمقابلہ تجریدی (Concrete versus abstract) اور فعال بمقابلہ فکری (Active versus reflective)۔ عملی طور پر یہ ظاہر ہے کہ بالغ افراد کے لئے زندگی کے کسی تجربے سے سیکھنے کے لئے پہلے سے حاصل کی گئی معلومات یا علم کو بھولنا ضروری ہے تاکہ وہ نئی چیزیں سیکھ سکیں۔ نئے نظریات قائم کرنے کے لئے بعض اوقات افراد کو نئے تجربات سے گزرنا ہوتا ہے۔

کوب کے تجرباتی تدریسی نظریے کی بنیاد ایک نظریاتی ماڈل پر ہے۔ ذیل میں تدریس کے اس ماڈل کو گراف کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔

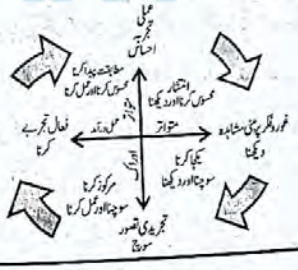

ڈیوڈ کوب سیکھنے کے چار رویوں کو سیکھنے کے چار طریقہ ہائے کار کے لحاظ سے ظاہر کرتا ہے۔ سیکھنے کے لحاظ سے افراد کو مندرجہ ذیل چار گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- عمل کرنیوالے (Doers)

عمل کرنیوالے افراد فعال اور ٹھوس تجربات کرتے ہیں۔ عمل کرنیوالے افراد ایسی صورتحال کو ترجیح دیتے ہیں جہاں وہ جلد از جلد اپنا کام سرانجام دے سکیں۔ مختلف تجربات کرتے ہوئے عملی کام سرانجام دینے کے دوران وہ زیادہ بہتر انداز سے سیکھتے ہیں۔ وہ سیکھنے کے نئے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں، مسائل کو بہتر انداز سے حل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں اور ان کاموں کو ایک چیلنج سمجھ کر کرتے ہیں جن سے وہ ناواقف ہوں۔

2- غور و فکر کرنیوالے (Reflectors)

غور و فکر کرنیوالے عملی تجربات اور مشاہدات پر غور و فکر کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ افراد کسی بھی اقدام سے پہلے اس [illegible] سوچ بچار کرنا پسند کرتے ہیں اور پیچیدہ مسائل کو بہتر انداز سے حل کرتے ہیں۔ وہ کسی مسئلے کا تمام پہلوؤں سے [illegible] لیتے ہیں اور مسائل کے حل کے نئے طریقوں کی تلاش میں کامیاب رہتے ہیں۔ یہ خواب دیکھنے والے افراد [illegible] ہیں اور کبھی جلد بازی نہیں کرتے۔ وہ کسی بھی فیصلے سے قبل سوچ بچار کے لئے وقت صرف کرتے ہیں۔

3- غور و فکر کرنے والے یا مفکرین (Thinkers)

مفکرین یا سوچنے والے افراد اپنے غور [illegible] کو اپنے تجریدی تصور سے منسلک کرتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات کو مربوط مفروضات اور نظریات میں تبدیل کرتے ہیں۔ یہ لفظی دلائل دینے کی اچھی قابلیت رکھتے ہیں اور آزادانہ کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسی صورتحال میں زیادہ بہتر انداز سے سیکھتے ہیں جہاں سیکھنے کا ایک بہتر ماحول تشکیل دیا گیا ہو۔ یعنی ایک ایسا واضح تدریسی ماڈل جہاں اہداف، مقاصد اور نظریات واضح ہوں۔ یہ سوالات کرنا اور موضوعات پر بحث و مباحثہ کرنا پسند کرتے ہیں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

4- فیصلہ کرنیوالے (Deciders)

فیصلہ کرنیوالے افراد تجریدی تصور اور فعال تجربات کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ نظریات کو عملی شکل دینا پسند کرتے ہیں۔ یہ کسی پر انحصار کیے بناء خود فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں، از خود مسائل حل کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ ایسے اصول و قواعد کے ذریعے بہترین انداز سے سیکھتے ہیں جن پر وہ فوری طور پر عمل درآمد کر سکیں۔ یہ عملی انسان ہوتے ہیں اور وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔

کولب کے لرننگ سائیکل کے چار مراحل (Four Stages of Learning Cycle)

کولب کے چار تدریسی مراحل کا سائیکل ایک گردشی عمل ہے جس سے دوران تدریس اکثر واسطہ پڑتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد کے لئے اس لرننگ سائیکل کا نقطہ آغاز ایک ہی ہوتا ہے اس لرننگ سائیکل کے مختلف مراحل کی ترتیب ایک جیسی ہوتی ہے۔ ڈیوڈ کولب کے مطابق سیکھنے کے ان چار مراحل سے گزرنے کے بعد تدریس کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔

تعلق (Relationship)

حالیہ دنوں تک اساتذہ سے ٹریننگ کورسوں میں لرننگ سٹائل کو سمجھنے پر زور دیا جاتا تھا۔ یعنی غور و فکر، ریفلیکشن اور نظریات تو ان کو یہ سکھایا جاتا تھا کہ کس طرح مختلف اشیاء ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور وہ ایک نظریاتی ڈھانچے میں رہتے ہوئے کس طرح غور و فکر کر سکتے ہیں۔ کسی فرد کے سیکھنے کے انداز یا لرننگ سٹائل کو عملی حوالہ استعمال کرنے کے مواقع بہت کم ہوتے ہیں۔ کسی کام کو عملی طور پر سرانجام دیتے ہوئے لوگ تجربات حاصل کرتے ہیں (عمل کرنیوالے یا doers)۔ اس کے بعد وہ غور و فکر کرتے ہیں کہ کیا ہوا (غور و فکر کرنیوالے یا reflectors)۔ اس کے بعد لوگ اپنے غور و فکر اور مشاہدات میں ایک ربط قائم کرتے ہیں اور ایک نظریہ تشکیل دیتے ہیں۔ سب سے آخر میں اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اشیاء، حالات و واقعات کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اور پھر اپنے خیالات کو عملی شکل دیتے ہیں (فیصلہ کرنیوالے یا deciders) سیکھنے کی مختلف جہتوں کا استعمال کرنیوالے افراد عام طور پر ان چاروں سٹائلز کو تدریسی اندازوں میں ماہر ہوتے ہیں۔

تعلیمی پیچیدگیاں (Educational Implication)

کولب (Kolb) کے تدریسی مراحل ایک استاد کو اپنے تدریسی انداز کا تنقیدی جائزہ لینے اور اپنے طلباء کے لیے سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طلباء کے لئے ڈیزائن کی گئی سرگرمیاں اس نوعیت کی ہوں جن سے ہر طالب علم اپنے تدریسی انداز کے مطابق مستفید ہو سکے۔ افراد کو ان کے سیکھنے کے مختلف اندازوں میں موجود کمزوریوں سے آگاہ کر کے انھیں موثر انداز سے سیکھنے میں مدد فراہم کی جا سکتی ہے نیز تجرباتی لرننگ سائیکل کے اطلاق سے ان کمزوریوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ نصابی سرگرمیاں اور مواد اس طرح ڈیزائن کیا جانا چاہیے جو ان چاروں تدریسی مراحل سے گزرتے ہوئے طلباء کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہو۔

☆☆☆☆☆

سوال 5: پیشہ ورانہ ارتقاء کے مختلف ریفلیکٹو ماڈلز کی وضاحت کریں۔

جواب: پیشہ ورانہ ارتقاء کے ریفلیکٹو ماڈل

(Reflective Models of Professional Development)

1- رولف کا پیشہ ورانہ ارتقاء کا ماڈل

(Rolfe's Model of Professional Development)

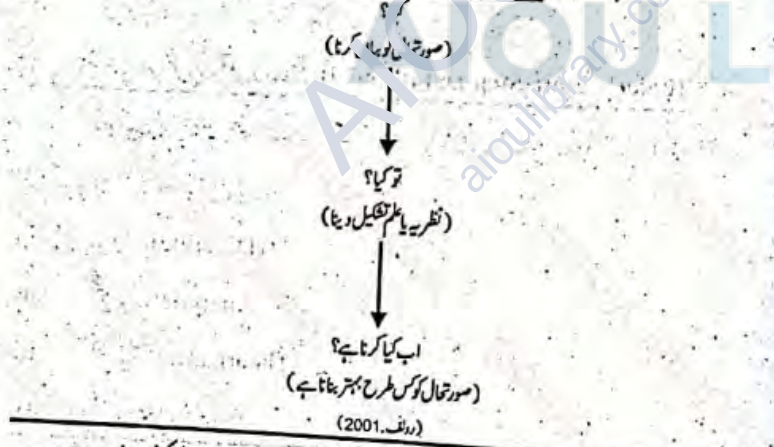

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ماڈل کی وضاحت (Explanation of the Model)

اس ماڈل کا پہلا مرحلہ وہ عمل ہے جو کسی خاص صورتحال کے دوران کیا گیا۔ عمل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ آتا ہے۔ یعنی، تو کیا؟ اب کسی دستیاب نظریے یا کسی مطالعے کی روشنی میں صورتحال اور کیے گئے اقدام کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ آخری مرحلہ نہایت اہم ہوتا ہے نہ صرف کیے گئے اقدام کے لئے بلکہ مستقبل میں کیے جانیوالے اقدام کے لئے بھی۔ یہ آخری مرحلہ فیصلہ کرنے اور کوئی قدم اٹھانے سے عمل کو بہتر بناتا ہے۔ یہ ماڈل عمومی لحاظ سے "SWOT" (اپنی اندرونی خوبیوں اور خامیوں اور بیرونی [illegible] کے لیے ایک آرگنائزیشن کا کیا گیا تجزیہ) کے تجزیے پر مبنی ہے۔

آسان لفظوں میں یہ ہمیں درج ذیل بنیادی معلومات فراہم کرتا ہے۔

i. کیا بہتر کام کیا جا سکتا ہے؟
ii. کیوں؟
iii. کیا بہتر نہیں ہے گا؟
iv. کیوں نہیں
v. وہ کونسا عمل ہے جسے اگلی مرتبہ اسی طرح دہرانا ہے؟
vi. اگلی مرتبہ مجھے کونسا نیا عمل کرنا ہے؟

2- پیٹر کا چار مراحل پر مشتمل ڈیٹا ماڈل (Peter's Four Step Data Model)

پیٹر ایک طریقہ کار متعارف کراتا ہے جس کے چار مراحل ہیں۔ اس کو DATA کہا جاتا ہے۔

اس کے چار مراحل مندرجہ ذیل ہیں:

i. بیان کرنا (Describe)
ii. تجزیہ کرنا (Analysis)
iii. نظریہ قائم کرنا (Theorize)
iv. عمل کرنا (Act)

استاد سب سے پہلے اس مطلوبہ مسئلے، سرگرمی یا واقعے کو بیان کرتا ہے جس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو۔ استاد اس مسئلے یا واقعے کے موجودہ پس منظر کو بیان کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ تبدیلی کی ضرورت کیوں ہے۔ اگلے مرحلے میں تجزیہ کرتے ہوئے ان عناصر کو بیان کیا جاتا ہے جو موجودہ صورتحال میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اس مرحلے کا ایک اہم حصہ درس و تدریس کے عمل میں مضمر مفروضات، عقائد، اصولوں اور محرکات کی نشاندہی کرنا ہوتا ہے۔

DATA پروسیس کے تیسرے مرحلے میں سابقہ مراحل کے دوران تشکیل پانے والے نظریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریس کے متبادل طریقوں کے متعلق نظریات قائم کیے جاتے ہیں اور پرانے نظریات کو نئے نظریات میں ڈھالا جاتا ہے۔

آخر میں استاد نئے نظریات کے مطابق عمل درآمد کرتا ہے۔

3- [illegible] فیلڈ کا چار عدسی تنقیدی ماڈل (Brookfield 4 Critical Lenses Model)

بروک فیلڈ کے مطابق ہم اپنے معمولات اور طریقہ ہائے کار پر غور کرنے اور ان کا مشاہدہ کرنے کے لئے چار "تنقیدی عدسوں" کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں۔

i. ہمارا اپنا نقطہ نظر (اسے وہ آٹوبائیوگرافی کا نام دیتا ہے)
ii. طلباء کے متعلق
iii. اپنے ہم پیشہ ساتھیوں کے متعلق
iv. اور تعلیمی تناظر میں پیش کیے گئے مختلف نقطہ ہائے نظر

بروک فیلڈ لکھتا ہے "تمام تجربات فطری طور پر [illegible] کے حامل ہوتے ہیں" وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہماری اپنی زندگی کے تجربات (autobiographies) تدریس سے متعلق فہم و بصیرت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ جن کے ذریعے استاد اپنے تدریسی مسائل کے مطلوبہ حل تک پہنچ سکتا ہے۔

بحیثیت ایک طالب علم اور اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت ایک استاد کے اپنے ذاتی تجربات پر غور کرنا ایک استاد کے لئے اپنے اندر موجود پوشیدہ صلاحیتوں اور تحریکات سے آگاہی حاصل کرنے میں مدد گار ہو سکتا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تاہم اگر کسی مخصوص تدریسی تجربے کو مدِ نظر رکھا جائے تو اساتذہ کو محض یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ان کے لئے کیا مفید ثابت ہوا بلکہ انھیں خود سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ آیا یہ تدریسی تجربہ حقیقی معنوں میں ان کے طلباء کے لئے مفید رہا؟ اس کے علاوہ اساتذہ کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ تدریسی تجربہ جامع اور طلباء میں تحریک پیدا کرنے والا تھا؟

بروک فیلڈ (Brookfield) کے مطابق "میری رائے میں یہ جاننے کے لئے کہ آیا ایک بہتر تدریس وقوع پذیر ہو رہی ہے یا نہیں ایک بنیادی معیار یہ ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اساتذہ کس حد تک دانستہ یا نادانستہ طلباء کے ذہنوں میں جھانکتے ہیں اور کس حد تک کمرہ جماعت اور تدریس کو طلباء کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

کمرہ جماعت کے معمولات سے متعلق اپنے ساتھیوں سے بات کرنا تدریسی تجربات پر نئی روشنی ڈالنے میں معاون ہو سکتا ہے۔ یہ گفتگو نہ صرف بہت سے تدریسی مسائل کا حل فراہم کرتی ہے بلکہ موجودہ صورتحال کے مطابق اپنے تدریسی طریقہ ہائے کار کی جانچ پڑتال کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 6۔ عمل (Action) اور غور و فکر یا سوچ بچار (Reflection) میں کیا تعلق ہے؟ ریفلیکشن کے مختلف مراحل بیان کریں۔

جواب: عمل اور غور و فکر (Action and Reflection)

ذیل میں دی گئی شکل کی مدد سے عمل، غور و فکر اور تبدیلی کے مابین تعلق کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

غور و فکر یا ریفلیکشن کے چار مراحل

غور و فکر یا ریفلیکشن سائیکل کے چار مراحل ہیں۔

i. ابتدائی یا نیا تجربہ
ii. ریفلیکشن اور مشاہدہ
iii. ایک نئے تصور کی تشکیل
iv. تجربہ



دی گئی ڈایاگرام میں ابتدائی تجربہ پہلا عمل ہے۔ اس کے بعد ابتدائی تجربے میں تبدیلی یا بہتری لانے کے لئے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ تب نئی حاصل کی گئی معلومات یا علم کی تجرباتی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ یعنی ایسی ہی صورتحال میں اس کا عملی اطلاق کیا جاتا ہے۔

ڈیوی (Dewey) یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ریفلیکشن ایک بنیاد ہے جو وسعتِ ذہن، فراخدلی اور ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔ شون کا ماڈل ایک پیشہ ور فرد کو ایک ماہر فرد بننے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ کوب کا نظریہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح سے بنیادی عقائد کی جانچ پڑتال کس قدر اہم ہے جو کسی نئے علم کے حصول کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

یہ تینوں مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ غور و فکر کو تجربے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کوب نے ریفلیکشن کے مختلف مراحل کی وضاحت کی، شون نے ریفلیکشن کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی کسی عمل کے دوران غور و فکر اور کسی عمل کے نتائج پر غور و فکر۔ یہ تمام نظریات تجربات اور اس کے بعد غور و فکر یا ریفلیکشن پر مشتمل ہیں جس کے بعد مفروضات قائم کیے جاتے ہیں یا نتائج اخذ کیے جاتے ہیں جنھیں مزید تجربات کے لئے استعمال لیا جاتا ہے۔ لوگ جتنا زیادہ کسی عمل پر غور و فکر کرتے ہیں اتنا ہی ان کی فکری صلاحیتوں کا ارتقاء ہوتا ہے اور اتنا ہی وہ اپنے متعلق زیادہ آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

تدریسی عمل پر سوچ بچار کے لئے پیشہ ور مفکرین باقاعدگی سے اور ارادتاً خود سے سوالات کرتے ہیں اور پھر ان سوالات کے جوابات کو تدریسی حکمتِ عملیوں میں تبدیلی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

باب 5

فکری چکر (ریفلیکٹو سائیکل)

Reflective Cycle

سوال 1- گبز کے فکری چکر (Gibbs' Reflective Cycle) کی وضاحت کریں۔

جواب: گبز کا فکری چکر یا غور و فکر کا دائرہ (Gibbs' Reflective Cycle)

کسی تجربے یا سرگرمی کے تمام مراحل پر غور خوض کرنے کے لئے گبز (Gibbs) کا فکری سائیکل یا غور و فکر کا دائرہ (Reflective Cycle) کافی کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ پروفیسر گراہم گبز (Professor Graham Gibbs) نے اپنا فکری چکر (Reflective Cycle) 1988ء میں شائع کی جانے والی کتاب "تعلیم بذریعہ عمل" (Learning by Doing) میں پیش کیا ہے۔ یہ اساتذہ کے لئے تدریسی حکمتوں اور تکنیکوں پر لکھی گئی ایک اہم کتاب ہے۔ اس میں بیان کیا گیا فکری چکر (Reflective Cycle) وہ ماڈل پیش کرتا ہے جس کے تحت طالبعلم مختلف سرگرمیوں کے چکر سے گزرتے ہوئے نظریے اور عمل کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے۔ ان سرگرمیوں میں بیان کرنا (Describing)، محسوس کرنا (Feeling)، جائزہ لینا (Evaluating)، تجزیہ کرنا (Analysing)، نتیجہ اخذ کرنا (Concluding) اور عملی منصوبہ بندی کرنا (Action Planing) شامل ہیں۔ گبز سائیکل (Gibbs' Cycle) کے نام سے مشہور یہ ماڈل اساتذہ کے تربیتی پروگرامز میں کافی موثر ہے۔ عمومی خیال یہ ہے کہ گبز سائیکل (Gibbs' Cycle) ایسے افراد کے لئے زیادہ

مفید ہے جو کہ مختلف حالات سے سیکھتے ہیں اور اپنے منصوبوں پر عملدرآمد کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ریفلیکٹو پریکٹیشنرز (Reflective Practitioners) یعنی غور و فکر کرنے والے اصحاب فکری تحریر (Reflective Writing) کے لئے اسی سے ملتے جلتے انداز میں سوچتے ہیں۔

گبز (Gibbs) کا فکری چکر (Reflective Cycle) غور و فکر کے 6 مراحل پر مشتمل ہے جنہیں درج ذیل ڈایاگرام میں واضح کیا گیا ہے۔



گبز کا فکری چکر

پورے چکر کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر حصے کے بارے میں تعلم کو یقینی بنایا جائے۔ یعنی ہر حصے میں آپ ایک وقت میں صرف ایک پہلو پر سوچیں اور لکھیں۔ یہ چھ مراحل مندرجہ ذیل ہیں:

1- بیان یا وضاحت (Description)

بیان یا وضاحت کے مرحلے پر زیر بحث واقعہ کو مختصراً بیان کیا جائے، اسے آپ کے غور و فکر کا سب سے چھوٹا حصہ ہونا چاہیے۔ جو کچھ ہوا ہے اس کے بارے اہم تفصیلات کو شامل کریں، جیسا کہ

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 61 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

آپ کے شریک ہونے کی وجہ، آپ نے کیا کیا؟، وہاں اور کون کون تھا؟ باقی لوگوں نے کیا کیا؟ آپ کو وہ سب معلومات بیان کرنی چاہئیں جن سے واقعہ کا مفہوم واضح ہو سکے البتہ اسے پہلے نہ دیں اسے مختصر رکھنا چاہیے۔

2- احساسات (Feelings)

خود کو موقع دیں کہ آپ دیگر اجزا سے خود کو الگ کر کے اس وقت کے اپنے تفکرات اور احساسات کو کھوجیں جب آپ واقعہ میں شریک تھے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ بات اہم ہے کہ آپ مزید تفصیل میں نہ کریں اور نہ ہی اس کا جائزہ لینے کی کوشش کریں۔ غور و فکر کے اس حصے میں آپ کو چاہیے کہ آپ اس وقت کے ان تفکرات اور احساسات کو کھول کر بیان کریں جنہوں نے اس واقعہ پر اثر ڈالا۔

3- جائزہ (Evaluation)

جائزہ (Evaluation) کا یہ مرحلہ آپ کو یہ موقع دیتا ہے کہ آپ دیکھیں کہ پورے واقعہ میں کیا اچھا تھا اور کیا غلط ہوا۔ اس مرحلے پر ضروری ہے کہ آپ واقعے کی اچھائیوں اور برائیوں دونوں پر غور و خوض کریں بیشک پورا واقعہ بظاہر مثبت یا منفی ہو۔

4- بیان یا وضاحت کا دوسرا مرحلہ (Description Stage II)

یہ [illegible] جہاں آپ واقعے کو قابل فہم بناتے ہیں اسے آپ کے غور و فکر کا سب سے بڑا حصہ ہونا چاہیے۔ [illegible] پر اگر آپ ان تمام معاملات پر الگ الگ غور و خوض کریں گے جن پر آپ اپنے پہلے غور و فکر میں روشنی [illegible] چکے ہیں تو زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ پورے واقعے کا فہم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ متعلقہ تعلیمی مواد کا بھی مطالعہ کریں۔

5- نتیجہ (Conclusion)

اس مرحلے پر آپ اپنے کردار اور احساسات کے ساتھ دیانتدار رہتے ہیں، آپ تمام معاملات کو اپنے سامنے لاتے ہیں ان سب کا جائزہ لیتے ہیں اور متعلقہ تعلیمی مواد کا مطالعہ کرتے ہوئے معقول نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آپ واقعہ کو کیسے لے کر چلے، اس موقع پر آپ صورتحال پر قابو پانے کے لئے آپشن متبادل آپشن تشکیل دینے کے بھی قابل ہو جائیں گے۔

6- عملی اقدام/ایکشن پلان (Action Plan)

یہ وہ مرحلہ ہے جس میں آپ تمام سابق مراحل کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اس میں آپ بتاتے ہیں کہ آپ اپنا کردار ویسے ہی دہرائیں گے یا اس میں ردوبدل بھی کریں گے۔ یہ چکر کا آخری مرحلہ ہے جہاں پر مخصوص غور و فکر کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے اور نئے غور و فکر کی تیاری شروع کی جاتی ہے۔

گبز کے فکری چکر (Gibbs' Reflective Cycle) کو مندرجہ ذیل چارٹ کی صورت میں زیادہ بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

1- بیان/وضاحت (Description) کیا ہوا؟	کیا، کہاں اور کب ہوا؟ کس نے کیا کہا / کیا؟ آپ نے کیا پڑھا/سنا/ کیا؟ یہ سب کس ترتیب سے رونما ہوا؟ حالات کیسے تھے؟ آپ کی ذمہ داری کیا تھی؟
2- احساسات (Feelings) آپ کس بارے میں سوچ رہے تھے؟	آپ کا فوری ردعمل کیا تھا؟ آپ کے اندر کے احساس نے آپ کو کیا بتایا؟ کیا آپ کے احساسات تبدیل ہوئے؟ آپ کیا سوچ رہے تھے؟
3- جائزہ (Evaluation) تجربے کے حوالے سے کیا اچھا تھا اور کیا برا [illegible]	آپ کے لئے دلچسپ، خوشگوار اور اہم کیا تھا؟ کس [illegible] نے آپ کو ناخوشگوار کیا؟ کیا مشکلات درپیش تھیں؟ کیا [illegible] مددگار نہیں تھا اور کیوں؟ کس قسم کی بہتری کی ضرورت ہے؟
4- دوسرے مرحلے کی تفصیل / وضاحت (Stage II Description) آپ پورے واقعے سے کیا فہم حاصل کرتے ہیں؟	نظریے اور عمل کا موازنہ کریں۔ اس تجربے اور دیگر تجربات کے درمیان کیا مماثل ہے اور کیا مختلف؟ جو حقیقت میں رونما ہوا اس پر غور کریں۔ آپ نے کیا انتخاب کیا اور اس کا کیا اثر ہوا؟

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 62 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

5- نتیجہ (Conclusion) آپ کیا کچھ کر سکتے تھے؟	آپ نے واقعہ سے مستقبل کے لئے کیا سیکھا؟ ایسی صورتحال میں آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں؟
6- عملی اقدام / ایکشن پلان (Action Plan) آئندہ آپ کیا کریں گے؟	اگر ایسی ہی صورتحال دوبارہ رونما ہوتی ہے تو آپ کیا کریں گے؟

آیئے اب اس کی مشق کرتے ہیں:۔

1-بیان/وضاحت (Description)

یہ غور و فکر کا پہلا مرحلہ ہے، یاد رکھیں ہر شخص مختلف انداز سے غور و فکر کرتا ہے، اس کا طریقہ ذرائع بھی مختلف ہوتے ہیں۔ گبز (Gibbs) کے مطابق سب سے پہلے ضرورت اس امر کی ہیکہ آپ کے سامنے وہ سب کچھ واضح ہونا چاہیے جس پر آپ غور فکر کرنے جا رہے ہیں۔ اس میں آپ پس منظر کے بارے میں معلومات دے سکتے ہیں یعنی کون، کیا، کہاں جیسے سوالات کا آپ وضاحت کے ساتھ جواب دے سکتے ہیں۔ یہاں یہ خیال رکھیں کہ آپ کی جانب سے پیش کی جانے والے معلومات واقعہ سے متعلق اور صحیح ہو۔ غیر متعلقہ اور فضول تفصیلات ہرگز شامل نہ کریں۔ یعنی اسباب و نتائج کے بارے میں قیاس آرائی سے گریز کیا جائے۔ اپنے بیان کو جہاں تک ہو سکے آسان اور سادہ رکھیں۔

آیئے اب اس کی مشق کرتے ہیں۔ ذرا سوچیں کہ آپ کو دن بھر سکول میں کسی چیز سے خوشی ملی؟ کس نے جوش دلایا یا کس وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی؟ یہ سکول کا کوئی خاص دن ہو سکتا ہے جو پچھلے ہفتے منایا گیا ہو یا کوئی اور تقریب یا واقعہ ہوا ہوگا اس کے بارے میں لکھا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کی سوچ میں ابھی کچھ نہ آئے تو کچھ دن انتظار کر لیں، یہاں تک کہ آپ کو کچھ ایسا دلچسپ مل جائے جس پر آپ قلم اٹھا سکیں، ابتدائی تفصیل قلمبند کرتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالوں کو ذہن میں رکھیں۔

1- یہ کب ہوا؟

2- یہ کہاں ہوا؟

3- آپ وہاں کیوں تھے؟

4- وہاں اور کون تھا؟

5- کیا ہوا؟

6- آپ نے کیا کیا؟

7- دوسروں نے کیا کیا؟

8- نتیجہ کیا نکلا؟

2-احساسات (Feelings)

جو کچھ ہوا اس بارے میں آپ لازمی کچھ احساسات رکھتے ہیں، خاص طور پر جب کچھ نیا ہو تو [illegible] پریشان یا مضطرب ہو سکتے ہیں، اہم چیز یہ دکھانا ہے کہ آپ سے جو توقع کی جا رہی تھی، پریشان [illegible] بجائے وہ آپ نے کیسے کیا، اپنے احساسات کو بیان یا واضح کرنے کی کوشش کریں۔ جب بھی ہم [illegible] صورتحال میں شامل ہوں تو اسے ضبط تحریر میں لانے کے بعد اگلا مرحلہ اپنے احساسات کے بارے میں سوچنا کرنے کا آتا ہے، یہ خاص مرحلہ بلومز ٹیکسانومی (Bloom's Texonomy) میں تجزیاتی مرحلہ کہا جاتا ہے۔ اس سے آپ کو وقوفی صلاحیتوں، ابلاغی مہارتوں اور اپنے خیالات کے اظہار کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

آیئے اب اپنے احساسات کو لکھنے کی مشق کرتے ہیں، اس حوالے سے مندرجہ ذیل سوالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے احساسات کو قلمبند کریں:۔

i- جب واقعہ رونما ہوا تب آپ کے ابتدائی احساسات کیا تھے؟

ii- پورے واقعے کے دوران میں کیا آپ کے احساسات تبدیل ہوئے؟

iii- کیا آپ کے احساسات نے واقعہ یا صورتحال پر بھی اثر ڈالا؟

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iv- اب آپ کے احساسات کیا ہوتے ہیں جب آپ اس واقعہ کو دوبارہ یاد کرتے ہیں؟

_____

3-جائزہ (Evaluation)

تیسرا اور اہم ترین کام اب جائزے کا ہے۔اس میں آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ پورے واقعہ میں کیا اچھا تھا؟ اور کیا برا؟ یہ دو بڑے اہم سوالات ہیں، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کس چیز کو اچھے میں اور کس چیز کو برے میں شمار کرتے ہیں؟ آپ کی اقدار، نظریاتی پس منظر، سیاق وسباق، او ماحول آپ کی تشخیصی رائے (Evaluative Judgment) پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پورے واقعہ کا جائزہ لینے کی شعوری کوشش کی مشق کے لئے مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

1- آپ کے خیال میں پوری صورتحال میں کیا اچھا ہوا؟

_____

2- جو کچھ ہوا اس کے نتیجے میں آپ نے کچھ کارآمد سیکھا؟

_____

3- چاہے آپ کی طرف سے ہوا ہو یا کسی دوسرے کی طرف سے کیا کچھ پریشانی کا سبب بھی بنا؟

_____

4- کیا کچھ ایسا بھی ہوا جس کا آپ دوبارہ تجربہ نہیں کرنا چاہتے؟

_____

4- دوسرے مرحلے کی وضاحت (Description at Stage II)

یہ مرحلہ مذکورہ بالا تینوں مراحل کا مرکب ہے جسے علم کی روشنی میں مکمل کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ تجویز دی جاتی ہے کہ آپ واقعہ کو دوبارہ تحریر کریں لیکن اب ایسا کرتے ہوئے آپ اپنے علم کو بھی خصوصی طور پر بروئے کار لائیں۔ آپ کو بچے کی نفسیات کا علم ہے، آپ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے علم سے بھی واقف ہیں، آپ سکول کے انتظام وانصرام اور نگرانی کے عمل کو بھی سمجھتے ہیں، آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے مجموعی علم کی روشنی میں پورے واقعہ کو دوبارہ قلمبند کریں۔

اپنا بیان یہاں لکھیں اور واقعے، احساسات اور جائزے کو واضح کرنے کے لئے آپ جس ذریعہ علم کو اختیار کریں اس کا حوالہ بھی دیں۔

5- نتیجہ (Conclusion)

غور وفکر کرنے اور دستیاب مواقع میں سے بہترین کا انتخاب کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے انسان تمام مخلوقات سے برتر ہے، اس موقع کا معیار جسے کوئی شخص منتخب کرتا ہے، ہر فرد کے انتخاب کا معیار اس کی سوچ کے معیار کی عکاسی کرتا ہے۔ اس مرحلے پر اس بڑے سوال کا جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پوری صورتحال میں کیا کچھ کیا جا سکتا تھا، آئیں متبادل مواقع لکھنے کی کوشش کرتے ہیں، خانوں میں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

آپ جتنے زیادہ مواقع لکھ سکتے ہیں لکھیں۔

سوالات	پہلی وضاحت کے جوابات	پہلا متبادل	دوسرا متبادل
1- یہ کب ہوا؟			
2- کہاں ہوا؟			
3- آپ وہاں کیوں تھے؟			
4- اور کون تھا؟			
5- کیا ہوا؟			
6- آپ نے کیا کیا؟			
7- دوسروں نے کیا کیا؟			
8- نتیجہ کیا نکلا؟			

6- عملی اقدام/ایکشن پلان (Action Plan)

مذکورہ بالا فکری مشق سے گزرنے کے بعد آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ بہترین حکمت عملی کا انتخاب کریں گے، ایسا کرتے ہوئے آپ انتخاب کی وجہ بھی بتائیں اور اس کے فوائد و نقصانات پر بھی روشنی ڈالیں، یوں ایکشن پلان (Action Plan) کا ایسا ڈرافٹ تیار ہو جائے گا جس پر آپ آئندہ ایسی صورتحال پیدا ہونے پر عملدرآمد کر سکتے ہیں۔

ایکشن پلان یہاں لکھیں

یاد رکھیں!

گبز سائیکل (Gibbs' Cycle) صرف نصاب یا تدریس تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ فرد کو زندگی کے چیلنجز کے لئے تیار کرتا ہے، ہم میں ہر ایک کو ایسے بھرپور فکری عمل سے گزرنا چاہیے، سوچیں، بار بار سوچیں، پھر اس کے بعد کوئی فیصلہ لیں، معاملے پر بحث کریں، اپنے فیصلے کے فوائد و نقصانات کی چھان پھٹک کریں، پوری صورتحال کو اپنے اندر محسوس کریں اس کے بعد کسی نتیجے پر پہنچیں، آپ دوسروں سے کھل کر بات کریں، اپنی رائے کو حتمی نہ جانیں، اس عمل سے آپ پرسکون رہتے ہوئے دلائل دینا اور اپنے انتخاب کا جواز مہیا کرنا سیکھیں گے۔ یہ پر مشقت ذہنی عمل آپ کو زندگی کے چیلنجز کے لئے تیار کرے گا، کیونکہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی زندگی میں مختلف قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، محسوس کرنے، سوچنے اور دوبارہ سوچنے کی مشق ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں درست فیصلوں میں آپ کی مدد کرے گی۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- فکری عمل (Reflection) کے مختلف ماڈلز پر روشنی ڈالیں

جواب: فکری عمل کے ماڈلز (Models of Reflection)

پلیٹزر (Platzer) نے 1997 کے کام میں غور و فکر کے ساتھ تعلم کو بہت مؤثر قرار دیا گیا ہے، اس میں غور و فکر (Reflection) کے عمل کے لئے مختلف ڈھانچوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان میں کوئی بھی ڈھانچہ پورے کا پورا درست نہیں ہے آپ اپنی ضرورت کے مطابق کسی کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں، فکری تحریر (Reflective Writing) میں آپ کے مشغول ہونے کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ آپ اس سے تبدیل شدہ تصوراتی نقطہ نظر پیش کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں، یعنی فکری تحریر (Reflective Writing) کے ذریعے آپ کے صرف علم میں اضافہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان تصورات اور نظریات کو چیلنج بھی کیا جانا چاہیے جن کو آپ علم کے خلاف سمجھتے ہیں، جب آپ کسی صورتحال پر غور و فکر کرتے ہیں تو آپ اس صورتحال کو بعینہٖ نہیں دیکھتے بلکہ مختلف زاویوں سے اسے پرکھتے ہیں۔ یہ دیکھنے کا مختلف انداز کسی عمل

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کے بارے میں آپ کے عزم کے بیان میں جھلکتا ہے۔ عملدرآمد فکری عمل (Reflection) کا آخری مرحلہ ہے۔ اپنی فکری تحریروں کو اپنے اساتذہ کرام اور نگرانوں کے ساتھ شیئر کریں وہ آپ کو نئے نقطہ ہائے نظر منکشف کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

i- گبز کا فکری چکر (Gibbs' Reflective Cycle)

گبز (Gibbs) کا فکری چکر ایک سیدھا سادہ طریقہ ہے، جو کہ صورتحال کے واضح بیان، احساسات کے تجزیئے، تجربات کے جائزے، اس سے فہم حاصل کرنے، کسی نتیجے پر پہنچنے اور دوبارہ ایسی صورتحال پیدا ہو جانے کی صورت میں عملدرآمد کے لئے ایکشن پلان (Action Plan) تیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ii- جانز کا مربوط فکر کا ماڈل (Johns Model for Structured Reflection)

جانز (Johns) کا مربوط فکر کا ماڈل خاص واقعات کے تجزیئے یا تجربات پر عمومی فکر کے حوالے سے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ماڈل زیادہ پیچیدہ نوعیت کی فیصلہ سازی اور تجزیئے کے لئے کافی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ جانز (Johns) طالبعلم کی جانب سے پورے تعلمی تجربے کے دوران نگران کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسے رہنمائی کے تحت کئے جانے والے غور و فکر سے تعبیر کرتا ہے اور تجویز کرتا ہے کہ طلبہ اس کے لئے باقاعدہ لکھی جانے والی ڈائری استعمال کریں۔ جانز (Johns) کے مطابق اپنے افکار کو دوسروں کے ساتھ زیر بحث لانے سے فرد زیادہ سیکھتا ہے بجائے اس کے کہ وہ اکیلا ہی غور و فکر کرتا رہے۔ جانز (Johns) کارپر (Carper) کے پیش کردہ علم کے چار خاکوں جمالیات (Aesthetics)، ذاتی (Personal) اخلاقیات (Ethics) اور تجربات (Empirics) کو استعمال کرتے ہوئے پانچویں خاکے ریفلیکسیویٹی (Reflexivity) کو بھی شامل کرتا ہے۔ رالف اٹھیل (Rolfe et Al) نے علم کے خاکے ریفلیکسو (Reflexive Pattern) پر تنقید کی ہے۔ کیونکہ یہ کسی خاص واقعے یا مسئلے کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے جو کہ حل ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر تو صورتحال جاری یا برقرار رہتی ہے تو آپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

یہ ماڈل کچھ اس طرح کام کرتا ہے:۔

1- اندرون بینی (Looking in)

☆ اپنی ذات پر توجہ دینے کے لئے جگہ ڈھونڈیں

☆ اپنے افکار اور جذبات پر توجہ دیں۔

☆ مطلوبہ مقصد میں اہم نظر آنے والے افکار اور جذبات کو قلمبند کریں۔

2- بیرون بینی (Looking Out)

☆ اپنے خیالات اور محسوسات کو جس ماحول نے گھیر رکھا ہے اس کی وضاحت لکھیں۔

☆ کون سے معاملات زیادہ اہم دکھائی دیتے ہیں؟

3 جمالیات (Aesthetics)

[illegible] کیا۔ اصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟

[illegible] میں [illegible] تو میرا ردعمل کیا تھا؟

مجھ پر یا دوسروں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

دوسرے کیسا محسوس کر رہے تھے؟

مجھے کیسے معلوم ہوا؟

4- ذاتی (Personal):

اس صورتحال میں میں نے جو کچھ کیا ویسا میں نے کیوں محسوس کیا؟

5- اخلاقیات (Ethics):

کیا میں نے بہترین عمل کیا؟ (اخلاقی خاکہ سازی)

میرے اندر یا ماحول میں وہ کیا عوامل تھے جو مجھ پر اثر انداز ہوئے؟

6- تجربات (Empirics):

کیا علم ہوا؟ یا کیا میں خود کو باخبر کر سکا؟

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 66 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

7- ریفلیکسیویٹی (Reflexivity):

کیا یہ صورتحال پرانے تجربات سے متعلق ہے؟

میں صورتحال سے بہتر طور پر کیسے نمٹ سکتا ہوں؟

متبادل اقدام کے میرے اور دوسروں پر کیسا اثرات مرتب ہونگے؟

کیا نتیجے کے طور پر میں اچھے انداز میں اپنی اور دوسروں کی مدد کر سکتا ہوں؟

عملے اور خاندانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کئے جانے والے کام کے لئے میں خود کو کیسے پیش کر سکتا ہوں؟

اشاروں پر غور کے لئے خاکہ بنانا: کون سے داخلی عوامل مجھ پر اثر انداز ہوئے؟

iii- رالف اہیل کا ریفلیکسو پریکٹس کا فریم ورک

(Rolfe et al Framework for Reflexive Practice)

رالف اہیل (Rolfe et al) نے وہ فریم ورک تجویز کیا ہے جس میں بورٹن (Borton) کے ترقیاتی ماڈل کو استعمال کیا گیا ہے۔ کیا؟ تو کیا؟ اور اب کیا؟ جیسے سوالات نو آموزی سے اعلیٰ ترین سطح تک فکری عمل کو تیج دیتے ہیں۔ پہلے درجے کے فکری عمل کے لئے بیانیہ سطح پر بھی اس کا استعمال ممکن ہے۔ شکل میں دیئے جانے والے تیر کے نشان سلسلہ وار چکری ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے پریکٹیشنرز (Practitioner) صورتحال کو بیان کرنے کے لئے غور و فکر کرتا ہے، دوسرا مرحلہ صورتحال سے سیکھنے اور ذاتی نظریہ تشکیل دینے میں پریکٹیشنرز (Practitioner) کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تیسری سطح پر اقدامات پر غور کرتا ہے اور صورتحال کو بہتر بنانے کے نئے طریقے سوچتا ہے، اور ان کے ممکنہ نتائج کا جائزہ لیتا ہے۔ رالف (Rolfe) اس آخری سطح کو پریکٹس (مشق) (Practice) کے لئے اہم ترین قرار دیتا ہے۔

ریفلیکسو پریکٹس کا فریم ورک (A Framework for Reflexive Practice)

فکری عمل کی بیانیہ سطح	فکری عمل میں نظریہ اور علم کی تشکیل کی سطح	فکری عمل کی اقدام پر مبنی (ریفلیکسو) سطح
کیا؟ ← → ↗	تو کیا؟ ← →	اب کیا؟ ↳
رکاوٹ پیدا ہونے، برا محسوس ہونے کے پیچھے مسئلہ / مشکل / بات کیا تھی؟	کیا اس سے مجھے کچھ سیکھنے کا موقع ملا؟	مشکلات پر قابو پانے یا معاملے کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے مجھے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟
صورتحال میں میرا کردار کیا تھا؟ میں کیا حاصل کرنا چاہتا تھا؟	جب میں اقدام کر رہا تھا اس وقت میرے دماغ میں کیا چل رہا تھا؟	
دوسروں کا رد عمل کیا تھا؟ کیا نتائج برآمد ہوئے؟	میرے اقدام کی بنیاد کیا تھی؟	اگر فلاں اقدام کو کامیاب بنانا ہے تو کس بڑے مسئلہ پر توجہ دینا ہوگی؟
مجھ پر اور دوسروں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟	صورتحال میں میں اور کون سے علم کا اطلاق کر سکتا؟	متبادل اقدام کے کیا نتائج مرتب ہوں گے؟
میرے اور دوسروں کے اندر کیا احساس ابھرا؟	آیا وہ تجرباتی تھا؟ ذاتی تھا؟ یا سائنسی؟	
تجربے کے بارے میں کیا اچھا کیا برا تھا؟	نتیجہ اسے بہتر کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟	
	صورتحال میں بڑا مسئلہ کیا سامنے آیا؟	

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 67 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



عملی تحقیق (ایکشن ریسرچ)
Action Research

سوال 1۔ عملی تحقیق/ایکشن ریسرچ کیا ہے؟ بحیثیت محقق آپ استاد کو کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: عملی تحقیق/ایکشن ریسرچ کا تعارف:

(Introduction to Action Research)

سماجی نفسیات دان کرٹ لیون (Kurt Lewin) جسے عملی تحقیق (ایکشن ریسرچ) کا بانی تصور کیا جاتا ہے، نے پہلی مرتبہ ایکشن ریسرچ کی یہ اصطلاح 1940 کی دہائی میں استعمال کی، اس وقت سے لے کر اب تک "ایکشن ریسرچ" کے بنیادی اصول تبدیل نہیں ہوئے۔ ایکشن ریسرچ مسئلے کو حل کرنے کی تکنیک کے ذریعے کسی نتیجے پر پہنچنے کا عمل ہے۔ کسی مسئلے سے متعلق ایکشن ریسرچ کا متوقع نتیجہ طریقہ کار میں بہتری لانا ہے۔ جاری سرگرمی کے دوران اسے گروپ کی شکل میں انجام دیا جاتا ہے، ایکشن ریسرچ نظریاتی جوابات سے آزاد ہوتی ہے، یہ جاری عمل پر کی جانے والی تحقیق ہے۔ ایکشن ریسرچ تحقیق و تفتیش کا ایک ایسا عمل ہے، جس کی انجام دہی انہی لوگوں کے ذریعے ہوتی ہے جو کہ عملی کام میں مصروف ہوتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج فائدہ بھی انہی لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ ایکشن ریسرچ ایک نظام کے تحت کی جانے والی تحقیق ہے، جس کا مقصد لوگوں کی روزمرہ کی زندگیوں پر اثر انداز ہو کر سماجی معاملات میں بہتری لانا ہے۔ ایکشن ریسرچ تعلیمی مسائل کو حل کرنے اور تعلیمی امور میں بہتری لانے میں

کمرہ جماعت کے استاد کی مدد کرتی ہے۔

مذکورہ بالا مختلف النوع تعریفوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایکشن ریسرچ میں اکیلا استاد، یا مشترکہ مقصد کے ساتھ عملے کا گروپ یا پھر سکول کی پوری فیکلٹی ترقیاتی عمل کے حوالے سے مثبت انداز میں شریک ہوتے ہیں۔ ان تینوں سطحوں پر کی جانے والی تحقیق کے اپنے اپنے مقاصد ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i- ریفلیکٹو پریکٹیشنر (Reflective Practitioner) یعنی غور و فکر کا حامل پیشہ ور شخص بننا

ii- سکول کی ترجیحات میں بہتری لانا۔

iii- پیشہ ورانہ ماحول اور ثقافت تشکیل دینا۔

ایکشن ریسرچ ایک بامقصد اور حل پر مبنی سرگرمی ہے جسے انفرادی اور گروہی دونوں صورتوں میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ یہ سرگرمی ایک دائرے کی شکل میں انجام دی جاتی ہے جس کا آغاز مسئلے کی نشاندہی سے ہوتا ہے، پھر [illegible] کے تحت ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے، غور و خوض ہوتا ہے، تجزیہ کیا جاتا ہے، ڈیٹا سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں اور آخر میں مسئلے کا پھر از سر نو تعین کیا جاتا ہے۔ ایکشن ریسرچ کی اصطلاح میں شامل دونوں لفظ "ایکشن" اور "ریسرچ" اس کے طریقہ کار کی اہم خوبیوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کی مدد سے نصاب، [illegible] اور تعلم میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆

سوال 2۔ کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ استاد ایک محقق ہوتا ہے؟

جواب: استاد بحیثیت محقق (Teacher as Researcher)

لارنس سٹین ہاؤس (Lawrence Stenhouse) نے کہا تھا کہ یہ اساتذہ ہی ہیں جو کہ سکول کی دنیا کو سمجھ کر اس میں تبدیلی لائیں گے۔

جب اساتذہ ایکشن ریسرچ میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ سکول کے معاملات کے حوالے سے اپنے فہم میں اضافہ کر رہے ہوتے ہیں، اس دوران وہ جو کچھ سیکھتے ہیں اس کا مستقبل میں کمرہ جماعت،

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سکول اور وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو ملک بھر میں وقوع پذیر ہونے والی سرگرمیوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ سٹاف ڈویلپمنٹ پروگرامز کی رخ بندی، اساتذہ کی طرف سے نصاب کی تیاری، سکول میں بہتری لانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات بھی ایکشن ریسرچ سے متاثر ہوتے ہیں۔

سکولوں میں ہونے والی ایکشن ریسرچ (Action Research) سے مراد تحقیق کے وہ تشخیصی، تفتیشی اور تجزیاتی طریقے ہیں جو کہ اندرون سکول کے مسائل یا خامیوں کو جانچنے کے لئے ڈیزائن کیے جاتے ہیں۔ چاہے یہ مسائل تنظیمی ہوں یا تعلیمی اور یا پھر تدریسی، ایکشن ریسرچ سے تعلیمی ماہرین کو فوری اور مستعدی کے ساتھ مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایکشن ریسرچ کا اطلاق [illegible] تعلیمی تکنیکوں پر بھی کیا جاسکتا ہے جو کہ بظاہر کسی مسئلے سے دوچار نہیں ہوتیں، ماہرین تعلیم عملی تحقیق [illegible] پروگرامز اور تکنیکوں کے بارے میں اپنے علم کو بڑھانے اور ان میں مزید بہتری لانے کے لئے کرتے ہیں۔ ایکشن ریسرچ کا عمومی ہدف اعادی تعلم کا سادہ، قابل عمل اور دہرائے جانے کے قابل طریقہ تشکیل دینا، جائزہ لینا اور سکول، اساتذہ یا پروگرامز کے نتائج میں بہتری لانا ہے۔

محقق اساتذہ (Teacher Researchers) کو ایسے پریکٹیشنرز (Practitioners) قرار دیا جاسکتا ہے جو کہ اپنے پیشے اور عملی تدریس کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کا اثر ان کے طلبہ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ ان کی عملی تحقیق تدریس و تعلم کے باہمی تعلق پر مبنی ہوتی ہے۔

اساتذہ کی تحقیق کی اہمیت (Importance of Teachers's Research)

کسی بھی ملک میں موجود سکولز دراصل تربیت یافتہ افرادی قوت پیدا کرنے کی نرسریاں ہوتے ہیں۔ اس لئے اساتذہ کا کام محض فیصلہ کرنا نہیں اور نہ ہی فیصلوں کے بارے میں صرف آگاہ کرنے پر اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اساتذہ اپنی کاوشوں کا جائزہ لینے پر زیادہ غور و فکر کریں اور اسے ضبط تحریر میں لائیں، ایکشن ریسرچ کسی نتیجے پر پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ایکشن ریسرچ ضروریات کی نشاندہی، ترقیاتی عمل کی تشخیص اور نتائج کے جائزے میں محققین یا پریکٹیشنرز (Practitioners) اور دیگر سٹیک ہولڈرز کی مدد کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ تجویز کردہ اقدامات یا تبدیلیاں کیا اثرات مرتب کریں گی۔ ایکشن ریسرچ کا از خود جائزہ لینے کا پہلو اسے کوالٹی ایجوکیشن اور نتائج پر مبنی تعلیم سے متعلق

فلاسفیوں کے قریب کر دیتا ہے۔

پریکٹیشنرز اور دیگر سٹیک ہولڈرز کے مددگار کی حیثیت سے اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضروریات کی نشاندہی اور ترقیاتی عمل کی تشخیص کریں نیز ان تبدیلیوں کے نتائج کا جائزہ لیں جنہیں ڈیزائن کرنے کے بعد نافذ کیا گیا ہے۔ استاد جب ایکشن ریسرچ پر کام کا آغاز کرتا ہے تو وہ دراصل ریفلیکٹو پریکٹیشنر (Reflective Practitioner) کے طور پر کام کرتا ہے، غور و خوض کرتے ہوئے وہ اپنے کام کو جانچتا ہے اور اس کا جائزہ لیتا ہے پھر کسی نتیجے پر پہنچتے ہوئے فیصلے کے مطابق تدریسی طریقہ ہائے کار میں تبدیلیاں لاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3۔ ایکشن ریسرچ کیسے ڈیزائن کی جاتی ہے؟ وضاحت کریں۔

یا ایکشن ریسرچ کے مختلف مراحل یا اقدامات کون سے ہیں؟ ہر مرحلے کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: ایکشن ریسرچ کا ڈیزائن کرنا (Designing Action Research)

ایکشن ریسرچ کی ڈیزائننگ کے مختلف مراحل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسئلے کی شناخت (Identification of Problem)

ایکشن ریسرچ کا پہلا مرحلہ مسئلے کی شناخت کرنا ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ہم طریقہ تدریس کے کن اجزا یا طلبہ کے تعلم کے کن پہلوؤں کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں؟ یعنی حقیقی معنوں میں ہم کس چیز میں بہتری لانا چاہتے ہیں؟ وہ کون سا معاملہ ہے جو کہ توقعات کے مطابق نہیں؟ محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے ان تمام سوالوں کا جواب تلاش کرے۔ اسے یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ کیا طلبہ تصور کو سمجھنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ان کی سستی اور غیر فعالیت کی وجہ کیا ہے؟ تدریس میں دلچسپی کیسے پیدا کی جاسکتی ہے؟ کون سا طریقہ زیادہ مؤثر ثابت ہوگا؟ یوں محقق کو مسئلے کی اصل جڑ تک پہنچنا ہوتا ہے جس کے بعد وہ دوسرے مرحلے کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ اس مرحلے پر الجھاؤ یا ابہام رہ جائے تو اگلے تمام مراحل جتنے مرضی صحیح انداز میں انجام

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

دیئے جائیں، بہتر نتائج نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اگلا مرحلہ ڈیٹا کا حصول ہے لیکن جب اصل مسئلہ ہی واضح نہیں ہوگا تو ہم درست ڈیٹا بھی اکٹھا نہیں کر سکیں گے اور جو ڈیٹا اکٹھا ہوگا ان میں ممکنہ طور پر کافی حصہ غیر متعلقہ ہوگا۔ اس سے درست نتیجے پر پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔ اس کی بنیادی وجہ تمام مراحل کا باہم منسلک ہونا ہے، کسی بھی مرحلے میں رہ جانے والی خامی اگلے مرحلے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

ii- مسئلے سے متعلق ڈیٹا اکٹھا کرنا (Collect Data on the Problem)

جب مسئلے کی پوری طرح شناخت ہو جائے تو اگلا اہم ترین مرحلہ اس مسئلے سے متعلق [illegible] اکٹھا کرنے کا آتا ہے، یہ کام کئی طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں مشاہدات اور [illegible] لسٹ کے ذریعے بھی کام لیا جا سکتا ہے اور سوالناموں کے ذریعے والدین سے فیڈ بیک بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ سبق کی ریکارڈنگ بھی ایک اچھا طریقہ ہے جبکہ طلبہ کے رویوں کا مشاہدہ کر کے بھی ڈیٹا حاصل کیا جا سکتا ہے، امتحانی نتائج بھی اچھی خاصی معلومات فراہم کر دیتے ہیں، اس کے علاوہ طلبہ کی [illegible] اور اس طرح کے دوسرے طریقے بھی اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں طریقہ جو بھی اختیار کیا جائے اسے درست اور معتبر ہونا چاہیے، تاکہ قابل استعمال معلومات کو درست طریقے سے بروئے کار لایا جا سکے۔

iii- تعمیل و ریکارڈنگ (ڈیٹا کی تنظیم، تحلیل اور تشریح)

Execution and Recording (Organize, Analyze and Interpret the Data)

مثلثی تقسیم (Triangulation) ایکشن ریسرچ کی صحت اور اعتباریت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے جب ڈیٹا اکٹھا کر لیا جائے تو سب سے پہلے اس کی ترتیب و تنظیم کا کام کیا جاتا ہے، پھر اس کے بعد تحلیل و تجزیہ کی باری آتی ہے جو کہ ضروری شماریات کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ شماریاتی اور معیاری تجزیئے سے مسئلے کی حساسیت اور شدت کا پتا چلتا ہے۔ پھر ڈیٹا سے متعلق کی جانے والی تشریح کی روشنی میں

مختص اگلے مرحلے کی جانب بڑھتا ہے۔

iv- جمع شدہ ڈیٹا پر غور و فکر (Reflection on the Collected Data)

اس مرحلے پر ڈیٹا کی روشنی میں مسئلے سے نمٹنے کے لئے پلان تیار کیا جاتا ہے۔ سکول کی ہی مثال لے لیں، ڈیٹا کی روشنی میں ہمیں سکول کے حوالے سے مختلف پلان ترتیب دینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے، مثلاً سکول کے ٹائم ٹیبل کی تشکیل نو، تدریسی طریقہ کار میں بہتری، امتحانی طریقہ کار میں تبدیلی، ماحول میں ردوبدل وغیرہ، ڈیٹا کے ذریعے اور بھی کئی مسائل آشکار ہو سکتے ہیں، انہیں بھی ان کی اہمیت کے مطابق حل کیا جانا چاہیے۔

v- ایکشن پلان (Action Plan)

[illegible] مرحلہ ایکشن پلان ترتیب دینے کا ہے۔ یہاں پر صرف پلان بنا لینا کافی نہیں بلکہ نظر ثانی کے لئے [illegible] بھی ضروری ہے۔ ایکشن ریسرچ میں تکرار یا دہرانے (Repetition) سے مراد یہ ہے کہ [illegible] پلان پر جو کہ ڈیٹا کی روشنی میں تشکیل دیا گیا ہے، عملدرآمد کیا جائے گا۔ پلان پر عملدرآمد کے دوران ہم [illegible] پورے عمل کا مشاہدہ شروع کر دیں گے، اور استعمال کی جانے والی تکنیکوں کو نوٹ کرتے جائیں گے تاکہ تعلم کے عمل میں مزید بہتری لائی جا سکے، اگر ہم نئے طالبعلم پر نئی تکنیک کے استعمال سے کامیاب نتائج حاصل نہیں کر پاتے تو ہم نیا پلان تشکیل دیں گے اس کے لئے ویسے ہی ڈیٹا اکٹھا کیا جائے گا، تجزیہ ہوگا، [illegible] کی روشنی میں نئی تکنیک تجویز کی جائے گی اور اسے استعمال کر کے نتائج کو پرکھا جائے گا۔

تعلیمی نظام میں بہتری کے لئے دائرے کی صورت میں آگے بڑھنے کا یہ طریقہ اور بھی کئی مفکرین اور محققین نے پیش کیا ہے۔ ایکشن ریسرچ کو بھی بعض اوقات سائیکل آف ایکشن (Cycle of Action) یا سائیکل آف انکوائری (Cycle of Inquiry) کہا جاتا ہے۔ ایکشن ریسرچ کے بار بار دہرائے جانے والے مراحل کو ذیل میں شکل کی صورت میں واضح کیا گیا ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 70 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

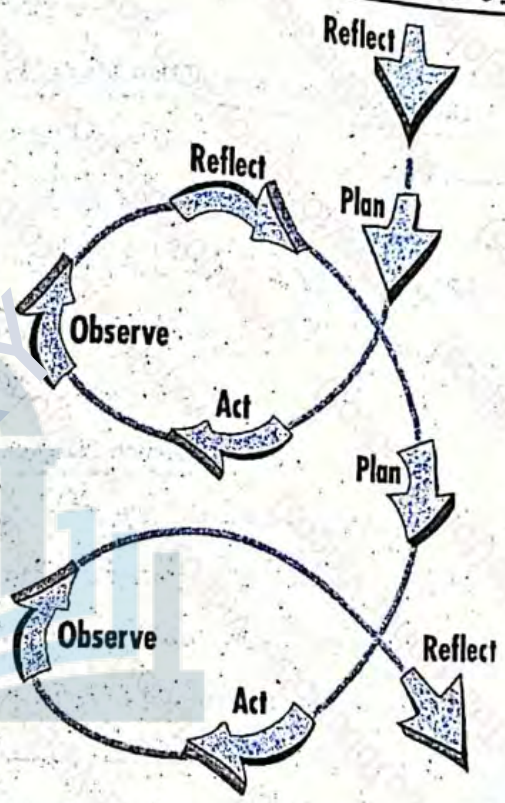

یعنی:۔

1) مسئلے سے متعلق ڈیٹا اکٹھا کیا جائے،
2) ڈیٹا کی تنظیم، تحلیل اور تشریح کی جائے،
3) مسئلے سے نمٹنے کے لئے پلان تشکیل دیا جائے،
4) کئے جانے والے اقدامات کا جائزہ لیا جائے،
5) نئے مسئلے کی شناخت کی جائے،
6) پورے عمل کو دہرایا جائے۔

سوال 4۔ ایکشن ریسرچ کی اقسام پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ایکشن ریسرچ کی اقسام (Types of Action Research)

تحقیق پر لکھنے والے مصنفین نے ایکشن ریسرچ کی اقسام کی مختلف طریقوں سے نشاندہی کی ہے۔ گرنڈی (Grundy) نے ایکشن ریسرچ کے تین انداز بیان کئے ہیں:۔

i- تکنیکی (Technical)،
ii- عملی (Practical)،
iii- آزاد نوعیت کی (Emancipatory)۔

گرنڈی (Grundy) کی بیان کردہ اقسام کی بنیاد پر مک کرنن (McKernan) نے بھی ایکشن ریسرچ کی تین اقسام بیان کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i- مسئلے کو حل کرنے کا سائنسی و تکنیکی نقطہ نظر،
ii- عملی ارتباط اور فکر کے ساتھ ایکشن ریسرچ،
iii- تنقیدی اور آزاد نوعیت کی ایکشن ریسرچ۔

i- مسئلے کو حل کرنے کا سائنسی و تکنیکی نقطہ نظر

(The Scientific-Technical View of Problem Solving)

تحقیق کے اس طریقے کار میں محققین کا ہدف پہلے سے واضح کئے گئے نظریاتی ڈھانچے کی بنیاد پر خاص مداخلت کی آزمائش ہے۔ یہاں پر محققین اور پریکٹیشنرز کے درمیان اشتراک عمل کی نوعیت تکنیکی اور سہولت بہم پہنچانے والے کیسے۔ محقق مسئلے کی شناخت کرتا ہے اور خصوصی مداخلت یا اقدام تجویز کرتا ہے، پھر پریکٹیشنر اس عمل میں شریک ہو کر تجویز کئے گئے اقدام پر عملدرآمد کے لئے سہولت بہم پہنچاتا ہے۔ اس قسم کی تحقیق میں ابتدائی طور پر سہولت کار اور گروپ کے درمیان کمیونی کیشن ہوتی ہے۔ اس لئے تصورات کو گروپ تک پہنچایا جانا چاہیے۔

گرنڈی (Grundy) نے ٹیکنیکل ایکشن ریسرچ (Technical Action Research) کو واضح کرنے کے لئے جو ماڈل پیش کیا وہ درج ذیل ہے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 71 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

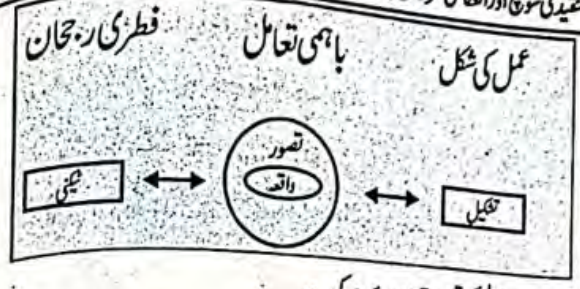

گرینڈی نے علم کی تین اقسام پر بحث کی ہے

i- پہلی قسم تکنیکی (Techne) یا فنی جانکاری (Knowing how) ہے، جو کہ ماہرانہ عمل کا ذریعہ ہے۔

ii- دوسری قسم تحصیل علم (Epistemic) ہے جو کہ سائنسی عمل یا اسے جاننے کا ذریعہ ہے۔

iii- علم کی تیسری قسم فرونسز (Phronesis) ہے جو نتائج کا تعین کرنے انہیں حاصل کرنیوالی دانش، اخلاقی عمل (Moral Action) کا ذریعہ ہے جسے عملی رائے (Practical Judgement) بھی کہتے ہیں۔

پہلی قسم میں تکنیکی (Techne) کے وقوع پذیر ہونے پر ایکشن ریسرچ عمل تشکیل دینے پر منتج ہوتی ہے۔ یہ پروڈکٹ (Product) سے متعلق ہے، جبکہ فرونسز (Phronesis) عمل کی انجام دہی یا مسلمہ دستور (Praxis) پر منتج ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ پیداوار مرتکز (Product Centered) ہے جیسا کہ ذیل میں دوسری قسم میں بیان کیا گیا ہے۔

ii- عملی اور محتاط غور و فکر کے ساتھ ایکشن ریسرچ (Practical-Deliberative Action Research)

ایکشن ریسرچ کا یہ ڈیزائن زیادہ لچکدار طریقے پر مبنی ہے۔ مک کرنن (McKernan) کے مطابق ایکشن ریسرچ (Action Research) کا عملی ماڈل انسان کے باہمی تعلقات، باہمی تعامل پر مبنی ابلاغ، محتاط غور و فکر اور بحث (Deliberation)، گفتگو شنید اور تفصیلی وضاحت کے لئے بعض پیمائشوں اور کنٹرول پر سمجھوتہ کر لیتا ہے۔ پریکٹیکل ایکشن ریسرچرز (Practical Action Researchers) مشق اور رواج کو سمجھتے ہیں اور فوری نوعیت کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔

پریکٹیکل ایکشن ریسرچ (Practical Action Research) کلائنٹ کے مفاد میں کسی عمل کے بارے میں فیصلہ سازی کرتے ہوئے ذاتی رائے کے کردار پر زور دیتے ہوئے پیشہ ورانہ خصوصیت (Professionalism) کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔ ایکشن ریسرچ کا یہ ماڈل خودمختار محتاط غور و فکر کے حامل عمل کو فروغ دیتا ہے جسے مسلمہ دستور/پراکسز (Praxis) کہتے ہیں جس کا مطلب اس نظریئے کا استعمال ہے جسے عملی انداز میں سیکھا گیا ہو۔

ایکشن ریسرچ کے اس ماڈل کو ذیل میں شکل کی صورت میں واضح کیا گیا ہے۔

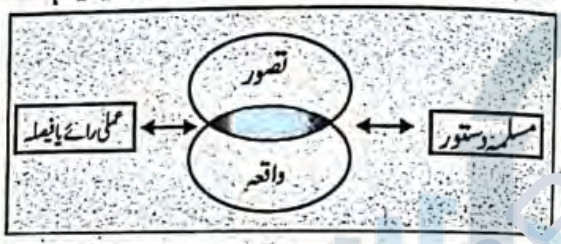

iii- انہانسمنٹ اپروچ/تنقیدی اور آزاد کرنیوالی والی ایکشن ریسرچ/تنقیدی سائنسی تناظر

Enhancement Approach/Critical-Emancipatory Action Research/Critical Science Perspective

ایکشن ریسرچ کے اس ماڈل میں محقق کے پیش نظر دو اہداف ہوتے ہیں، پہلا ہدف درپیش حقیقی مسئلے اور اس مسئلے کو واضح اور حل کرنے والے نظریے کے درمیان تعلق اور نزدیکی کو بڑھانا ہے، جبکہ دوسرا ہدف مجموعی شعوریت کو بڑھاتے ہوئے بنیادی مسائل کی نشاندہی اور انہیں واضح کرنے میں محققین کی مدد کرنا ہے۔

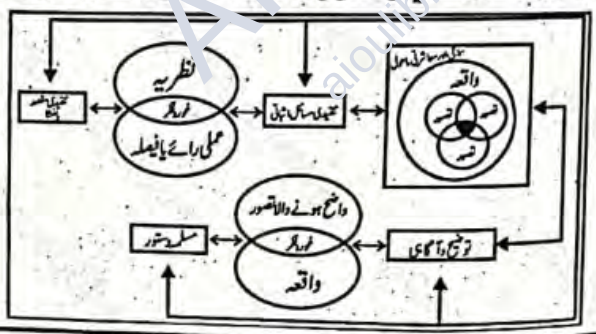

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 72 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

باب 7

انعکاسی (فکری) و تنقیدی تحریر

Reflective and Critical Writing

س 1- تنقیدی جائزہ اور تجزیہ سے کیا مراد ہے؟ تنقیدی جائزہ اور تجزیہ کے اہداف اور مقاصد بیان کریں۔

(Critical Review and Analysis) تنقیدی جائزہ اور تجزیہ

جواب: ہر فرد اپنے وقت کا بڑا حصہ سوچنے اور غور فکر کرنے میں صرف کرتا ہے۔ وہ لوگوں سے جو کچھ سنتا ہے، جو کچھ پڑھتا ہے اس پر غور و فکر کرتا ہے، اس سے اس کی سوچ میں تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے۔ عام خیال کے مطابق سوچنے کا عمل دو پہلوؤں کا حامل ہے۔ ان پہلوؤں کو انعکاسی یا فکری سوچ (Reflective Thinking) اور تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کا نام دیا گیا ہے۔ بروک فیلڈ (Brookfield) کے مطابق دونوں کوئی الگ الگ عمل نہیں ہیں بلکہ ان کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

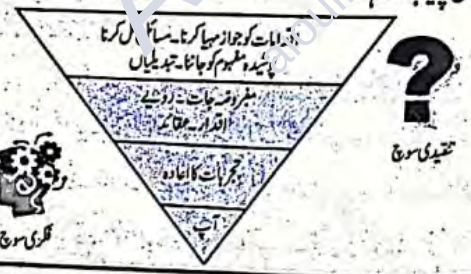

سحر تنقیدی سوچ اور انعکاسی طرز عمل (8611) برائے بی ایڈ

اس قسم کی ایکشن ریسرچ کے لئے کمرہ جماعت کی تدریس، تعلم، مشاہدات اور غور و فکر کے علاوہ بھی بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس میں کمرہ جماعت اور منظم نظام کا حصہ بنائی گئی تحقیقات میں اطلاق کے لئے زیادہ سائنسی طریقے کی ضرورت پڑتی ہے۔ آزاد کرنے والی ایکشن ریسرچ (Emancipatory Action Research) آزاد کرنے والے مسلمہ دساتیر (Emancipatory Praxis) کو فروغ دیتے ہیں، یعنی اس سے تنقیدی شعوریت میں اضافہ ہوتا ہے، تبدیلی لانے والے سیاسی و عملی اقدام میں اس کا از خود اظہار ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پر ایکشن ریسرچ محققین کو تنقیدی مفکرین اور غور فکر کرنے والے پریکٹیشنرز (Reflective Practitioners) بنا دیتی ہے اور ایسی حقیقی تبدیلی لانے [illegible] کرنے صرف سکولز تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے معاشرے میں نظر آتی ہے۔

یاد رکھیں!

دیگر پیشوں کی طرح تدریس و تعلم میں بھی مسلسل بہتری کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ قوم کے مستقبل کے معمار ہونے کی وجہ سے اساتذہ کے لئے ایکشن ریسرچ انتہائی اہم ہے۔ اس میں کچھ اس طرح کے سوال پوچھے جاتے ہیں کہ: میں کسی چیز میں بہتری لانا چاہتا ہوں؟ اس کی مجھے فکر کیوں ہے؟ بہتری کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں؟ میری مدد کون اور کیسے کر سکتا ہے؟ مجھے بہتری آجانے کا کیسے پتا چلے گا؟

☆☆☆☆☆



AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

شکل سے پتا چلتا ہے کہ فکری سوچ کا آغاز "خود آپ کی ذات" سے ہوتا ہے، قبل اس کے کہ آپ دوسروں کے الفاظ اور تصورات کی تشخیص شروع کر سکیں آپ کو تھوڑے توقف کی ضرورت پڑتی ہے، جس میں آپ اپنے تفکرات کی شناخت کرتے ہیں اور ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

تنقیدی جائزہ (Critical Review) کی حیثیت سادہ خلاصہ سے بڑھ کر ہے۔ یہ کتاب، مضمون یا کسی اور شے کا تجزیہ (Analysis) اور جائزہ (Evaluation) ہوتا ہے۔ یہ تعلیمی یا پیشہ ورانہ متن بشمول مضمون، کتاب وغیرہ کے مواد، اثرات اور معیار پر روایتی بحث ہوتی ہے۔ اس کی تعریف میں کی جا سکتی ہے۔

"تنقیدی جائزے (Critical Review) سے مراد تحقیق کی اصلیت، شفافیت اور معیار کو پرکھنا اور اس کی مطابقت اور پیش کش کا جائزہ لینا ہے" بعض اوقات ایسے مواد کا بھی تنقیدی جائزہ لینا پڑتا ہے جو کہ تحریری شکل میں نہیں ہوتا جیسا کہ ویڈیوز وغیرہ، انہیں بھی جائزے کے روایتی ماڈل کے تحت زیر بحث لایا جاتا ہے۔ تنقیدی جائزہ کوئی کتابی رپورٹ ہوتی ہے نہ ہی کوئی ادبی تجزیہ، ادبی جائزہ (Literary review)، فلم کا جائزہ (Movie Review) یا کسی اور فن کا جائزہ کا تعلق ادب و فن کے اجزا سے ہوتا ہے مگر تنقیدی جائزہ (Critical Review) کامل حیثیت کا حامل ہے،

یہ عام طور پر روایتی بحث ہوتی ہے جس میں فکری سوچ کے ذرائع، بالخصوص:۔

i- درست اور منطقی خلاصہ،

ii- دلائل، نتائج اور ان کے ردعمل پر بحث یا تجزیہ، اور

iii- تحریر، تنظیم اور مواد کے معیار کی قدر کی جانچ کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

2- تنقیدی جائزہ اور تجزیہ کے اہداف:

(Goals of Critical Review & Analysis)

تنقیدی جائزہ اور تجزیہ لکھنے کا مقصد قارئین کو اس فیصلے میں مدد فراہم کرنا ہے کہ آیا متن کو پڑھا جائے یا صرف نگاہ ڈالی جائے۔ خلاصہ سے قاری کو فکر انگیز اور غیر جانبدارانہ رائے ملتی ہے کہ پیش کئے جانے والے کام میں کیا کہا گیا ہے۔ عوام یا ماہرین کی جانب سے پیش کی جانے والی آراء قارئین کو یہ سمجھنے

میں مدد فراہم کرتی ہیں کہ پیش کئے جانے والا کام متعدد اور مختلف النوع نقطہ ہائے نظر کے تحت کیسا پایا گیا ہے۔ جبکہ معیار کا جائزہ قارئین کو یہ جاننے میں مدد فراہم کرتا ہے کہ مواد کو اچھے طریقے سے پیش کیا گیا ہے یا نہیں؟ بیشتر تنقیدی جائزے (Critical Review) انہی تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا خلاصے سے آغاز اور جائزے پر اختتام ہوتا ہے۔ تاہم ہمیشہ ان حصوں میں واضح تفریق نہیں کی جا سکتی، سوچنے کی اقسام مکمل طور پر ایک دوسرے میں رچی بسی بھی ہو سکتی ہیں۔ البتہ اگر آپ کوئی ایسا تنقیدی جائزہ لکھنا چاہتے ہیں جس میں اس کے تمام بڑے ساختی عناصر موجود ہوں تو آپ سادہ انداز میں اسے تین حصوں میں لکھ سکتے ہیں؛ پہلے حصے میں کام کا خلاصہ پیش کیا جائے گا، دوسرا حصہ دلائل، ردعمل اور ان کے اثرات پر مشتمل ہوگا جبکہ تیسرے حصے میں جانچی گئی آراء (Evaluative Judgements) پیش کی جائیں گی۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- موثر تنقیدی جائزہ لکھنے کے مراحل تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: موثر تنقیدی جائزہ لکھنے کے مراحل:

(Steps to Writing an Effective Critical Review)

ایک اچھا تنقیدی جائزہ (Critical Review) لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مواد اور نفس مضمون کو سمجھتے ہوں، نیز آپ کو یہ بھی پتا ہو کہ موزوں ترین معیار پر مواد کا تجزیہ اور جائزہ کیسے ممکن ہے۔ تنقیدی جائزہ لکھنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل پر عمل کیا جانا چاہیے۔

i- پڑھنا (Reading)

مجموعی مقالے، اس کی ساخت اور طریقہ کار کا تجزیہ کرنے کے لئے پورے متن پر نگاہ ڈالی جائے۔ اس عمل کا فائدہ تب حاصل ہوگا جب آپ بڑی احتیاط کے ساتھ اس کا مطالعہ شروع کریں گے کیونکہ اس سے آپ کو مختلف عناصر کی یکجائی کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ مطالعہ تنقیدی انداز میں کیا جائے، محض یہ سمجھ لینا کافی نہیں ہے کہ مصنف کہنا کیا چاہتا ہے؟ بلکہ اسے چیلنج کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ مضمون کی ساخت کیسے تشکیل دی گئی ہے؟ نتائج کو ثابت کرنے کے لئے اسباب یا شواہد کی کون سی اقسام کو استعمال کیا گیا ہے؟ اور یہ دیکھا جائے کہ آیا مصنف پیش کئے گئے مفروضہ جات پر انحصار کرتا ہے یا

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

نظریاتی ڈھانچے کی بنیاد پر تصور پیش کرتا ہے۔ متن کے مفاہیم اور ان کے بارے میں اپنی آرا پر مشتمل کثیر تعداد میں نوٹس لکھے جائیں۔

ii- تجزیہ کرنا (Analyzing)

تجزیے کے لئے ضروری ہے کہ متن کے مواد اور تصورات کو ان کے اہم اجزاء کی شکل میں الگ الگ کیا جائے پھر ان کے باہمی تعلق اور ایک دوسرے پر ان کے اثرات کو سمجھا جائے۔ یہ دراصل تمام اجزا کا جائزہ لینے کا عمل ہے۔ اس میں متن کے تمام پہلوؤں، ان کی ساخت، طریقہ کار، استدلال، شواہد، نتائج اور خاص طور پر ان سب کے درمیان منطقی تعلق پر غور کیا جانا چاہیے۔ اٹھائے جانے والے سوالات کی اقسام کا انحصار تو اس مضمون پر ہے جس کے حوالے سے آپ تنقیدی جائزہ لکھ رہے ہیں تاہم مندرجہ ذیل نمونے اچھا آغاز فراہم کر سکتے ہیں:

ساخت (Structure)	متن کس قسم کا ہے؟ (مثلاً یہ ابتدائی ذریعہ ہے یا ثانوی؟ کیا یہ اصل تحقیق ہے یا کہ اصل تحقیق پر تبصرہ یا تشریح ہے؟) مختلف حصے کون سے ہیں اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ درست کیسے بیٹھتے ہیں؟ کیا کوئی حصہ خصوصی اثر رکھتا ہے؟ (یا غیر مؤثر ہے؟)
طریقیات Methodology	تحقیق معیاری ہے یا مقداری؟ استعمال کئے جانے والے طریقوں میں کیا کہیں کوئی خامی ہے؟ تحقیق کا ڈیزائن مفروضے کو کیسے پیش کرتا ہے؟
سبب/ثبوت Reason/Evidence	مصنف نے کن ذرائع کو استعمال کیا؟ (انٹرویوز، حکومتی رپورٹس، جرائد کے مشمولات، اخبارات کے تراشے وغیرہ)، استدلال کی کس قسم کا اطلاق کیا گیا ہے؟ (استقرائی، استخراجی اور یا پھر قیاسی)، کس قسم کے شواہد پیش کئے گئے؟ (تجربی، شماریاتی، منطقی وغیرہ) کیا شواہد یا استدلال میں کہیں خلا ہے؟

نتیجہ (Conclusion)	کیا پیش کیا جانے والا ڈیٹا محقق کے اخذ کردہ نتائج کو تقویت دیتا ہے؟ کیا اس کی اور بھی معقول تشریحات ہو سکتی ہیں؟ نتائج کیا مخصوص نظریاتی فارمولوں پر منحصر ہیں؟ متعلقہ شعبے میں اس تحقیق کا کیا کردار ہے؟
منطق (Logic)	مصنف نے کون سے مفروضہ جات قائم کئے؟ کیا مصنف نے تمام ڈیٹا استعمال کیا ہے یا کسی حصے کو چھوڑا بھی ہے؟ وہ کون سا متبادل نقطہ نظر ہے جسے زیر بحث نہیں لایا گیا؟ کیا پیش کئے جانے والے دلائل میں کوئی منطقی نقص بھی ہے؟

iii- لکھنا (Writing)

جب آپ بڑی احتیاط کے ساتھ اور تنقیدی انداز میں مقالہ پڑھ چکے ہوں تو آپ اپنے لکھے ہوئے نوٹس کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے جائزے کو زیب قرطاس کر سکتے ہیں۔ تنقیدی جائزہ کی تحریر کا آغاز مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے جیسا کہ:

i- آپ حقائق سے آغاز کر سکتے ہیں، یعنی تنقیدی جائزہ مقالے میں پیش کئے گئے اہم نکات سے شروع کیا جا سکتا ہے۔

ii- مصنف کے بنیادی مؤقف کے حق یا مخالفت میں دلائل سے بھی تنقیدی جائزے کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ یہ آغاز میں مقالے کے اثرات، یا اس کا موجود بین السطور مفہوم کو بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

iii- تیسرے طریقے کے تحت تنقیدی جائزہ مقالے کی خوبیوں اور خامیوں سے شروع کی جا سکتی ہے یعنی آغاز میں یہ بتایا جا سکتا ہے کہ متن کی نوعیت کیا ہے، تحریر کا انداز کیسا ہے، تحقیق کو کیسے ترتیب دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

تحریر میں وہی لہجہ اپنائیں جو کہ آپ کو اپنے جذبات اور خیالات قلمبند کرنے میں مدد دے، دوسرے الفاظ میں خوشی، پسندیدگی، ناپسندیدگی اور حیرت وغیرہ جیسے بھی آپ کے احساسات ہوں، پہلے ڈرافٹ کا آغاز ان کے ساتھ ہی کریں تاہم جلد یا بدیر پہلے یا بعد کے ڈرافٹ میں آپ کو جو لہجہ اختیار

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کرنا چاہیے وہ پرسکون، مدلل، غیر جانبدار اور متوازن استدلال پر مبنی ہونا چاہیے۔ بعض اشاعتوں میں تو ہلکے پھلکے غیض وغضب کا لہجہ کسی حد تک قبول کیا جا سکتا ہے تاہم سائنس کے شعبہ جات میں تنقید کو متوازن انداز میں پیش کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ نیز اپنے تجزیے کو منطقی انداز میں پیش کیا جائے۔ الغرض تحریر کا انداز انتہائی منطقی ہونا چاہیے۔

تحریر کے کسی بھی مرحلے پر جب آپ تنظیم وترتیب پر توجہ دینے لگیں تو سوچنے کے ہر انداز میں آپ کا یقین ابتدائی جملے سے جھلکنا چاہیے۔ یعنی آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ آپ کیا کر رہے جا رہے ہیں، خلاصہ بیان کر رہے ہیں، ردعمل یا اثرات بیان کر رہے ہیں یا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ اور یہی بات قاری کو بھی واضح ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ اپنے جائزے کو ان تین حصوں میں تقسیم کرنے جا رہے ہوں تو تینوں موضوعات کی تقسیم واضح ہونی چاہیے۔ ہر بڑے پیراگراف کے جملوں سے یہ بات پوری طرح عیاں ہونی چاہیے کہ اس میں کس قسم کی سوچ پیش کی جا رہی ہے۔

اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ آپ کے تنقیدی جائزے میں مصنف کی طرف سے بھی کثیر تعداد میں سوالات پیش کیے جانے چاہئیں، تاکہ قاری جان سکے کہ مصنف کی سوچ کیسے تشکیل پائی، اگر آپ ایسا کرنے جا رہے ہیں تو آپ کو دوسرے ذرائع سے بھی سوالوں کی ضرورت پڑے گی، کیونکہ آپ پیشہ ورانہ ماہر نہیں ہیں، اس لئے جہاں آپ تحقیقی مقالے پر انحصار کر رہے ہیں وہیں آپ کو پیشہ ورانہ ماہرین کی آراء اور ان کے سوالات کو بھی دیکھنا ہوگا۔

تنقیدی جائزے کا بصری پلان یا خاکہ

آپ کا اپنا منفرد عنوان
تعارف (Introduction) مقالے کی قسم، ذریعے کے بارے میں معلومات، مصنف کا نام، مضمون کا عنوان، مصنف کے بنیادی دلائل، پیش کئے گئے مواد کا مختصر بیان، وہ دلائل یا نتائج جنہیں آپ زیر بحث لائیں گے، آپ کی نظر میں مذکورہ تحقیق کی کیا قدر ہے اس بارے میں مختصر رائے، تعارفی سوالات یا تفصیلات۔

خلاصہ (Summary) جس مقالے کا آپ تنقیدی جائزہ لے رہے اس کا خلاصہ i- تلخیصی جملہ (Topic Sentence) یعنی وہ جملہ جس میں پورے پیراگراف کا پورا مطلب بیان کر دیا جائے، ii- استعمال کی جانے والی تشریحات کا خلاصہ (اور ممکنہ طور پر چند ایک خلاصہ بیان کرنے والے سوالات) اور iii- نتیجہ پیش کرنے والا جملہ یا مختصر پیراگراف
دلائل اور نتائج (Arguments and Implication) عوام یا پیشہ ورانہ ماہرین کے ردعمل، دلائل اور نتائج
جائزے (Evaluations) طے شدہ معیار پر مبنی جائزہ، تلخیصی جملہ، پیش کئے گئے اقوال پر بحث، معاون تفصیلات اور نتیجہ
نتیجہ (Conclusion) مصنف کا نام اور اس کے کام کا عنوان، آپ کی جانب سے پیش کئے گئے مجموعی جائزے کا نتیجہ، آخری وحتمی سوالات / تفصیلات
کتابیات (Bibliography) جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی تفصیلات، مصنفین کے نام اور ان کی کتابوں کے عنوانات

☆☆☆☆☆

سوال 3- تنقیدی جائزے پر نظر ثانی کرتے ہوئے آپ کن پہلوؤں کو مدنظر رکھیں گے؟ وضاحت کیجئے۔

جواب: حتمی نظر ثانی اور تدوین (Final Revision and Editing)

تنقیدی جائزے (Critical Review) پر نظر ثانی کرتے ہوئے چار پہلوؤں پر خاص توجہ دی جانی چاہیے۔ ان کی مدد سے آپ اچھے اختتام تک پہنچ سکتے ہیں۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

1- موضوع (Subject)

اگر ممکن ہو سکے تو ایسے موضوع کے بارے میں مطالعے کا انتخاب کریں جس کے بارے میں آپ کافی کچھ جانتے ہوں، جیسے جیسے آپ پڑھتے جائیں تلخیصی نکات، دلائل، ردعمل، نتائج اور جائزے پر دماغ لڑاتے جائیں، پھر یہ دیکھیں کہ کیا آپ کے پاس اتنا کچھ ہے کہ لکھتے ہوئے پورا وقت آپ کے خیالات کا تسلسل نہ ٹوٹ سکے؟ جو کچھ آپ لکھ رہے ہیں کیا اس کو تقویت دینے والی مثالیں اور تفصیلات آپ کے پاس موجود ہیں؟ کیا آپ اپنے موضوع پر منطقی انداز میں بھرپور طور پر لکھ سکتے ہیں؟ وہ چند مسائل اور ان کے حل کون سے ہیں جنہیں آپ اپنے مقالے یا مضمون میں کر سکتے ہیں؟ آخر میں یہ دیکھیں کہ کیا قارئین آپ کے مقالے یا کام میں پیش کئے جانے والے حل کو موزوں اور دلچسپ پائیں گے؟

2- پہلا اور دوسرا ڈرافٹ (First & Second Draft)

ایک یا دو ایسے طریقوں سے آغاز کریں جو کہ آپ کے بہترین طور پر کام آسکیں، تاہم دیگر کی تشکیل بعد کے ڈرافٹس میں کی جائے۔

i- تنقیدی انداز میں پڑھیں

اپنے متن کو الگ الگ رکھیں تاکہ آپ اس کے مواد کو سمجھ سکیں اور اسے مکمل ڈھانچہ فراہم کر سکیں۔

ii- آزادانہ طور پر لکھیں

جو کچھ آپ جانتے ہیں وہ اور اپنے نقطہ نظر کے بارے میں جو کچھ بھی لکھ سکتے ہیں، سب فوری طور لکھ دیں۔

iii- تفصیلات اکٹھی کریں

اپنے متن میں ایسے سوالات ترتیب دیں جو کہ آپ کی طرف سے پیش کئے جانے والے نکات کا بہترین خلاصہ پیش کر سکیں۔ اپنے نکات کو تقویت دینے والی تفصیلات اور بیانات کی فہرست مرتب کریں۔

iv- قارئین کے لئے لکھیں

اپنے نقطہ نظر کو پیش کرتے ہوئے قارئین کو تصور میں لائیں اور دیکھیں کہ ان تک اپنا مؤقف پہنچانے کے لئے آپ کو کس قسم کی تفصیلات کی ضرورت ہوگی اور ایسا کیا کرنا چاہیے کہ قارئین آپ کے کام کو

سنجیدگی سے لیں۔

v- ترتیب دیں

خاکہ ترتیب دیں۔ اس کے لئے پچھلے صفحات پر موجود خاکہ استعمال کیا جا سکتا ہے یا پھر جیسے آپ کو استاد بتائے ویسا خاکہ مرتب کریں۔

vi- تحقیق

اگر ضروری ہو تو اپنے خلاصہ جات، دلائل اور جائزوں کی تحقیق کو اکٹھا کریں اور مذکورہ بالا طریقے کے تحت پہلا ڈرافٹ تیار کریں

3- انداز، لہجہ اور مصنف کا کردار

اپنے ڈرافٹ میں علمی انداز اختیار کریں، لہجہ پرسکون، مدلل، غیر جانبدار اور منطقی طور پر متوازن ہونا چاہیے۔ بحیثیت مصنف آپ کا کردار غیر جانبدار مبصر کی مانند ہونا چاہیے، تجزیئے کا متوازن، منطقی اور مستقل انداز میں اطلاق کریں۔

4- مستند ہونے کی خصوصیت

آپ کو اور آپ کے مواد کو قارئین کے لئے قابل فہم ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے اپنے متن کے بارے میں اپنے عقائد پر آپ خاصا بھی غور کر سکیں، کریں، پھر اپنے مطالعے اور جائزے دونوں میں مرکزی مفہوم کو تلاش کریں۔ پھر اسے اعلیٰ معیار کی معاون تفصیلات کے ساتھ واضح انداز میں پیش کریں، تیسرے نمبر پر تجزیوں کو اپنا بنائیں یعنی انہیں اس انداز میں پیش کریں وہ آپ کے لئے بھی انتہائی معنی خیز ہوں۔

عام طور پر بڑی تعداد میں تنازعات کو ان کے ذاتی تر تناظر میں پیش کرنے کو تنقیدی جائزے کی مجموعی تنظیم و ترتیب کی کنجی تصور کیا جاتا ہے۔ تنقیدی جائزہ ایک ایسا مقالہ ہے جو کہ خاص طور پر قارئین کے لئے لکھا جاتا ہے، اسے کوئی ایک شخص یا آپ کے انسٹرکٹر وغیرہ ہی نہیں پڑھیں گے بلکہ اس کا مختلف لوگ مطالعہ کریں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس میں مختلف النوع افراد اور مختلف نقطہ ہائے نظر کا خیال رکھا جائے۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 77 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 4۔ فکری تحریر یا ریفلیکٹو رائیٹنگ (Reflective Writing) پر نوٹ تحریر کریں۔ نیز فکری تحریر کی اقسام بیان کریں۔

جواب: 1۔ فکری تحریر یا ریفلیکٹو رائیٹنگ (Reflective Writing)

ریفلیکشن (Reflection) یعنی غور و فکر دراصل تجربات، حالات، واقعات یا معلومات پر ذاتی ردعمل کی ایک شکل ہے۔ یہ پروسسنگ (Processing) کا عمل ہے جس میں تفکر اور تعلم وقوع پذیر ہوتا ہے۔ فکری سوچ (Reflective Thinking) کا درست اور غلط کوئی انداز نہیں، بلکہ یہ محض سوالات ہیں جن سے کچھ نیا منکشف ہوتا ہے۔ ریفلیکشن (Reflection) یعنی تفکر آپ کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ آپ اپنے ذاتی تجربات، مشاہدات پر غور کر سکیں، اپنی سوچ کو کوئی شکل دے سکیں اور نئے خیالات اور تصورات کو قبول کر سکیں۔ مون (Moon) نے سرسری طور پر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"ریفلیکشن" (Reflection) مجوزہ یا متوقع نتائج کے ساتھ وقوع پذیر ہونے والا ایسا دماغی عمل ہے جس کا اطلاق نسبتاً پیچیدہ اور غیر مربوط تصورات پر ہوتا ہے جن کا کوئی قطعی حل نہیں ہوتا۔"

اگر کوئی اپنی ہی سوچ اور عمل سے غافل ہو تو اس کے لئے یہ بہت مشکل ہوگا کہ وہ اپنی سوچ یا رویے کو بدل سکے۔ یہ قوت فکر یہ یعنی "ریفلیکشن" ہی ہے جس سے نئی معلومات پروسسنگ (Processing) کے عمل سے گزر کر سابق تعلم کے ساتھ تعلق استوار کرتی ہیں۔ قوت فکریہ (Reflection) تصورات کو واضح کرتی ہے۔ جب ہم اپنے خیالات اور تفکرات پر غور و خوض کرتے ہیں تو ہمارے فہم میں اضافہ ہوتا ہے اور ہمارا اپنی ذات اور اس ماحول پر جہاں ہم رہ رہے ہیں، کنٹرول بڑھ جاتا ہے۔

فکری تحریر (Reflective Writing) تجزیاتی مہارتوں میں بہتری لانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو کچھ سوچتے ہیں اس کا اظہار کریں، اس میں بڑی تخصیص کے ساتھ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ ہماری سوچ کا انداز ایسا کیوں ہے اور یہ سوچ کیسے تشکیل پائی؟ مزید برآں فکری تجزیہ (Reflective Analysis) یہ بات تسلیم کراتا ہے کہ ہمارے خیالات ہمارے مفروضہ

جات اور مدرکہ تصورات کے ذریعے تشکیل پائے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے ہم لوگوں کے تصورات کو سراہتے ہیں اور اس بات پر بھی غور کرتے ہیں کہ دوسروں کے خیالات کن مفروضہ جات اور مدرکہ تصورات کے ذریعے تشکیل پائے؟ پھر آپ کو پتا چلتا ہے کہ جو کچھ آپ نے پڑھا ہے آپ کے خیالات کیسے ان کی حمایت یا مخالفت کرتے ہیں۔

2۔ غور و فکر کا مقصد (Purpose of Reflection)

غور و فکر (Reflection) کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

i- اپنے تعلم کے عمل پر غور کرنا کہ کیا کچھ حاصل ہوا؟ گویا یہ مابعد الادراک (Metacognition) عمل ہے۔

ii- کسی کا تنقیدی جائزہ لینا، یہاں شے سے مراد ہمارے اپنے اور لوگوں کے رویے، یا روئیوں کی پیمائش ہیں مضمون، کتاب، تصویر وغیرہ

iii- مشاہدات [illegible] کرنا، ہم تعمیم یا اصول سازی (Generalization) سے نظریہ اخذ کرتے ہیں بعض اوقات یہ عملی صورت میں ہوتا ہے تو بعض اوقت فکری طور پر اور کبھی دونوں کی ملی جلی صورت میں نظریہ تشکیل پاتا ہے۔

iv- ذاتی یا شخصی [illegible] میں مشغول رہنا۔

v- فیصلہ سازی کرنا یا غیر یقینی صورتحال کو درست کرنا۔

vi- افراد کی حیثیت سے اپنے آپ کو طاقتور بنانا، [illegible] یا پھر اپنے سماجی گروپ میں رہتے ہوئے طاقتور اور آزاد ہونا۔

اس لئے فکری تحریر (Reflective Writing) ایسی تحریر ہوتی ہے جس میں بڑے سیاق و سباق، مفہوم اور کسی تجربے یا عمل کے اثرات پر غور کیا جاتا ہے، یہ:۔

☆ تجربات، آراء، واقعات یا نئی معلومات پر کسی کا ردعمل ہے۔

☆ خیالات اور احساسات کا جواب ہے۔

☆ اپنے تعلم کو کھوجنے کے لئے سوچنے کا ایک انداز ہے۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

☆ اپنے بارے میں جاننے کا ایک موقع ہے۔

☆ جو کچھ سیکھا گیا ہے اس کے بارے میں ابہام دور کرنے اور بہتر سوجھ بوجھ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆ لکھنے کی مہارت حاصل کرنے اور اس میں پختگی لانے کا ذریعہ ہے۔

☆ جو کچھ پڑھا گیا ہو اس سے مفہوم اخذ کرنے کا طریقہ ہے۔

محض کوئی معلومات، تعلیم یا دلیل پیش کر دینا فکری تحریر (Reflective Writing) نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کوئی خالص تفصیل یا وضاحت ہے، البتہ کچھ توضیحی عناصر اس میں ضرور موجود ہوتے ہیں۔ اس میں آسان اور سادہ فیصلے یا آراء شامل نہیں ہوتیں، یعنی اس میں کسی کو درست یا غلط اور اچھا یا برا قرار دینے پر اکتفا نہیں کیا جاتا۔ یہ کسی کورس کا خلاصہ اور نہ ہی کوئی اصولی مضمون ہے۔

3- فکری تحریر کی اقسام (Types of Reflective Writing)

فکری تحریر ہمیشہ ایک ہی طرح کی نہیں ہوتی اس کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

i- لرننگ لوگز/جرنلز (Learning Logs/Journals)

لرننگ لوگز (Learning Logs) یا جرنلز (Journals) کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات یہ فکری تحریر کا روایتی حصہ ہوتے ہیں اور یا پھر یہ ایسی شکل میں ہوتے ہیں کہ بعد میں انہیں فکری اسائنمنٹ (Reflective Assignment) کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ لرننگ لوگز/جرنلز کا جزوی مقصد واقعات اور اختیار کیے جانے والے اقدامات کو فکر عطا کرنا بھی ہوتا ہے، اس کے ساتھ تعلم کے ساتھ ہونے والی نشوونما کا چارٹ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔

ii- پریزنٹیشنز (Presentations)

کبھی آپ نے عملی مشقوں میں حصہ لیا ہو یا پھر آپ کی کہیں تعیناتی ہوئی ہو تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات پورے گروپ یا افراد کو پریزنٹیشن (Presentation) دینے کو کہا جاتا ہے کہ مشق کے دوران آپ نے کیا کچھ سیکھا؟

مضمون یا لرننگ لوگ (Learning Log) کے مقابلے میں ''پریزنٹیشن'' میں زبانی ابلاغ زیادہ ہوتا ہے، بعض اوقات اس میں باہمی تعامل بھی پایا جاتا ہے۔ سامعین کو یہ بتانے کے لئے کہ آپ نے کیا کچھ حاصل کیا ہے، تمثیلات کے ذریعے ''پریزنٹیشن'' کو زیادہ پرکشش بنایا جاتا ہے بجائے اس کے کہ زیادہ غور و فکر کیا جائے۔ ایسا اس وقت زیادہ درست دکھائی دیتا ہے جب آپ کی طویل مدت کے لئے تعیناتی ہوئی ہو۔ تاہم پھر بھی سامعین یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ اپنی کارکردگی پر تنقیدی انداز میں کیسے غور و فکر کرتے ہیں؟

iii- فکری مضامین (Reflective Essays)

فکری مضامین نظریاتی طور پر فکری تحریر (Reflective Writing) کی ایسی شکل ہے جس کے بارے میں غالباً آپ زیادہ واقف ہیں۔ دوران تعلیم جب آپ کو مضامین لکھنے کو کہا جاتا ہے تو عام طور پر آپ سے علمی مضامین لکھنے کی ہی توقع کی جا رہی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- فکری تحریر یا ریفلیکٹو رائٹنگ لکھنے کا عمل بیان کریں۔

جواب: فکری تحریر لکھنے کا عمل (The Reflective Writing Process)

فکری تحریر لکھنے کی بڑی وجہ ہے کہ یہ اپنے بارے میں سوچنے کا ذریعہ ہے۔ فکری تحریر کا آغاز مشاہدہ کئے گئے کسی واقعہ یا مظہر کے بارے میں تفصیل بیان کرنے یا حل طلب مسئلے کو پیش کرنے سے ہوتا ہے۔ اس کا آغاز مندرجہ ذیل جادول کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔

قسم	سوالوں کے جواب	تبصرہ/تفصیل
-1	کیا ہوتا ہے یا ہوا ہے؟	فہمبند کرنا، اظہار کرنا، پوری کہانی پر غور کرنا
-2	کیسے ہوتا ہے یا ہوا ہے؟	واقعہ یا مظہر پر تبصرہ کرنا، اور وضاحت کرنے کی کوشش کرنا یعنی پہلی قسم میں پیش کی گئی کہانی پر کسی دوسرے زاویے سے غور کرنا۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

-3	کیوں ہوتا ہے یا ہوا ہے؟ فوری سیاق و سباق سے ہٹ کر اس کا کیا مفہوم ہے؟	کہانی اور پہلی و دوسری قسم پر غور کرتے ہوئے اصول قائم کرنا۔ ذاتی نظریات کے ساتھ ان کا تعلق قائم کرنا مثلاً زبان، تعلم اور تدریس
-4	کیا پہلے کے تفکرات معقول ہیں؟ کیوں؟ اور کیوں نہیں؟ اب ان کا مفہوم کیا ہے؟	فکری تحریر کے تسلسل میں بعد میں لکھا گیا تفکر جس میں مصنف مزید سوال اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی شریک کر سکتا ہے
-5	کیا پہلے کے تفکرات اب بھی معقول ہیں؟ کیوں اور کیوں نہیں؟ بعد کے تجربات کے تناظر میں اب ان کا مفہوم کیا ہے؟	طویل وقفوں کے بعد مصنفین غور و فکر کے دائرے تشکیل دیتے ہیں (جن میں پھر دیگر مصنفین شامل ہو سکتے ہیں، مثلاً جرنل کی حیثیت سے) تاکہ وقفے میں پیش آنے والے واقعات کے تناظر میں ابتدائی اصول سازی کا از سر نو جائزہ لیا جا سکے، جس سے ممکنہ طور پر نقطہ نظر تبدیل ہو سکتا ہے۔

جدول میں فکری تحریر کی پہلی قسم کے تحت صرف وہ بنیادی حقائق لکھیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ اسے ممکنہ طور پر انتہائی سادہ اور آسان انداز میں لکھا جائے۔ آپ کی جانب سے پیش کی جانے والی تفصیل بیانیہ صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور عمومی اندراج کی شکل بھی اختیار کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی گفتگو سنی ہے تو اسے مکالمہ کی صورت میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ الغرض شکل کوئی بھی ہو بنیادی حقائق قلمبند ہونے کے بعد اس پر غور و فکر (Reflection) کا عمل شروع کیا جائے گا۔ آپ نے کسی بھی شکل میں جو کچھ بھی لکھا ہے یہ محض ایک سادہ تحریر نہیں بلکہ شعوری و غیر شعوری طور پر آپ کے فیصلے اور ترجیحات کا نتیجہ ہے۔ اسی لئے جب آپ کسی اور طالبعلم کی تحریر دیکھیں گے تو وہ کسی اور زاویے کی حامل ہوگی۔ بہرحال اب آپ کے پاس جائزے کے لئے متن موجود ہے اب آپ موضوع پر زیادہ گہرائی کے ساتھ سوچ بچار کے لئے خود کو تیار کریں۔ اس عمل کا تجزیہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فصاحت کے ساتھ غور کیا جائے، ہر مرتبہ جب آپ پڑھیں یا لکھیں گے آپ کے موقف میں کچھ فرق آئے گا۔

سوال نمبر 1- یہ کیسے ہوتا/ہوا ہے؟

اپنی لکھی ہوئی پہلی تحریر پر تبصرہ قلمبند کریں، اس مرحلے پر غور و فکر گہرا ہو جاتا ہے، کیسے؟ والے سوال کا جواب لکھنا فکری تحریر کی دوسری قسم ہے کیونکہ یہ آپ کو اس قابل بناتی ہے کہ آپ اپنی ہی لکھی ہوئی تحریر پر تبصرہ، نظر ثانی یا وضاحت کر سکیں۔ لیکن آپ کا غور و فکر اسی پر ختم نہیں ہو جانا چاہیے۔

سوال نمبر 2- ایسا کیوں ہوتا/ہوا ہے؟

اپنی لکھی ہوئی پہلی دو تحریروں کی وضاحت کرنے کے لئے دوبارہ قلم اٹھائیں، اب کیوں؟ جیسے سوال کا جواب دیں، اس سے فکری تحریر کی تیسری قسم سامنے آئے گی، کیونکہ اس میں آپ واقعہ، موضوع یا کسی مسئلے کے اسباب، اثرات اور مفاہیم کو بیان کریں گے۔ یہاں آپ اپنی تحریر کو دیگر [illegible] کے مطالعے کے دیگر ذرائع کے ساتھ تعلق استوار کرتے ہوئے اصول سازی کرتے ہوئے نظر [illegible]

سوال نمبر [illegible] فکری تحریر اب میرے نزدیک کیا معنی رکھتی ہے؟

ایک کے بعد ایک لکھی گئی تحریروں کے بعد آپ خود سے یہ سوال کرنے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ پہلی تحریر اب آپ کی نظر میں کیا مفہوم رکھتی ہیں۔ یہ فکری تحریر کی چوتھی اور پانچویں قسم ہے۔ ایسے ہر موقع پر آپ زیادہ گہرائی اور وسیع تر تناظر میں غور [illegible]

جب آپ ان مراحل سے گزرتے ہوئے فکری تحریر کو قلمبند کرتے ہیں تو مزید تعلم کے لئے آپ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ فکری تحریر دیکھنے میں ایک سادہ عمل ہے لیکن یہ بھی ایک مہارت ہے، دیگر مہارتوں اور فنون کی طرح اسے بھی سیکھا جاتا ہے اور مشق کر کے اس میں بہتری لائی جاتی ہے۔

فکری تحریر کی مشق کرنا (Practicing Reflective Writing)

فکری تحریر (Reflective Writing) میں تشخیص نفس کا عمل شامل ہے، جو کہ انتہائی معنی خیز اور یادگار ہو سکتا ہے۔ چاہے یہ کلاس روم پراجیکٹ، پورٹ فولیو ریفلیکشنز، یا تشخیصی سرگرمیوں سے متعلق ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فکری تحریر کی مشق کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

i- اپنی فکری تحریر کے مقصد سے باخبر رہیں، مناسب خیال کریں تو اسے بیان کریں۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 80 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

-ii فکری تحریر کے لئے مشق ضروری ہے۔

-iii فکری تحریر کی مشق ایک ہی واقعہ پر لیکن مختلف لوگوں کے نقطہ نظر کے حوالے سے کریں۔

-iv افراد یا گروپس کے ساتھ مسائل کو زیر بحث لاتے ہوئے اپنے غور و فکر میں گہرائی پیدا کریں۔

-v کسی واقعے سے جو کچھ آپ نے سیکھا ہو اس پر غور کریں اور یہ سوچیں کہ کسی اور موقع پر آپ وہی واقعہ کسی اور طریقے سے کیسے پیش کر سکتے ہیں۔

-vi اپنی فکری تحریر میں اخلاقی، تاریخی، سماجی و سیاسی سیاق و سباق کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

المختصر فکری تحریر (Reflective Writing) کا عمل کسی واقعہ، مسئلہ یا موضوع سے متعلق جو کچھ آپ جانتے ہیں یا جو آپ کے عقائد ہیں انہیں قلمبند کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ پھر سوالات کو بڑھاتے ہوئے دیگر واقعات، ذرائع، تجربات اور ماحول کے تناظر میں اپنی تحریر پر غور و خوض کر کے نئے مفاہیم تلاش کئے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 6- ناقدانہ تحریر (Critical Writing) کیا ہے، تفصیل سے بیان کریں۔ نیز ناقدانہ تحریر کی خصوصیات اور مختلف حکمت عملیاں بیان کریں۔

جواب: 1- ناقدانہ تحریر (Critical Writing)

ناقدانہ تحریر کا فن سیکھنا پختہ تحریر کی کنجی ہے۔ تنقید کے بغیر پڑھے جانے والے متن کی مصنف سے ہٹ کر کوئی زندگی نہیں، تنقید کے بغیر آپ خود کو متن سے الگ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مفکر کی زندگی دے سکتے ہیں، جب لوگ اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں تو آپ کبھی ان سے مکمل اتفاق کرتے ہیں اور کبھی شدید اختلاف، لیکن اگر وہ اپنے پیش کردہ اختلافی نقطہ نظر کے مختلف پہلوؤں، مستثنیات وغیرہ کو نظر انداز کر کے صرف اپنے موقف پر ڈٹے رہیں گے تو آپ یقیناً انہیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے اور ان کے نقطہ نظر کو مسترد کر دیں گے۔ اگر آپ پیش کئے گئے موقف سے متفق ہیں یا اس حوالے سے ہمدردی رکھتے ہیں تو یہ بھی کم دلچسپی کا حامل نہیں ہوگا۔

قیاس یہی ہے کہ ہم میں سے بیشتر لوگ آئینہ کے سامنے گھنٹوں نہیں گزارتے۔ آئینے میں ہم اپنی وضع قطع دیکھ کر روزمرہ کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں، اسی طرح پڑھے اور سنے جانے والے وہ الفاظ جو کہ ہماری سوچ کے عکاس ہیں ان کے ساتھ بھی ہمارا رویہ آئینے سے زیادہ مختلف نہیں، ہم اسے چھوڑ کر دیگر دلچسپ سرگرمیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، خلاصہ یہ کہ ہم ہمدردی رکھنے کے باوجود صرف ایسی تحریریں پڑھنے میں دلچسپی لیتے ہیں جو کہ دماغ میں نئے اٹھنے والے سوالات کی تشفی کریں۔ ہم پہلے سے معلوم تصورات پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ مزید آگے تک سوچنا چاہتے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم کوئی ایسا مضمون پڑھتے ہیں جس میں پیش کئے گئے نقطہ نظر سے ہم اتفاق نہیں کرتے اور اس میں ہمارے نقطہ نظر کی جھلک تک موجود نہیں تو بھی ہمیں ایسے مضمون میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ ایسی تحریر سے پراپیگنڈا کا احساس پیدا ہوتا ہے، ہم فوراً یہ بول دیتے ہیں کہ مصنف فلاں سیاسی پارٹی کی بحث نہیں لایا تو میں اسے کیوں سنوں یا پڑھوں؟ اس کے مقابلے میں کوئی ایسا مضمون جس میں تنقیدی انداز میں موقف پیش کیا گیا ہو اور ہمارے موقف کو بھی اہمیت دی گئی ہو تو باقی باتوں میں اختلاف کے باوجود ہم مضمون دلچسپی کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔ ایسا مضمون پڑھنے کے کافی دیر بعد بھی ہم مصنف کے الفاظ پر غور کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے دماغ میں مصنف کے ساتھ مکالمہ چل رہا ہوتا ہے اس سے مصنف کے اور ہمارے سوالات کو زندگی ملتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ تنقیدی سوچ (Critical Thinking) ہے کیا؟ یہ کیسے دکھائی دیتی ہے؟ تو یاد رکھیں کہ تنقیدی ہونے کا مطلب منفی رجحان کا حامل ہونا نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا مطلب کسی سے اختلاف کرنا ہے۔ تنقیدی سوچ (Critical Thinkig) ایک ایسا عمل ہے جس میں گہرائی کے ساتھ غور و فکر کیا جاتا ہے۔ تنقیدی انداز میں سوچتے ہوئے ہم کسی تصور پر زیادہ روشنی ڈالتے ہیں اور اس کے اندر پوشیدہ مفروضہ جات کو کھول کر سامنے لاتے ہیں، اہم نکات کا اعادہ کرتے ہوئے تعمیری نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تنقید (Criticism) کی بنیادی خصوصیت متن سے اختلاف نہیں بلکہ اس کی قدر قائم کرنا ہے، اس کے لئے ضروری نہیں کہ آپ اپنے آپ کو مصنف کی پوزیشن کے مساوی

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

لا کھڑا کریں، ہاں البتہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو عام قاری سے ایک قدم آگے بڑھنا ہوگا۔

ناقدانہ تحریر (Critical Writing) تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کی ہی مانند ہے۔ اس میں معقول نتائج اخذ کرنے کے لئے شواہد پر غور کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ تحریر شامل ہے جس میں کوئی دلیل قائم کرتے ہوئے ایک سے زائد ذرائع کا جائزہ اور تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کے لئے ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ یہاں جائزہ (Evaluation) اور تجزیہ (Analyses) سے کیا مراد ہے۔ آپ کی تحریر میں وہ شواہد شامل ہونگے جنہیں دیگر مصنفین نے پیش کیا ہے، ان شواہد کا جائزہ لینے سے مراد یہ ہے کہ ان خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی جائے جو کہ ان شواہد میں موجود ہیں۔ نیز اس میں ان پہلوؤں کی بھی نشاندہی کرنا پڑتی ہے جو واضح طور پر کسی خوبی یا خامی کے زمرے میں نہیں آتے۔

2- ناقدانہ تحریر کی خصوصیات (Characteristics of Critical Writing)

ناقدانہ تحریر (Critical Writing) کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

i- اس میں دیگر مصنفین کے نتائج کو ان کی جانب سے پیش کئے جانے والے دلائل اور شواہد کا جائزہ لئے بغیر قبول کرنے سے انکار کیا جاتا ہے۔

ii- دیگر مصنفین کی آراء کو قبول کرنے یا احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کے پیچھے کارفرما وجوہات کو بڑے متوازن انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

iii- ذاتی نتائج جن دلائل اور شواہد سے ماخوذ ہوتے ہیں انہیں بڑے واضح انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

iv- اپنے پیش کردہ شواہد، دلائل اور نتائج کی حدود کو تسلیم کیا جاتا ہے یعنی انہیں حتمی تصور نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے مضبوط دلیل کوئی پیش کرے تو اسے قبول کیا جاتا ہے۔

اس لئے ناقدانہ تحریر لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ:۔

i- جن دلائل اور شواہد کا آپ نے مطالعہ کیا ہے ان پر غور کریں۔

ii- ان پر کئے جانے والے تبصرے میں مثبت اور منفی پہلوؤں کی نشاندہی کریں۔

iii- اپنی اسائنمنٹ کے حوالے سے انہیں زیر بحث لانے کے لئے ان کی مطابقت اور افادیت کی جانچ کریں۔

یاد رکھیں کہ ناقدانہ تحریر لکھنے کے لئے عام قسم کی بیانیہ تحریر (Descriptive Writing) کے مقابلے میں کافی بہتر مہارتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

ناقدانہ تحریر کے لئے حکمت عملیاں (Strategies for Critical Writing)

ناقدانہ تحریر (Critical Writing) کے لئے روایتی طور پر کئی قابل قدر حکمت عملیاں پائی جاتی ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے مضمون یا خلاصہ کو بڑے پراجیکٹ کا ایک خاکہ تصور کرتے ہوئے اس پر غور کریں۔ یعنی اگر آپ 15 صفحات لکھنے کے قابل ہیں تو آپ کا مضمون یا خلاصہ اس پراجیکٹ کا ڈھانچہ ہوگا۔

ناقدانہ تحریر کیلئے جو حکمت عملیاں زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

i- موازنہ و مقابلے کے طریقے کا استعمال (Using the "Compare and Contrast" Approach)

ناقدانہ تحریر کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ مختلف مصنفین کا موازنہ اور مقابلہ کریں، ناقدانہ تحریر میں زیادہ تشویش کی بات اپنی آواز کا غالب ہونا ہے۔ متن کا خلاصہ آپ کی اپنی سوچ اور فکر کا عکاس ہونا چاہیے، ہر مرتبہ متن پڑھتے ہوئے آپ کو سلف سوالات اٹھانے چاہئیں۔ جیسا کہ کسی دلیل کے بارے میں کہ اس دلیل کا مضبوط پہلو کیا ہے؟ اس میں عام مان لیا ہیں؟ آپ مصنف سے اتفاق کرتے ہیں یا اختلاف؟ اور ایسا کیوں ہے؟ یہاں پر ایک ایسا مکالمہ تشکیل پاتا ہے جس میں ناقد اور مصنف کے درمیان گفتگو ہو، جب آپ دونوں کے موقف کو سامنے رکھیں گے تو اس میں آپ کی اپنی ذاتی سوچ اور آواز نمودار ہوگی، چونکہ مصنف زیادہ ماہر ہوتا ہے اس لئے وہ آپ کے مقابلے میں اپنے موقف کو زیادہ بہتر انداز میں پیش کر سکتا ہے، لیکن جب آپ دیگر مصنفین کو اپنا ساتھی بنا کر جواب دیتے ہیں تو آپ اپنے موقف کو زیادہ بہتر طور پر پیش کر سکتے ہیں، کیونکہ آپ کے موقف کو دیگر مصنفین کے دلائل سے تقویت ملے گی، ایک یا ایک سے زائد صفحات پر اپنے تفکرات اور تاثرات درج کرتے ہوئے آپ کو کافی عجیب محسوس ہوگا، لیکن اس کام کو

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اگلے مضامین کے لئے خود کو تیار کریں۔

ii- استدلال کرتے ہوئے سمجھوتے کی کوشش کرنا

(Trying a give and take of Argumentation)

ناقدانہ مہارتوں کو ترقی دینے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تحریر کو محدود ناقدانہ تبصرے سے شروع کیا جائے پھر اسے پھیلایا جائے۔ جب آپ مصنف پر تنقید کریں تو سوچیں کہ مصنف اس کا کیا جواب دے گا، مصنف کے جواب کا خلاصہ قاری کے لئے تیار کریں، (یعنی کہا جاسکتا ہے کہ مصنف میرے [illegible] کر جواب میں یہ کہہ سکتا ہے کہ۔۔۔) پھر اس کے جواب میں آپ کی دلیل کیا ہوگی اس جانب بڑھیں۔ (یعنی مصنف کا جواب اس لئے درست نہیں کیونکہ۔۔۔) اس دوران اپنے دعوے یا مشاہدے سے متعلق ہر جملے کو بھی ساتھ لے کر چلیں، جیسے جیسے آپ مصنف پر سوالات اٹھاتے جائیں گے اور اس کے ممکنہ جوابات پر غور و فکر کریں گے تو موضوع کو زیادہ گہرائی سے جان سکیں گے اور اپنے موقف کو مزید وضاحت کے ساتھ پیش کر سکیں گے۔

iii- ناقدانہ تحریر میں مصنف کے ساتھ بات کرنا

(Talking to an author in your Critical Writing)

ناقدانہ انداز اختیار کرتے ہوئے آپ کو چاہیے کہ قاری کو اپنے مشاہدات میں واضح طور پر شریک کریں۔ یہ دیکھیں کہ مصنف کے موقف کے کون سے ایسے پہلو ہیں جو کہ دلچسپ معلوم ہوتے ہیں؟ اور کیوں؟ اس کے انداز تحریر میں کیا خامیاں ہیں؟ اگر آپ کو کوئی خامی نظر نہیں آتی تو خیالی ناقد کا تصور ذہن میں لائیں جو کہ متن میں موجود خامیوں اور کمزوریوں کو تلاش کر سکے۔ یہ بھی سوچیں کہ وہ کیا تنقید کریں گے؟ اس کے بعد آپ اور مصنف کا جواب کیا ہوگا؟ متن کے حوالے سے اپنے ذہن میں مصنف کے ساتھ پورا مکالمہ چلایا جانا چاہیے، اس دوران کیوں جیسے سوال کو اہمیت دیں، مثلاً مصنف نے اپنے نفس مضمون میں ایسا کیوں کہا؟ ہمیں اس کو اہمیت کیوں دینا چاہیے؟ اس سے ہمیں اتفاق یا اختلاف کیوں کرنا چاہیے؟ اس موضوع پر مزید کچھ کہنے کی کیوں ضرورت ہے؟ کیا مصنف نے تمام ضروری نکات کا احاطہ کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو کیوں؟

iv- ناقدانہ تحریر میں مصنفین کی آپس کی گفتگو

(Authors Talk to each other in Critical Writing)

ناقد کے طور پر اپنا موقف پیش کرنے کا ایک کلاسک طریقہ یہ بھی ہے کہ مصنف کی دیگر مصنفین کے ساتھ گفتگو کو تصور کیا جائے۔ فریقین کی جانب سے پیش کئے جانے والے دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے لئے ذاتی موقف اختیار کرنا آسان ہو جائے گا۔ بعد میں اسے آپ اپنی ناقدانہ تحریر میں واضح کر سکتے ہیں۔

v- ساتھی طالبعلم کے لئے لکھنا (Writing for a fellow Student)

یاد رکھیں کہ مقالہ کوئی بھی ہو قاری کے پڑھنے کے لئے لکھا جاتا ہے، آپ کو ایسے قاری کا تصور ذہن میں لانا چاہیے جو کہ پیش کئے جانے والے موضوع سے کم واقف ہو۔ اس سلسلے میں آپ ساتھی طالبعلم کا تصور ذہن میں لا سکتے ہیں جو کہ آپ سے مشورہ چاہتا ہے۔ تو آپ اسے کیا کہیں گے؟ فرض کریں آپ کا متن جوتوں کی جوڑی کی مانند ہے، آپ ساتھی طالبعلم کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ جوتے ایسے ہیں جنہیں ہم (میں اور آپ) نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہمیں (مجھے اور قاری کو) اسے قریب سے دیکھنا چاہیے، اب یہ تصور کریں کہ ساتھی طالبعلم کہتا ہے کہ یہ تو بڑے عجیب جوتے ہیں، مجھے یہ پسند نہیں تم کیوں اس پر نظریں جمائے بیٹھے ہو، اگر آپ کا ساتھی طالبعلم اسا ردعمل دیتا ہے تو آپ ایسا کیا کریں گے کہ وہ آپ کی بات مان کر جوتے دیکھنے پر تیار ہو جائے؟ چونکہ آپ کو قاری سے ایک قدم آگے چلنا ہے اس لئے ایسی صورتحال کو اپنے متن کے حوالے تصور کرتے ہوئے سوال اٹھائیں کہ قاری کو متن پر دوبارہ نظر ڈلوانے کیلئے کس پہلو کو پیش کیا جائے؟ کہ قاری مصنف کی بات کو اہمیت دے، اور قاری سے ایک قدم آگے چلتے ہوئے آپ اس کی بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں۔

vi- ساتھی طالبعلم کے خلاف مصنف سے اتفاق

(Agreeing with an Author against a Fellow Student)

اپنی ناقدانہ رائے کو بہتر بنانے کی متبادل حکمت عملی یہ بھی ہے کہ آپ ایسے قاری کے لئے قلم اٹھائیں جو کہ مصنف سے متفق نہیں۔ بجائے اس کے کہ متن میں ایک کے بعد ایک دلیل کی وضاحت کی

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جائے کہ آپ کیوں اس سے متفق نہیں یا مصنف کی کسی دوسرے مصنف کے حوالے سے مخالفت کی جائے، بعض اوقات آپ قاری کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں۔ فرض کریں آپ کا قاری (ساتھی طالبعلم) مصنف سے بالکل متفق نہیں تو آپ خود کو ایسی ناقدانہ پوزیشن میں پائیں گے جس کے تحت آپ مصنف کے دلائل کا دفاع کر سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

سوال 7- روزنامچہ (Journal) سے کیا مراد ہے؟ روزنامچہ کے فوائد اور روزنامچہ لکھنے کا طریقہ کار تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: 1- روزنامچہ لکھنا (Journal Writing)

روزنامچہ (Journal) آپ کے خیالات، تجربات اور مشاہدات کا ایک تحریری ریکارڈ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی نوٹ بک ہے جس میں روزانہ کی بنیاد پر لکھا جاتا ہے۔ یہ روزنامچے اپنے خیالات کو واضح کرنے میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنے روزانہ پیش آنے والے معمول کے اور نئے واقعات کے بارے میں ذاتی احساسات، جوابات کو قلمبند کرنے سے مصنفین کو یہ جاننے کا موقع ملتا ہے کہ وہ مختلف موضوعات کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں؟

روزنامچہ لکھنا (Journal Writing) ایک ایسا عمل ہے جس میں ذاتی بصیرتیں، تفکرات، ذہن میں اٹھنے والے سوالات یا شخصی موضوعات لکھے جاتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں جرنل پروجیکٹ (Journal Project) کی تفویض کردہ ذمہ داری میں ذاتی خیالات، روزانہ کے تجربات، پڑھنے کے لئے دی گئیں اسائنمنٹ، حالات حاضرہ اور سائنسی تجربات کا اندراج شامل ہو سکتا ہے۔ روزنامچے میں شامل مندرجات فکری تحریر (Reflective Writing) کی ہی ایک شکل ہیں۔ جو کچھ آپ نے پڑھا یا سیکھا ہے اس بارے میں آپ اپنے تفکرات، تاثرات اور اعتراضات کو اپنے روزنامچے میں شامل کر سکتے ہیں۔ تاہم رونامچے کے مندرجات کو پڑھے گئے مواد کا محض خلاصہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس میں صرف اپنے احساسات پر توجہ دی جانی چاہیے۔ بلکہ اسے آپ کی ناقدانہ تحقیق کی صلاحیتوں کا مظہر ہونا چاہیے۔ ناقدانہ تحقیق (Critical Inquiry) کی اصطلاح سے

مراد وہ سوچ و بچار اور غور و فکر کے وہ مراحل ہیں جو کہ آپ معلومات یا اپنے خیالات کو جمع کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔

روزنامچہ لکھنے سے چونکہ آپ کو مختلف خیالات اور لکھنے کی حکمت عملیوں کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے اس لئے اسے تحقیقی یا تفتیشی تحریر (Exploratory Writing) کی ایک شکل بھی کہا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ کمرہ جماعت کا روزنامچہ (Class Journal) اور پرائیویٹ ڈائری (Private Diary) دو مختلف چیزیں ہیں۔ کلاس جرنل کی تحریر رسمی نوعیت کی ہوتی ہے تاہم اسے مضمون نہیں کہا جا سکتا، جبکہ استاد کو اس تک رسائی کا مکمل حق ہوتا ہے بلکہ وہ جماعت کے دیگر طلبہ کو بھی اس میں شریک کر سکتا ہے جبکہ ڈائری کی نوعیت بالکل ذاتی قسم کی ہوتی ہے۔

2 روزنامچہ لکھنے کے عام اہداف (Common Goals of Journal Writing)

-i باقاعدگی سے لکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

-ii کمرہ جماعت میں پیش کئے جانے والے مواد، لیکچرز اور ذاتی مشاہدات کے درمیان تعلق قائم کرنا۔

-iii ایسے سوالات اٹھانا جس سے کمرہ جماعت کی بحث کے لئے مواد مل سکے۔

-iv خیالات اور تصورات کے بارے میں تحقیق، تجزیہ اور جائزہ کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا۔

3- روزنامچہ لکھنے کے فوائد (Benefits of Journal Writing)

مختلف موضوعات کے بارے میں لکھنے سے نہ صرف لکھنے کی مہارتیں بہتر ہوتی ہیں بلکہ اس سے گرائمر کی غلطیوں پر سزا کے خوف کے بغیر آپ کو اپنے خیالات کی کھوج لگانے کا موقع ملتا ہے۔ روزنامچہ دراصل خیالات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں آپ کو اپنے خیالات کو لکھنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ روزنامچہ لکھنے سے مندرجہ ذیل مواقع حاصل ہوتے ہیں:۔

-i یادوں کو محفوظ کرنا،

-ii اپنی حسیات کو تیز کرنا،

-iii تحریر میں خود اعتمادی حاصل کرنا،

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

-iv موضوعات کے بارے میں اپنے تصور اور نقطہ نظر کو وسعت دینا،

-v مستقبل میں لکھے جانے والے مضامین کے لئے مواد اکٹھا کرنا،

-vi تحریری قابلیتوں میں بہتری کی شناخت کرنا،

-vii تحریر میں حائل مشکلات کو دور کرنا،

-viii ذاتی تفکر اور سوچ بچار کے لئے وقت نکالنا،

-ix تنقید کے خوف کے بغیر لکھنا،

مزید برآں روزنامچہ لکھنے سے آپ کو اس خوف سے نجات ملتی ہے جو کہ اکثر لوگوں کو قلم اٹھاتے ہوئے لاحق ہوتا ہے۔ روزنامچہ لکھتے ہوئے آپ کو ہجوں اور گرائمر کی غلطیوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ روزنامچے کو بنیادی طور پر دماغ لڑانے اور مختلف نکات تشکیل دینے کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے، روزنامچے میں باقاعدگی سے لکھنے کے باعث آپ کی تحریر بہتر ہوگی، اس سے رسمی دستاویزات، پریزنٹیشنز اور مضامین تیار کرنے میں آپ کو مدد ملے گی۔

کسی مضمون یا کتاب کا مطالعہ کر کے آپ روزنامچے میں اس کا خلاصہ اور اہم نکات بھی درج کر سکتے ہیں، اس سے آپ کو کتاب کے اہم موضوعات اور نکات کو یاد رکھنے میں آسانی ہوگی۔ اور آپ کے خیالات میں ربط قائم ہوگا، ایک ہی موضوع پر پڑھے گئے مواد پر مختلف طلبہ کے روزنامچے دیکھنے سے خیالات کو وسعت ملتی ہے۔

4- روزنامچہ لکھنے کا آغاز کیسے کیا جائے (How to Start Journal Writing)

آپ اپنے روزنامچے کو روزمرہ کی زندگی کے عمومی ریکارڈ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اس میں مخصوص موضوعات جیسا کہ کسی باغ یا تفریحی مقام کی سیر، مطالعہ اور حالات حاضرہ وغیرہ پر بھی توجہ دی جا سکتی ہے۔ آپ اس میں اپنے تجربات، خیالات اور یادیں قلمبند کر سکتے ہیں، آپ اسے افسانوی تحریروں اور شاعری کی خاطر مواد اکٹھا کرنے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے سرہانے نوٹ بک رکھتے ہیں اور جاگنے کے بعد اپنے خواب قلمبند کرتے ہیں۔

آپ کو اگر سمجھ نہیں لگ رہی کہ کس بارے میں لکھا جائے تو تھوڑی سی چہل قدمی کر لیں اس دوران حاصل ہونے والے تجربات اور مشاہدات پر آپ قلم اٹھا سکتے ہیں، عمارتیں، لوگ، پرندے، موسم، آسمان، زمین، گھاس، خوش رنگ پھول، مختلف قسم کی آوازیں، خوشبو، الغرض آپ کو ہر قسم کا مشاہدہ ملے گا، ان کے بارے میں آپ اپنے خیالات کو زیب قرطاس کر سکتے ہیں۔

5- روزنامچہ لکھنے کی تکنیکیں:

بنیادی اور ذیلی عنوانات کے ساتھ مندرجہ ذیل تکنیکیں روزنامچہ لکھنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہیں:۔

i- جملے کا پہلا حصہ (Sentence Stem)

جملہ مکمل کرنے کا عمل خالی جگہ پر موزوں لفظ یا فقرہ چسپاں کرنے سے وقوع پذیر ہوتا ہے، اس میں [illegible] جملہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے (جیسا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ _____) اور یہ فرد کے سوال [illegible] سے متعلق خاص طور پر ترتیب دیا گیا جملہ بھی ہو سکتا ہے۔

ii- پانچ منٹ میں تیزی سے لکھنا (Five Minute Sprint)

طے شدہ مختصر وقت کے اندر آگنے کی حکمت عملی ایسے افراد کے لئے بہترین ہے جو کہ روزنامچہ لکھنے کے بارے میں ہچکچاتے ہیں، یا اس کے آغاز کے بارے میں تذبذب کا شکار ہوتے ہیں، اور یا پھر انہیں روزنامچہ لکھنے کے لئے وقت نکالنا مشکل لگتا ہے۔

iii- فہرستیں (Inventory)

متوازن زندگی کی تعمیر کے لئے زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً صحت، خاندان، گھر، کام، روحانی / مذہبی، اور جذباتی بہتری وغیرہ سے متعلق عنوانات اور معاملات سے زندگی کے ایسے شعبوں کی نشاندہی ہوتی ہے جن پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

iv- مربوط و رواں تحریر (Structured Write)

یہ وہ تحریر ہے جس میں جملوں کا سلسلہ باہم مربوط ہوتا ہے اور وہ معلومات و آگاہی کی گہرائی کو سلسلہ وار منکشف کرتے ہیں۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

v-خوشہ بندی (Clustering)

خوشہ بندی سے مراد مرکزی لفظ یا فقرے سے متعلق خیالات کو اکٹھا کرنا ہے، اس میں خطوط اور دائروں کی مدد سے خیالات کو وسعت دی جاتی ہے، اس سلسلے میں بھرپور نتائج حاصل کرنے کے لئے تیزی سے کام کرنا چاہیے۔ پھر حاصل ہونے والے نکات اور خیالات کو مختصر پیرائے میں بیان کر دینا چاہیے۔

vi-100 کی فہرستیں (Lists of 100)

100 آئٹمز کی فہرست میں ممکنہ طور پر بعض کی پہلے سے طے شدہ مرکزی خیال یا موضوع پر کرار بھی ہوگی، یہ تکرار اس عمل میں انتہائی اہم ہے۔ یہ موضوعات کسی بھی حالیہ مسئلے سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مجھے افسردہ کرنے والی 100 چیزیں، 100 چیزیں جو میں کرنا چاہتا ہوں، 100 مقامات جنہیں میں دیکھنا چاہتا ہوں وغیرہ، فہرست مکمل کرنے کے بعد جوابات کی مرکزی خیالات کے تناظر میں گروپ بندی کریں اور معلومات کو ترتیب دیں۔

vii-حروف تہجی کے ساتھ نظم (Alpha Poem)

الف تا ے یا اے (A) سے زیڈ (Z) تک یا پھر کسی بھی طرح کے حروف کو صفحہ پر اوپر سے نیچے ہر سطر میں لکھیں پھر ایسی نظم شروع کریں جس کا ہر مصرع سطر میں درج حرف سے شروع ہو۔ یہ حکمت عملی گروپس کے لئے زیادہ فائدہ مند رہتی ہے کیونکہ اس میں سب کی اعلیٰ درجے کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

viii-محفوظ کئے گئے لمحات (Captured Moments)

معنی خیز اور جذبات سے بھرپور لمحات کے احساس کو محفوظ رکھیں، اس کے لئے تمام حسیات کو بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور قسم کی تحریر لکھی جائے، حُسن و دلکشی اور خوشی وغیر کے محفوظ کئے گئے لمحات مشکل وقت میں امید مہیا کرتے ہیں۔

ix-نہ بھیجے گئے خطوط (Unsent Letters)

یہ وہ استعاری گفتگو ہے جو کہ خاص تناظر میں کسی کے لئے لکھی جاتی ہے لیکن اس تک بھجوائی نہیں جاتی۔

x-کرداری خاکے (Character Sketch)

یہ کسی شخص کے کردار و اوصاف سے متعلق تحریر ہوتی ہے، اس میں اپنی ذات کے بارے میں بھی خاکہ لکھا جا سکتا ہے۔ اس میں کسی فرد کے طرز بود و باش، رہن سہن، لباس، انداز گفتگو، لہجہ، مزاج وغیرہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

xi-مکالمہ (Dialogue)

یہ دو کرداروں کے مابین استعاری تحریر ہے، مکالمے کے لئے کسی کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے، اس کے لئے وقت اور مقام کی قید نہیں، جبکہ حقیقی طور پر کی جانے والی گفتگو بھی ضروری نہیں، کسی شخص کو تصور کر کے خیالی طور پر بھی مکالمہ لکھا جا سکتا ہے۔

xii-نقطہ ہائے نظر (Perspectives)

کسی بھی واقعہ یا صورتحال کو دیکھنے کے مختلف انداز سے مختلف نقطہ ہائے نظر حاصل ہوتے ہیں۔

xiii-سپرنگ بورڈ (Springboard)

سپرنگ بورڈ سے مراد کسی سبب کے تحت آزادانہ تحریر ہے۔ ایسی تحریر چھوٹے سے سوال، خیال یا عنوان سے شروع کی جا سکتی ہے۔

xiv-آزادانہ تحریر (Free Writing)

غیر مربوط انداز میں کوئی بیانیہ لکھنا آزادانہ تحریر کہلاتا ہے، تخلیقی طور پر آمد ہونے اور فی البدیہہ تحریر لکھنے کے ادوار میں یہ تکنیک کارآمد رہتی ہے۔ اس کیلئے وقت اور صفحات کی تعداد بھی معین کی جا سکتی ہے۔

روزنامچوں (Journals) کی مختلف شکلوں کا انحصار ان کے مقاصد اور استعمال کے طریقوں پر ہوتا ہے۔ اگر آپ کو کمرہ جماعت میں کوئی عنوان دیا جاتا ہے، کوئی افسانہ، ڈرامہ یا شاعری لکھنے کو کہا جاتا ہے تو اس سلسلے میں روزنامچہ لکھنا آپ کی لکھنے کی صلاحیتوں کو تقویت دے گا اور اس سے آپ کو نئے نئے خیالات حاصل ہوں گے۔ اس سے اپنی تحریر کو خاص بناوٹ اور آپ کا اپنا اسلوب عطا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ لکھتے ہوئے جہاں آپ کا دماغ ماؤف ہو جائے آپ اپنا تخلیقی روزنامچہ کھول کر لکھنے کے لئے نیا مواد بھی نکال سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

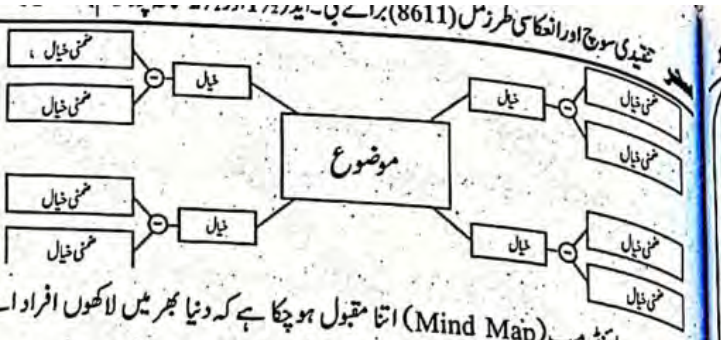

اب مائنڈ میپ (Mind Map) اتنا مقبول ہو چکا ہے کہ دنیا بھر میں لاکھوں افراد اسے استعمال کر رہے ہیں جن میں چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہیں، جبکہ زندگی کا ہر شعبہ اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ جہاں تعلیم میں بہتری آتی ہے وہیں سوچ اور فکر واضح ہونے سے انسان کی کارکردگی بھی بہتر ہوتی ہے۔ آپ دنیا میں ایسے ہی پیدا نہیں ہو گئے بلکہ اپنے ساتھ خاص قسم کے دماغی پروگرامز لائے ہیں۔ یہ پروگرامز آپ کے [illegible] بناتے ہیں کہ آپ زندگی بھر میں حاصل ہونے والے روزمرہ کے تجربات سے سیکھیں اور اسے یاد [illegible] دماغ کا ایک پروگرام اہم واقعات کو یاد رکھنے کے لئے ہے، ایک دوسرا پروگرام ضروری کو محفوظ رکھتا ہے، اور پروگرام مختلف ساختوں کے لئے موجود ہے الغرض اس طرح کے کئی پروگرام دماغ میں موجود ہیں، مائنڈ میپنگ (Mind Maping) کی دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ پہلے سے موجود انہی پروگرامز کو استعمال کرتا ہے اور [illegible] لاتا ہے۔ یعنی مائنڈ میپ انہی طاقتوں کو جلا بخشتا ہے جو کہ آپ کے دماغ میں پہلے سے موجود ہیں۔

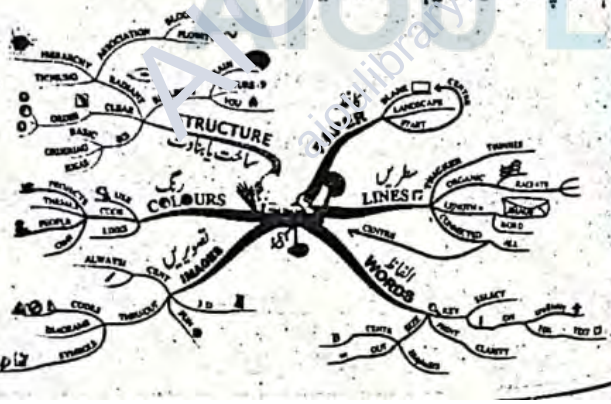

باب 8

تنقیدی سوچ اور فکری مشق کے آلات اور تکنیکیں

Tools & Techniques of Critical Thinking & Reflective Practices

سوال 1۔ ذہنی خاکہ سازی/مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) سے کیا مراد ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: ذہنی خاکہ سازی/مائنڈ میپنگ (Mind Mapping)

ذہنی خاکہ سازی یعنی مائنڈ میپ (Mind Map) دماغ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ایک انتہائی [illegible] ترسیمی تکنیک (Graphic Technique) ہے۔ یہ وسیع تر دماغی صلاحیتوں پر قابو پانے اور لفظ، تصویر، عدد، منطق، آہنگ، رنگ اور وسعت مکانی سے آگاہی حاصل کرنے کا ایک منفرد اور طاقتور انداز ہے۔ سیکھنے کی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کرنے اور پیچیدہ ساخت یا اجزا کے باہمی اتصال کو سمجھنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ ایسا کرتے ہوئے آپ کو مکمل آزادی کے ساتھ دماغ کو لامتناہی طور پر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس تکنیک کو ٹونی بزان (Tony Buzan) نے 1960ء کی دہائی میں پیش کیا۔ مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) ایک ایسی ترسیمی تکنیک ہے جس میں مختلف قسم کے متعدد خیالات اور معلومات کے ٹکڑوں کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر تصور یا حقیقت کو لکھنے کے بعد دائروں اور خطوط کے ساتھ ان کے درمیان تعلق کو واضح کیا جاتا ہے۔ اس طرح مختلف خیالات کے درمیان تعلقات کا ایک جال سا بن جاتا ہے۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) معلومات دماغ تک پہنچانے اور پھر وہاں سے ایک منظم انداز میں نکالنے کا آسان ترین ذریعہ ہے، نوٹس (Notes) یعنی اہم نکات اور مختصراً یادداشتیں لکھنے کا ایک مؤثر اور تخلیقی انداز ہے۔ اس سے واقعی آپ کے تمام خیالات کا خاکہ تیار ہو جاتا ہے اور یہ طریقہ انتہائی سادہ اور آسان بھی ہے۔

مائیکل مکالکو (Michael Michalko) کے مطابق مائنڈ میپ

- ☆ پورے دماغ کو فعال اور متحرک کرتا ہے،
- ☆ ذہنی تذبذب کو دور کرتا ہے،
- ☆ موضوع پر توجہ مرکوز کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے،
- ☆ معلومات کے الگ الگ ٹکڑوں کے درمیان تعلق ظاہر کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے،
- ☆ کسی بڑے منظر کی تمام تر جزئیات کے ساتھ واضح تصویر پیش کرتا ہے، اور
- ☆ تصورات کے گروپ بنانے اور انہیں الگ الگ کرنے اور ان کا آپس میں موازنہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مائنڈ میپنگ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے موضوع پر توجہ مرکوز رکھیں اس سے موضوع سے متعلق معلومات حاصل کرنے میں مدد ملے گی، مائنڈ میپنگ ان معلومات کو مختصر دورانیہ کی یادداشت (Short-Term Memory) سے طویل دورانیہ کی یادداشت (Long-Term Memory) تک منتقل کر دیتی ہے۔

ذہنی خاکہ سازی کی اہمیت (Importance of Mind Mapping)

ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے، اسے ترتیب دینے اور محفوظ رکھنے میں کافی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ فطری انداز میں درجہ بندی کے ذریعے ہر قسم کی معلومات تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے، اس سے جہاں سیکھنے کی صلاحیتوں میں بہتری آتی ہے وہیں پیچیدہ نوعیت کے تصورات کو تمام تر جزئیات کے ساتھ سمجھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کے ذہن میں یقیناً یہ بات آئے گی کہ دماغ میں جتنی زیادہ معلومات داخل کی جائیں گی اتنا ہی معلومات کو تلاش

کرنا مشکل ہو جائے گا، لیکن مائنڈ میپ (Mind Map) اس تصور کو غلط ثابت کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 2۔ ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کے اصول بیان کریں۔ نیز مائنڈ میپنگ کی تکنیکیں اور مراحل تحریر کریں۔

ذہنی خاکہ سازی کے اصول (Principles of Mind Mapping)

جواب: دماغ مختلف طریقوں سے کام کرتا ہے۔ مختلف افراد مختلف طریقوں سے سوچتے ہیں، ہر فرد کے سوچنے اور استدلال کرنے کا طریقہ جدا ہونے کے باوجود کئی تکنیکیں ایسی ہیں جنہیں ہر کوئی استعمال کرتا ہے اور آگاہی کے لئے دماغ میں کئی پروگرامز کام کر رہے ہیں، یہ پروگرامز سوچنے کے فطری سافٹ ویئرز ہیں جب آپ اس دنیا میں داخل ہوتے ہیں تو ان سافٹ ویئرز پر کام میں آپ مشغول ہو جاتے ہیں۔ آپ کا [illegible] کچھ بنیادی اصولوں کے تحت کام کرتا ہے، آپ مائنڈ میپ (Mind Map) کے ذریعے اپنی تخلیقی [illegible] یادداشتوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) کے اہم بنیادی اصول درج ذیل ہیں:۔

1۔ تصاویر (Pictures)

جو کچھ آپ دیکھتے ہیں وہ آپ کو یاد رہتا ہے، تصاویر اور شکلیں یاد رکھنے کی آپ کے دماغ میں بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ آپ کا دماغ [illegible] آپ کی نظر کی سے مختلف تصویریں اکٹھی کرتا ہے اور آپ کے دماغ میں موجود ضخیم البم میں محفوظ کرتا جاتا ہے۔ آپ کسی لمحے اسے دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) [illegible] لئے اس کی خاص اہمیت ہے۔ کیونکہ متن کو لمبے عرصے تک یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے لیکن تصویریں اور شکلیں آسانی سے نہیں بھولتیں۔

2۔ سرخیاں (Headlines)

پورے متن کے بجائے ایک لفظ، چھوٹا سا فقرہ یا کوئی چونکا دینے والی سرخی یاد رکھنا کافی آسان ہوتا ہے۔ یہ راز خود اپنی وضاحت کر رہی ہوتی ہیں، گھنٹوں صرف کرنے کے باوجود آپ لفظ بہ لفظ پورا متن ذہن نشین نہیں کر سکتے ہاں البتہ اگر آپ سرخیوں کی صورت میں اہم نکات کو نوٹ کرتے جائیں تو آپ کو

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

متن میں موجود اہم معلومات کا 95 فیصد حصہ یاد رہے گا۔

3- تعلق یا سلسلے (Connections)

آپ کا دماغ اور شعور ہمیشہ چیزوں کے آپس میں تعلق کا تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ جب یہ تجزیہ مکمل ہو جاتا ہے تو دماغ پوری ساخت کی علامتی شکل بناتا ہے۔ دماغ کا بیشتر کام انہی تعلق اور سلسلوں پر مبنی ہوتا ہے یہ خودکار انداز میں مختلف چیزوں کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے اور ان کا ملا کر پورا نظام تشکیل دے دیتا ہے۔ دماغ کو اپنے طریقے سے کام کرنے دینا انتہائی ضروری ہے بلکہ اس سلسلے میں اس کی مدد بھی کی جانی چاہیے، بجائے اس کے کہ اسے اس کے رخ سے ہٹانے کی کوشش کی جائے۔ جب آپ دماغ کی اس کے طریقے کے مطابق مدد کریں گے تو وہ خوش رہے گا اور آپ کو علم اور اعلیٰ پائے کی یادداشت کا انعام بھی دے گا۔

ذہنی خاکہ سازی کی تکنیکیں (Techniques of Mind Mapping)

1- برین سٹارمنگ (Brainstorming)

خاکہ وہی کچھ ہوتا ہے جو کہ آپ کے دماغ میں چل رہا ہوتا ہے۔ اس میں ڈھیر ساری معلومات کی کھچڑی پک رہی ہوتی ہے، کچھ بھی ترتیب میں نظر نہیں آتا، لیکن اس سے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں اس تکنیک کا مقصد دماغ میں موجود تمام خیالات کو صفحے پر اتارنا ہے۔ تاکہ ایسی تصویر بنائی جا سکے جس میں وہ سب کچھ ہو جسے آپ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں سب کچھ سے مراد ہر وہ شے جسے آپ سوچ سکتے ہیں، اس کے بعد اپنے پراجیکٹ کے لئے بہترین خیالات کا انتخاب کرنا آپ کے لئے انتہائی آسان ہو جائے گا۔ اس قسم کا مائنڈ میپ (Mind Map) تشکیل دینے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل اختیار کریں:۔

i- مرکزی عنوان سے شروع کریں۔

ii- پھر اہم نوعیت کے ذیلی عنوانات تحریر کریں۔

iii- پھر انہیں مزید دو ذیلی عنوانات کے ساتھ منسلک کریں۔

iv- دوسرے اور تیسرے مرحلے کو اس وقت تک دہراتے رہیں جب تک کہ خاکہ مکمل نہیں ہو جاتا۔

اگر آپ خیال سازی کی دیگر اقسام کے ساتھ مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) کا موازنہ کریں تو نتیجہ بڑا واضح ہوگا، برین سٹارمنگ (Brainstorming) کو آپ پراجیکٹ شروع کرنے کیلئے بہترین تکنیک پائیں گے۔

2- روانی (The Flow)

یہ ذرا مختلف قسم کا مائنڈ میپ (Mind Map) ہے۔ کسی نظام میں تسلسل کا جائزہ لینے کے لئے یہ انتہائی کارآمد ہے، اس میں واقعات کے سلسلے کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے مائنڈ میپ (Mind Map) کو استعمال کرتے ہوئے یاد رکھنے کی اہم چیز یہ ہے کہ تمام مراحل یا اقدامات اور واقعات کو عموداً تحریر کیا جائے، جبکہ ذیلی عنوانات کو ہر مرحلے کے ساتھ افقی طور پر لکھا جائے۔ جب آپ اس طرح مائنڈ میپ [illegible] گے تو [illegible] چیزیں بڑی آسان ہو جائیں گی۔ اس سے آپ ایک ہی نظر میں پورے ڈھانچے کو دیکھ سکیں گے، تمام جزئیات آپ کے سامنے ہوں گی، اس سے آپ کو منصوبہ بندی کی بجائے کارکردگی پر توجہ دینے کا موقع ملے گا۔ اپنے [illegible] کو طرح طرح کے خیالات پیدا کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے اور خیالات کو تاریخ وار ترتیب میں درج کرتے جائیں، جبکہ ان کے علاوہ نئے خیالات اور تجاویز کے لئے بھی گنجائش رکھیں۔

3- بڑا خاکہ یا تصویر (The Big Picture)

یہ مائنڈ میپ کی انتہائی دلچسپ اور مؤثر تکنیک ہے۔ یہ تکنیک انتہائی ذاتی نوعیت کی ہے بہترین اثر قائم کرنے کے لئے یہ ہمیں تمام تکنیکوں کو یکجا کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

ذہنی خاکہ سازی کے مراحل (Steps in Mind Mapping)

1- ایک کورا کاغذ لیں اور اس کے مرکز سے شروع کریں، ایسا کرنے سے آپ کے دماغ کو آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کو پھیلانے کا موقع ملے گا، اس سے اپنی مرضی کی سمت میں خیالات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

2- مرکزی خیال کے لئے کسی شکل یا تصویر کا انتخاب کریں، کیونکہ ایک تصویر ایک ہزار الفاظ کے برابر ہوتی ہے۔ اس سے آپ کو اپنا تخیل استعمال کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔ توجہ مرکوز رکھنے کے لئے بھی

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اس کا کردار اہم ہے۔

3- خیالات کو ظاہر کرنے کے لئے رنگوں کا استعمال کریں، کیونکہ تصویر کی طرح رنگ بھی دماغ کو تحریک فراہم کرتے ہیں، رنگوں سے مائنڈ میپ کو زندگی اور اضافی ارتعاش ملتا ہے۔ اس سے آپ کی تخلیقی فکر کو بھی بھرپور توانائی ملے گی۔

4- مرکزی شاخوں کو مرکزی شکل یا تصویر کے ساتھ منسلک کریں۔ اسی طرح دوسری اور تیسرے درجے کی شاخوں کو پہلی اور دوسرے درجے کی شاخوں کے ساتھ منسلک کریں، یہ اس [illegible] ضروری ہے کیونکہ آپ کا دماغ مختلف قسم کی معلومات کے درمیان تعلق اور ربط قائم کرتے ہوئے کام کرتا ہے۔ یہ دو (یا تین یا چار) چیزوں کو آپس میں جوڑنے کو پسند کرتا ہے، جب مختلف شاخوں کو آپس میں ملایا جاتا ہے تو اسے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا اور یاد رکھا جا سکتا ہے۔

5- شاخوں کو خط مستقیم کے ذریعے نہ ملائیں بلکہ خمیدہ خطوط کا استعمال کیا جائے کیونکہ مستقیم خطوط دماغ کو اکتاہٹ کا شکار کرتے ہیں۔

6- پوری سطر لکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ صرف اہم اور مرکزی لفظ لکھنے پر اکتفا کریں کیونکہ ایک یا دو لفظ استعمال کرنے سے مائنڈ میپ (Mind Map) کو زیادہ قوت اور لچک ملتی ہے۔

7- مائنڈ میپ میں شروع سے آخر تک تصویروں اور شکلوں کا استعمال کرتے رہیں کیونکہ ہر شکل ہزار الفاظ کے برابر ہوتی ہے تو اگر 10 شکلیں یا تصاویر استعمال کی گئی ہیں تو وہ 10 ہزار الفاظ کے برابر ہوں گی۔

چاہے نئے خیالات کو پیش کرنا ہو یا مختلف قسم کی معلومات کو یاد رکھنا ہو، تخلیقی صلاحیت دماغی کامیابی کی کنجی ثابت ہوتی ہے جبکہ دماغ پہلے ہی بڑا تخلیقی ہوتا ہے، آپ کو اسے صرف موزوں ترین ماحول دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی تخلیقی صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں۔ تخلیقی ہونے کے لئے جو بھی موقع ملے اسے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ہمیشہ لچک کا مظاہرہ کریں۔ معمول سے ہٹ کر سوچنے کی کوشش کریں، آپ اس بات پر یقین رکھیں کہ آپ کے خیالات آپ کے دماغ کی طرح واقعی منفرد ہیں، یاد رکھیں کہ اپنے اندر چھپی غیر معمولی ذہانت کو باہر لانے کے لئے مائنڈ میپ (Mind Map) آپ کا سب سے بڑا اتحادی ہے۔ موضوع کے عین مطابق عمدہ ساخت کی تحریر لکھنے کے لئے مائنڈ میپ انتہائی اہم کردار ادا کرتا

ہے۔ اس کی مدد سے آپ اپنے دلائل کی مکمل شکل ایک نظر میں دیکھتے ہوئے ان کا معروضی جائزہ لے سکتے ہیں۔ آپ جو کچھ بھی لکھنا چاہتے ہیں اس کی منصوبہ بندی میں بھی مائنڈ میپ سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- پورٹ فولیو کسے کہتے ہیں، اور یہ کیسے تشکیل دیئے جاتے ہیں، تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔

جواب: پورٹ فولیو کی تشکیل (Potfolio Development)

تشخیص اور جائزے کے میدان میں بدلتی روایات کی وجہ سے عالمی طور پر اب طلبہ اور پیشہ ور افراد کے جائزے کے لئے متبادل طریقوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ اساتذہ کے تربیتی پروگراموں میں پورٹ فولیو پر مبنی تشخیص و جائزے کا طریقہ خصوصی اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ پیشہ ورانہ پورٹ فولیو (Professional Portfolio) ایسی دستاویزات کی نمائندگی کرتا ہے جو کہ کسی کے علم، رجحان، عقائد، اور مہارت کے ثبوت مہیا کرتی ہوں۔ پورٹ فولیو کی تشکیل ایک جاری عمل ہے، یعنی اس میں پیشہ ورانہ علم و مہارت کے ارتقا کی عکاسی ہوتی ہے۔ پورٹ فولیو پر مبنی تشخیص و جائزے میں ہر طالبعلم اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر اپنا پورٹ فولیو تشکیل دیتا ہے۔ اس عمل کے دوران فیکلٹی ممبران اور ساتھی طلبہ سے مدد حاصل ہوتی ہے، یوں یہ عمل باہمی اشتراک سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ وسیع تر معنوں میں دیکھا جائے تو پورٹ فولیو (Portfolio) ایسے انسان ساختہ شواہد اور سوچ بچار کا نتیجہ ہوتا ہے جن سے ایک خاص معیار کے تحت طالب علم کی مخصوص قابلیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ پورٹ فولیوز (Portfolios) کو بتدریج مقبولیت حاصل ہو رہی ہے کیونکہ پورٹ فولیو کے حامیوں کا ماننا ہے کہ اس سے مستقبل میں حقیقی زندگی کی صورتحال میں طالبعلم کی کارکردگی کی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔

پورٹ فولیو کی تشکیل کے مقاصد (Purposes of Portfolio Development)

i- پورٹ فولیو کی تشکیل کا مقصد معائنے کے عمل میں فعال شرکت اور اپنی نشوونما کے بارے میں غور و فکر کے لئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ii- پورٹ فولیو میں پیش کیا جانے والا مواد درسی تعلیم کے ساتھ عملی میدان میں حاصل ہونے والے تجربات بھی پیش کرتا ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ طلبہ سیکھے گئے علم اور مہارت کا اطلاق عملی صورت میں

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کیسے کرتے ہیں؟

iii- پورٹ فولیو کے ذریعے طلبہ کو موقع ملتا ہے کہ وہ کسی پروگرام میں اپنی مہارت کا کھل کر اظہار کر سکیں۔

iv- یہ طلبہ کی دلچسپیوں، قابلیتوں، کامیابیوں وغیرہ کے بارے میں شواہد کے ساتھ مکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔

v- مستقبل کی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے پورٹ فولیو کو بغیر رکاوٹ آگے بڑھانے والے ذریعے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

vi- نشوونما کے حوالے سے تشخیص نفس، تنظیمی صلاحیتوں کی ترقی اور تعلیمی ضروریات سے متعلق [illegible] پورٹ فولیوز طلبہ کی مدد کرتے ہیں۔

vii- طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے تعلم اور پیشے پر غور وخوض کرتے ہوئے مسلسل اور بتدریج اپنے پورٹ فولیو میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

پورٹ فولیو کی تشکیل کے مراحل (Stages of Portfolio Development)

پورٹ فولیو کی تشکیل کا آغاز طالبعلم کے پروگرام شروع کرنے کیساتھ ہی ہو جاتا ہے اور یہ پورے کورس ورک (Coursework) میں ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ پورٹ فولیو کے ذریعے طلبہ غور و خوض کرتے ہیں اور اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ انہیں کیا کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ پروگرام میں ہونے والی پیش رفت کیساتھ طالبعلم کا نقطہ نظر بھی بدلتا رہتا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں طالبعلم پورٹ فولیو کا آغاز ایسی معلومات اکٹھی کرتے ہوئے کرتا ہے جو کہ اسے ترقی پذیر پروفیشنل کے طور پر پیش کر سکے۔ طالبعلم پیشہ ورانہ فلاسفی کو بھی بیان کرتا ہے اور پورٹ فولیو کے مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ اس سلسلے میں طلبہ فیکلٹی اور ساتھی طلبہ سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ پورٹ فولیو کی حتمی شکل تب تیار ہوتی ہے جب طالبعلم پیشہ ورانہ خاکہ یعنی "Professional Resume" تیار کر لیتا ہے، اس کے ساتھ وہ اپنے کام کے حوالے سے مختلف شواہد بھی اکٹھے کرتا ہے۔ بعض طلبہ پورٹ فولیو کو تب استعمال کرتے ہیں جب وہ کسی جاب کی تلاش میں ہوں، پورٹ فولیو کی تشکیل کے کئی مراحل ہیں انہیں ذیل میں جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

اہداف کی شناخت Goal Identification	یہ دراصل اس "ویژن" کی نشاندہی ہے جو کہ پورٹ فولیو کی تشکیل میں رہنمائی کرتا ہے۔

اکٹھا کرنا Collecting	یعنی طالبعلم کا تیار کردہ ایسا مواد یا ڈیٹا اکٹھا کرنا جو کہ اس کی پیشہ ورانہ نشوونما کو ظاہر کرے۔ بعد ازاں ان میں سے بعض پورٹ فولیو کا حتمی حصہ بن جاتے ہیں۔
انتخاب کرنا Selecting	اکٹھے کئے گئے کام پر غور وفکر کرتے ہوئے ایسے کام کی نشاندہی اور انتخاب کیا جاتا ہے جو کہ طالبعلم کے مقصد، عقائد اور فلاسفی کے مطابق معنی خیز اور موزوں ترین ہوں، انہیں پورٹ فولیو کا حتمی حصہ بنایا جاتا ہے۔ پورٹ فولیو کے حتمی ڈیزائن کا تعین طلبہ بھی کرتے ہیں، یہ عام نوٹ بک بھی ہو سکتی ہے اور خاص طور پر ڈیزائن کیا گیا بکس (Box) بھی ہو سکتا ہے۔
"[illegible]" بندی کرنا Categor[illegible]ing	اس مرحلے پر پورٹ فولیو کی تشکیل کے مختلف انداز کی نشاندہی کی جاتی ہے
[illegible] Connecting	منتخب کردہ آئٹمز اور پورٹ فولیو کے اہداف کے درمیان تعلق قائم کیا جاتا ہے، یہ کام انتہائی غور وخوض کے ساتھ کیا جاتا ہے۔
تفکر کرنا Reflecting	پورٹ فولیو کے ہر اندراج کو موزوں اور معنی خیز بنانے کے لئے سوچا جاتا ہے کہ [illegible] اندراج کیوں کیا گیا ہے۔
شریک کرنا/عکس [illegible] Sharing	دیگر اساتذہ کو شریک کرنے کے لئے پورٹ فولیو پروگرام فیکلٹی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، اس کے مندرجات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

پورٹ فولیوز کی اقسام (Types of Portfolios)

پورٹ فولیوز (Portfolios) کی کئی اقسام ہیں۔ کمرہ جماعت کے حوالے سے پورٹ فولیوز کی جو اقسام زیادہ استعمال ہوتی ہیں ان میں مندرجہ ذیل زیادہ عام ہیں:-

i- ورکنگ پورٹ فولیو (Working Portfolio)،

ii- ترقیاتی پورٹ فولیو (Developmental Portfolio)

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

iii- شوکیس پورٹ فولیو (Showcase Portfolio)

آیئے ان اقسام کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

i- ورکنگ پورٹ فولیو (The Working Portfolio)

ورکنگ پورٹ فولیو میں طلبہ کے جاری کام کو خاص مقصد کے تحت اکٹھا کیا جاتا ہے۔ خاص اہداف کے تحت یہ کام استاد کی مکمل رہنمائی کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے، پورٹ فولیو کی اس قسم کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے طلبہ کو اپنے کام پر نظر ثانی کرنے اور آئندہ کے کام میں بہتری لانے کے لئے غور و فکر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس پورٹ فولیو نے وہ روایتی انداز ختم کر دیا ہے جس میں کسی اسائنمنٹ کا پہلا ڈرافٹ ہی حتمی تصور کیا جاتا تھا۔

ii- ترقیاتی پورٹ فولیو (The Developmental Portfolio)

ترقیاتی پورٹ فولیو (Developmental Portfolio) طالبعلم کے کام کے مکمل کئے گئے انتخاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں وہ کام شامل ہوتا ہے جو کہ مہارت حاصل کرنے کے حوالے سے طالبعلم کی کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز اس سے خاص وقت میں ہونے والی ترقی اور بہتری کا بھی پتا چلتا ہے۔ اس سے طالبعلم کی جہاں تشخیص ہوتی ہے وہیں اس کے ذریعے وقفے وقفے سے ملنے والے فیڈ بیک کے ذریعے طالبعلم کے مزید تعلم کے خدوخال بھی طے کیے جا سکتے ہیں۔ پورٹ فولیو کی اس قسم میں تدریس، تعلم اور تشخیص باہم یکجا نظر آتے ہیں۔

iii- شوکیس پورٹ فولیو (The Showcase Portfolio)

شوکیس پورٹ فولیو (Showcase Portfolio) کورس/مضمون یا کسی اور سرگرمی میں طالبعلم کے بہترین کام کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ طالبعلم ورکنگ پورٹ فولیوز (Working Portfolios) کا جائزہ لے کر بہترین کام کے انتخاب کی صلاحیت رکھتا ہو۔ یہ انتخاب ایک خاص معیار کے تحت ہوتا ہے جس کا تعین استاد یا ممتحن کرتا ہے۔

پورٹ فولیو کے اجزا (Components of Portfolio)

پورٹ فولیو کے تین بنیادی اجزاء ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1- طبعی شکل (Physical Format)

2- فلسفیانہ اساس (Philosophical Basis)

3- تقویت دینے والے شواہد (Supportive Evidence)

1- طبعی شکل (Physical Format)

i- پیش کرنے کا طریقہ (Method of Presentation)

طبعی شکل دراصل پیش کئے جانے والے پورٹ فولیو کی ساخت ہے، ہر طالبعلم کا پورٹ فولیو پیش کئے جانے والے کام کی وجہ سے منفرد حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ نوٹ بکس، فولڈرز، پلاسٹک شیٹس پر مشتمل [illegible] وغیرہ پورٹ فولیو کو طبعی شکل فراہم کرتی ہیں۔

ii- درجات کا جدول یا فہرست (Table of Contents)

[illegible] درجات کا جدول پورٹ فولیو میں پیش کئے جانے والے مواد کی تفصیل کو مختصراً بیان کرتا ہے۔ اس فہرست باب سے پتا چلتا ہے کہ کون سا مواد کس حصے میں موجود ہے۔

2- فلسفیانہ اساس (Philosophical Basis)

i- مقصد کا بیان (Statement of Purpose)

مقصد کا بیان دراصل پورٹ فولیو کے بارے میں تعارف ہوتا ہے، اس سلسلے میں پیش کی جانے والی عبارت طالبعلم کی کاوش، کارکردگی اور کامیابی [illegible] ڈالتی ہے۔ اس میں پورٹ فولیو میں شامل مختلف حصوں کے بارے میں مختصر وضاحت بھی پیش کی جاتی ہے۔

ii- پیشہ ورانہ فلاسفی (Professional Philosophy)

پیشہ ورانہ فلاسفی شیر خواروں، چھوٹے بچوں اور گھر والوں کے ساتھ طلبہ کے کام میں رہنمائی فراہم کرنے والی مرکزی اقدار پیش کرتی ہے۔ پورے پورٹ فولیو میں پیشہ ورانہ فلاسفی کو مکمل طور پر واضح ہونا چاہیے۔ پورٹ فولیو میں طلبہ کے غور و خوض کا اس پیشہ ورانہ فلاسفی کے ساتھ تعلق قائم ہونا چاہیے اور اس میں پیشہ ورانہ نمو کے شعبوں کی نشاندہی کی جانی چاہیے۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تقویت دینے والے شواہد/دستاویزت:

(Supportive Evidence/Documentation)

1-اندراج (Entries)

پورٹ فولیو میں ایسی معلومات کا اندراج کیا جاتا ہے جو کہ طالبعلم کے تجربے کو ظاہر کرنے والی دستاویزات سے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ اندراج تین قسم کے ہو سکتے ہیں۔

i- اکتسابی فعلیتیں (Artifacts)

یہ وہ مواد ہے جو کہ عقائد، علم، مہارت اور رجحانات کے بارے میں شواہد مہیا کرتا ہے اور طالبعلم اسے پیش کرنا بھی چاہتا ہے۔ اس کی عام مثالوں میں مشاہدات، ویڈیو ٹیپس (Video Tapes)، جرنل اینٹریز (Journal Entries)، تصاویر، کمپیوٹر ڈسک، حوالہ کتب جس میں ان کے کام پر تبصرہ بھی موجود ہو (Annotated Biographies)، سبقی پلان (Lesson Plan)، تشخیصی رپورٹس (Assessment Reports)، کیس سٹڈیز (Case Studies) اور ریسرچ پیپر (Research Paper) وغیرہ شامل ہیں۔

ii- تخلیق نو (Reproductions)

زیر نگرانی ہونے والے مباحث، یا متعلقہ اجلاسوں کے آڈیو ٹیپس (Adio Tapes) وغیرہ کے خلاصہ جات

iii- تصدیق (Attestations)

طلبہ کے کام سے متعلق وہ دستاویزات جو کہ کسی اور کی جانب سے تیار کی گئی ہوں جیسا کہ سفارشات پر مبنی مراسلے، والدین کو لکھے گئے مکتوب اور جائزے وغیرہ۔

ڈاکومینٹیشن (Documentation) کے لئے مواد کا انتخاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل رہنما اصولوں پر عمل کیا جانا چاہیے۔

(1) ایسے اندراج کا انتخاب کریں جو کہ پورٹ فولیو (Portfolio) کے مقصد کے حوالے سے انتہائی ناگزیر شواہد ہوں۔

(2) ایسے اندراج کا انتخاب کریں جو کہ پیشہ ورانہ فلاسفی کے بیان کی عکاسی کرتے ہوں۔

(3) ہر صلاحیت کے حوالے سے اندراج کا انتخاب کیا جائے۔

(4) ایسے اندراج کا انتخاب کریں جو کہ حاصل کردہ علم، مہارت اور رجحانات کی بھرپور عکاسی کرتے ہوں۔

2- تفکر یا تاثرات (Reflection)

تفکرات (Reflections) سے مراد وہ تشریحات، تبصرے، تجزیئے، اور وضاحتیں ہیں جو کہ انفرادی اندراج کو پورٹ فولیو کی ترکیب میں معنی خیز بناتے ہیں اور اس کا طلبہ کے مقصد و فلاسفی کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ تاثرات (Reflections) اندراج کے ساتھ یا اس سے قبل پیش کئے جاتے ہیں۔

3- عنوانات (Captions)

عنوان یا تعارف ہر انٹری (Entry) کے بارے میں وضاحت پیش کرتا ہے جس سے پورٹ فولیو پڑھنے والے کو انٹریز کے مواد پر توجہ مرکوز رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

4- حاشیہ/تبصرہ/تشریح (Annotations)

یہ وہ مواد ہوتا ہے جو کہ کتب کے حوالے میں ان کی تفصیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے یا یہ کورس کے بارے میں مختصر وضاحت ہوتی ہے اور پھر طالبعلم کے اپنے تحقیقی مقالے کے بارے میں تبصرہ ہوتا ہے۔

5- بکس لگے اندراج (Boxed Entries)

اس سے مراد وہ اندراج ہیں جنہیں بکس یا حاشیہ لگا کر نمایاں کیا گیا ہوتا ہے، انہیں روزنامچے (Journals)، مقالے وغیرہ کے اہم حصوں کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس سلسلے میں الفاظ اور جملوں کو موٹا (Bold) کر کے یا دیگر طریقوں سے بھی نمایاں کیا جا سکتا ہے۔

6- پورٹ فولیو کے لئے درکار آئٹمز (Required Items for Portfolio)

طالبعلم کو چاہیے کہ وہ اپنے پورٹ فولیو میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل کرے۔

i- صلاحیتوں یا تجربات کی مختصر فہرست (Resume)

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ii- مندرجات کا جدول (Table of Contents)

iii- مقصد کا بیان (Statement of Purpose)

iv- ابتدائی مداخلتوں کی پیشہ ورانہ فلاسفی (Professional Philosophy of Early Intervention)

پورٹ فولیو کا جائزہ (Evaluation of Portfolio)

ایسے پیشہ ورانہ پورٹ فولیو کی تشکیل گریجوایشن کے لئے لازمی اور یونیورسٹی کی شرائط کا اہم حصہ ہے، پورٹ فولیو کا جائزہ مندرجہ ذیل معیار کی بنیاد پر لیا جاتا ہے۔

☆ طالبعلم کے کام کا مجموعی معیار

☆ پورٹ فولیو کے ثبوتمیں پیش کئے جانے والے مواد کی تنظیم

☆ پورے پروگرام کے دوران پیش کی جانے والے مجموعی سرگرمیوں کا معیار

☆☆☆☆☆

سوال 3- تنقیدی فکر کے تشخیصی شیڈولز پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: تشخیصی شیڈولز (Assessment Schedules)

طلبہ کی تنقیدی فکر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کا جائزہ لینے کے لئے تشخیص کسی بھی پروگرام کا ہمیشہ سے ایک اہم حصہ رہی ہے۔ جب تک کسی تصور کی وضاحت اور تشخیص نہ ہو سکے تب تک کوئی موزوں تدریسی ماڈل تشکیل دینا کافی مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے تنقیدی فکر کی تشخیص کے طریقے تشکیل دینے کے لئے مختلف کوششیں کی گئی ہیں۔

تشخیص کے طریقے (Approaches to Assessment)

تنقیدی فکر کی تشخیص کے لئے عام طور پر تین طریقے استعمال کئے جاتے ہیں:۔

i- تجارتی بنیادوں پر دستیاب جنرل نالج کے معیاری ٹیسٹ:

Commercially Available General Knowledge Stantardized Tests

عام تنقیدی فکر کی آزمائش کے لئے تجارتی بنیادوں پر دستیاب مختلف ٹیسٹ جیسا کہ کیلیفورنیا

کریٹیکل تھنکنگ سکلز ٹیسٹ (California Critical Thinking Skills Test)، کارنیل کریٹیکل تھنکنگ ٹیسٹ (Cornell Critical Thinking Test) وغیرہ میں بنیادی طور پر کثیر الانتخابی جوابات پر انحصار کیا جاتا ہے جو کہ تنقیدی فکر کے اہم پہلوؤں بشمول تشریحات، تجزیے، نتائج، شناخت، مفروضہ جات، تشخیصی اہلیت، استدلال میں مبالغہ کی تلاش وغیرہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ تنقیدی فکر کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ ٹیسٹ بڑی احتیاط کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں، اور ان کی جوازیت (Validity) اور اعتباریت (Reliability) کی پوری طرح جانچ کی جاتی ہے۔ انہیں اب لوگوں کی تنقیدی سوچ کی اہلیت کو جانچنے کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ تشخیصی ذریعے کے طور پر ان کے استعمال سے گریڈنگ میں سہولت رہتی ہے اور تنقیدی فکر کے لئے مختلف تدریسی ماڈل استعمال کرنے والے تحقیقی پراجیکٹس کے درمیان موازنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ دوسری جانب ان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ طلبہ لکھے ہوئے متن کے ذریعے کتنا اچھا استدلال کر سکتے ہیں تاہم یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا طالبعلم تحریری و زبانی معاون شواہد کے ساتھ اپنے استدلال کو واضح طور پر پیش بھی کر سکتے ہیں یا نہیں یہ ٹیسٹ زیادہ رہنمائی نہیں کرتے۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ کثیر الانتخابی ٹیسٹ تنقیدی فکر کی اہلیت کو ظاہر کرنے کے لیے موزوں ذریعہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ٹیسٹ دینے والے اپنے سوالات کا خود تعین کرنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنے جائزے کے معیار کا اطلاق کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض محققین تنقیدی فکر کے جائزے کے لئے طالبعلم کی جانب سے پیش کئے جانے والے جوابات بشمول مضامین وغیرہ کو ٹیسٹ میں شامل کرنے کی تجویز دیتے ہیں۔ اس لئے اب کئی ایسے ٹیسٹ کثیر الانتخابی ٹیسٹ کے متبادل کے طور پر تیار کئے جا رہے ہیں جن میں طالبعلم سے کہا جاتا ہے کہ وہ خود سے جواب تیار کر کے پیش کرے۔ اس حوالے سے "Weir Critical Thinking Essay Test Ennis-" زیادہ مقبول ہے۔ تاہم ایسے ٹیسٹ میں گریڈنگ کے لئے مہارت کی شرط اس کے استعمال کو محدود بنا دیتی ہے۔

ii- محقق یا معلم کی ڈیزائن کردہ تشخیص

(Researcher or Instructor designed Assessment)

اس قسم کی تشخیص میں تحقیقی پراجیکٹ یا پڑھائے گئے مضمون کے مقاصد کے ساتھ براہ راست تعلق

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 94 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

رکھنے والے تنقیدی فکر کے پہلوؤں کو جانچنے پر توجہ دی جاتی ہے۔اس سلسلے میں محققین مخصوص میدان میں تنقیدی فکر کی آزمائش، تنقیدی فکر کے پروگرام کے جائزے، تشکیلی جائزے اور یا پھر گریڈز کے تعین کے لئے مختلف تشخیصی تکنیکوں کی تشکیل کی خاطر معلمین کے لئے مثالی نمونے مہیا کرتے ہیں۔جبکہ اساتذہ کی جانب سے بنائے جانے والے ٹیسٹ تنقیدی فکر کی جانچ کیلئے کمرہ جماعت کی سطح پر استعمال کئے جانے چاہئیں۔تنقیدی فکر کی تشخیص کی خاطر خاص تجرباتی طریقے یا ماڈل کے لئے ڈیزائن کئے گئے ٹیسٹ سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں تاہم مختلف طریقوں کے لئے مختلف ٹیسٹوں کی وجہ سے تعلیم و سماج کے باہم موازنے میں مشکلات کا سامنا کرنے کا اندیشہ موجود ہے۔

iii- طلبہ کو اپنی فکر کی از خود تشخیص کا ہنر سکھانا

(Teaching Students to Assess their own Thinking)

طلبہ کی تنقیدی فکر کی تشخیص کا ایک اور موزوں طریقہ یہ ہے کہ طلبہ کو اپنی فکر کی از خود تشخیص کا ہنر سکھا دیا جائے۔پال (Paul) نے طلبہ کو از خود تشخیص کا ہنر سکھانے کے لئے بہت کچھ لکھا ہے۔اس کا کہنا ہے اگر طالبعلم کا معلمین سے فیڈ بیک کا محتاج ہونا اس بات کا غماز ہے کہ ان میں تنقیدی فکر کی اہلیت اعلیٰ ترین سطح پر نہیں پہنچی ہے۔اینجلو (Angelo) اور کراس (Cross) نے بھی از خود تشخیص کی تکنیکوں پر زور دیا ہے۔یہ تکنیک کمرہ جماعت میں تشخیص کے لئے انتہائی موزوں ہے تاہم اس کے لئے طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے انتہائی خلوص اور پختہ ارادے کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 4- نصیحت / رہنمائی (Mentoring) اور ساتھیوں کے تعاون (Peer Support) پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: نصیحت یا مشاورت اور ساتھیوں کا تعاون (Mentoring and Peer Support)

مشاورت اور نصیحت (Mentoring) کوئی نئی شے نہیں ہے۔ناصح (Mentor) کی اصطلاح یونانی زبان سے ماخوذ ہے۔نصیحت اور رہنمائی کا عمل ماضی بعید سے چلتا آرہا ہے۔کسی بھی ماحول میں دیرپا شخصی نشوونما کے لئے ناصحانہ تعلقات (Mentoring Relationships) کو بڑی اہمیت حاصل

ہے۔نصیحت و رہنمائی دو افراد کے درمیان ایسا تعلق ہے جو کہ کیریئر (Career) کے اہداف اور مقاصد کی جانب پیش قدمی کے حوالے سے مشترکہ خواہش پر مبنی ہوتا ہے۔یہ رہنمائی کی مختلف اقسام میں جیسا کہ کمرہ جماعت کی تدریس، دوران ملازمت تربیت، کوچنگ (Coaching) وغیرہ ایک بہترین اضافہ ہے۔

ناصحانہ تعلق (Mentoring Relationship) میں ایک فرد ناصح (Mentor) اور دوسرا فرد نصیحت لینے والا (Mentee) ہوتا ہے۔نصیحت یا مشاورت اور رہنمائی دونوں افراد کے لئے ترقی کے مواقع مہیا کرتی ہے۔

نصیحت یا مشاورت کے فوائد (Benifits of Mentoring)

☆ نصیحت یا رہنمائی کے ذریعے زندگی کے معاملات میں ابہام دور ہوتا ہے، کیریئر کا انتخاب کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

☆ [illegible] ادارے کے نقطہ نظر اور ثقافتی اقدار کے بارے میں بہتر طور پر آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

☆ روابط / نیٹ ورک تشکیل دینے کا موقع ملتا ہے۔

☆ نئے وسائل تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

☆ کیریئر (Career) سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

☆ ان شعبوں میں ترقی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے جو کہ تربیت کے دوران نظر انداز ہوگئے ہوں۔

نصیحت اور رہنمائی کے عمل سے ناصح اور رہنما (Mentor) کو بھی کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ:۔

☆ تنظیم کی نئی سطح پر موجود مسائل کے بارے میں آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

☆ ادارے کے نئے ساتھیوں کے ساتھ ملنے کا موقع ملتا ہے۔

☆ کاروباری دنیا کو ایک نئے نقطہ نظر سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

مشاورت و رہنمائی کے پروگرام سے جہاں اس عمل میں مشغول دونوں افراد کو فائدہ پہنچتا ہے وہیں یہ عمل ادارے کے اپنے مفاد میں بھی ہے۔جیسا کہ:۔

☆ عملے کے علم و مہارت میں اضافہ ہونے سے ادارے کی کارکردگی بھی بہتر ہوتی ہے۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

☆ عملہ باقاعدگی سے موجود رہتا ہے۔
☆ نیٹ ورک قائم ہونے سے پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
☆ پورے ادارے میں ابلاغ کی صورتحال بہتر ہوتی ہے۔

مشاورت کی اقسام (Types of Mentoring)

مشاورت و رہنمائی (Mentoring) کی مختلف اقسام کی قدر کا اگر پتا ہو تو معیار رہنمائی کے مواقع کی شناخت کی جاسکتی ہے۔ مشاورت و رہنمائی (Mentoring) کی اہم اقسام [illegible] کی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

روایتی (Formal)

☆ تعمیری اور منظم انداز میں جڑے ہوئے پروگرامز اکثر و بیشتر ناصح و رہنما (Mentors) اور تربیت لینے والے (Trainee) سے ملتے ہیں۔
☆ ہر پروگرام کے حوالے سے ان کی شکل مختلف ہوتی ہے۔
☆ ان میں عام طور مخصوص اہداف پر توجہ مرکوز رہتی ہے۔
☆ مینٹر (Mentor) اور ٹرینی (Trainee) کے درمیان روایتی معاہدے کی بنیاد پر احتساب کیا جاتا ہے۔

فطری (Natural)

☆ یہ مشیر یا صلاح کار (Mentor) کی جانب سے شروع ہوتی ہے، یعنی جو سینئر ہوتا ہے وہ دوسرے کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
☆ غیر واضح طور پر زیادہ تر لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں۔

ہم رتبہ یا ساتھی لوگ (Peer)

☆ ایک ہی سطح پر کام کرنے والے افراد بھی ساتھیوں کو مختلف مہارتوں کی تربیت دیتے ہیں
☆ ہم عمر افراد ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں، ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔

☆ کسی کیریئر (Career) میں ایک ہی پوزیشن پر موجود افراد ایک دوسرے کو اپنی رائے اور اہداف سے آگاہ کرتے ہیں۔

صورتحال کے مطابق (Situational)

☆ یہ مشاورت یا رہنمائی خاص مقصد یا کسی خاص مہارت کے لئے ہوتی ہے۔
☆ یہ مختصر مدت کے لئے ہوتی ہے۔
☆ یہ کیریئر کے ہر مرحلے پر عام ہے۔

نگرانی کے انداز میں (Supervisory)

☆ بعض اوقات مشیر (Mentor) براہ راست نگران بھی ہوتے ہیں۔
☆ تمام نگران (Supervisor) ہمیشہ اچھے ناصح یا صلاح کار (Mentor) نہیں ہوتے۔
☆ اس میں مفادات کی چپقلش کا امکان رہتا ہے۔

ٹرینی کی جانب سے شروع کی جانے والی (Trainee Initiated)

☆ از خود صلاح کار یا مشیر (Mentor) کا انتخاب اور اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے اس کا آغاز ہوتا ہے۔

مشیر یا صلاح کار کا کردار اور ذمہ داریاں (Mentor Roles and Responsibilities)

☆ ترغیبات اور اہداف کے حوالے سے ایکشن پلان (Action Plan) بنانے میں مدد فراہم کرنا۔
☆ مشیر لینے والے یعنی "Mentee" کی مطلوبہ اہداف کی جانب پیش قدمی کا جائزہ لینا۔
☆ مشورہ لینے والے "Mentee" کی سوچ جاننے کے لئے اس سے سوال کرنا تاکہ درپیش مسائل کو حل کیا جاسکے۔
☆ مشورہ لینے والے "Mentee" کی باتوں کو بغور سننا اور عمدہ ابلاغی مہارتوں کا اظہار کرنا تاکہ مینٹی (Mentee) کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔
☆ جن مشکلات سے خود دوچار ہوئے اور ان پر قابو پایا ان مشکلات اور ان کے حل سے مشورہ لینے والے "Mentee" کو آگاہ کرنا۔

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

www.joheraiou.com

YouTube Channel: Joher Videos

محترم طلباء

1۔ میٹرک، ایف اے اور بی اے، کی خوشخط ہاتھ سے لکھی ہوئی اسائنمنٹس مناسب قیمت پر آرڈر پر تیار کروائیں۔

2۔ تمام ڈگری پروگرام اسائنمنٹ مکمل حوالہ جات (Reference) کے ساتھ LMS پر PDF اپلوڈ کرنے کے لیے مناسب قیمت پر حاصل کریں۔

3۔ علامہ اقبال اپن یونیورسٹی کے تمام ریسرچ تھیسز (Without Plagiarsm) میں حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

4۔ 8607 کی حل شدہ ٹیچنگ پریکٹس اور 8608 کے ایکشن پلان حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں۔

5۔ تمام کلاسز کے لیسن پلان اردو اور انگلش میڈیم PDF میں حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

آپ ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

www.joheraiou.com

تمام پروگرام کی حل شدہ اسائنمنٹس اور کی بکس (Helping Books) فری ڈاونلوڈ کریں

اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام تر معلومات حاصل کریں

Contact Team Joher Media

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

☆ خودکار اور تحقیق پر مبنی تعلم کے لئے حوصلہ افزائی کرنا اور سہولت بہم پہنچانا، مشاورت طلب کرنے والے (Mentee) کو اپنے جواب خود تلاش کرنے کے لئے ذرائع مہیا کرنا۔

☆ خود بھی مسلسل تربیت حاصل کرتے رہنا تا کہ نئے آنے والوں کو آپ ہر طرح کی مدد فراہم کرنے کے لئے تیار رہیں۔

☆ اپنے آپ اور دوسروں میں بہتری لانے میں دلچسپی رکھنا۔

☆ اعتماد کی فضا قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا۔

☆ نظر ثانی اور جائزے کے لئے اجلاس کی ریکارڈنگ کرنا۔

مشورہ لینے والے یعنی "مینٹی" کا کردار (Mentees Role)

☆ مشاورت و رہنمائی حاصل کرنے کی خواہش رکھنا اور بھرپور طریقے سے مشغول ہونا۔

☆ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے وقت کی پابندی کرنا۔

☆ مشیر یا صلاح کار (Mentor) کے کردار اور حدود کو سمجھنا۔

☆ باہمی تعلق کا مکمل احترام کرنا۔

مشاورت و رہنمائی کے تعلق کے مختلف مراحل

(Phases of Mentoring Relationship)

مشاورت و رہنمائی کے مختلف مراحل درج ذیل ہیں:۔

i- پہلا مرحلہ: بالیدگی پر توجہ (Phase 1: Focus on Growth)

مشاورت و رہنمائی کا عمل مشورہ لینے والے یعنی مینٹی (Mentee) کی جانب سے طویل المدت ترقیاتی مقاصد کے معائنے سے شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ:۔

☆ میں کن صلاحیتوں کا مالک ہوں؟

☆ کیریئر (Career) کے حوالے سے مجھ سے کیا توقعات ہیں؟

☆ کمپنی کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ان توقعات پر کیسے پورا اترا جا سکتا ہے؟

☆ کمپنی میں رہتے ہوئے کیا کچھ ممکن ہے؟

صلاح مشورے کے مقاصد متعین کرنے کے لئے مینٹی (Mentee) اپنے منیجر (Manager) سے بھی مشورہ کر سکتا ہے۔ صلاح و مشورے کے عمل یعنی "Mentoring" کے عمل کو روایتی طور پر سالانہ ترقیاتی پلان میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اپنے اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے مشورہ لینے والا "Mentee" کسی مشیر "Mentor" کا انتخاب کر سکتا ہے۔

صلاح مشورے کا تعلق اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بہتر تعلق استوار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مشیر/رہنما (Mentor) مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہو۔

☆ ایماندار،

☆ اخلاقی اقدار کا حامل،

☆ [illegible] اعتماد،

☆ [illegible] سروں کی بہتری کا جذبہ رکھنے والا،

☆ [illegible] ح و مشورے کی اقدار سے باخبر،

☆ ساتھیوں کے لئے بہت نکالنے اور اپنے تجربات سے دوسروں کو آگاہ کرنے والا،

☆ اپنے کام اور زندگی میں [illegible] کا مظاہرہ کرنے والا،

☆ [illegible] کے خواہشمند اور [illegible] والا،

☆ ابلاغی مہارتوں کا حامل جو کہ دوسروں کی بات [illegible] سکے، سوال کر سکے اور نئے خیالات کو بغیر کسی ابہام کے آگے منتقل کر سکے۔

مذکورہ بالا صفات کے علاوہ مشیر (Mentor) [illegible] مثبت ذہنی رجحان، حس مزاح جیسی خصوصیات بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

(ii) دوسرا مرحلہ: ہم آہنگی اور تعلق قائم کرنا (Phase 2: Building Rapport)

مشیر/رہنما (Mentor) کے انتخاب کے بعد اگلا مرحلہ اس سے تعلق قائم کرنے کا آتا ہے جس میں مشورہ لینے والا اپنے صلاح کار سے روبرو ملتا ہے، تاہم یہ مرحلہ غیر یقینی صورتحال کا حامل ہوتا ہے، زیادہ تر لوگ مثبت جواب دیتے ہیں لیکن مشکل تب پیدا ہوتی ہے جب دوسری جانب سے انکار کر دیا جائے۔

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تاہم لوگوں کو چاہیے کہ وہ سیدھا انکار کرنے کیبجائے کسی موزوں شخص کی جانب اسے بھجوا دے۔ مشیر (Mentor) اور مشورہ چاہنے والے (Mentee) کے درمیان پہلی ملاقات میں ایک دوسرے کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے جیسا کہ:۔

- ☆ ایک دوسرے کا ماضی،
- ☆ دلچسپیاں،
- ☆ اہل خانہ کے بارے میں معلومات،
- ☆ کمپنی یا ادارے کی صورتحال میں پسند و ناپسند کا اظہار،
- ☆ اگلے پانچ سالوں کا منصوبہ،
- ☆ بڑی کامیابیاں اور بڑی ناکامیاں،
- ☆ وہ شعبہ جات جن میں آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں،
- ☆ آپ کا حالیہ اور مستقبل کا کردار،
- ☆ اقدار،
- ☆ زندگی کے اہداف،

اپنی اس ابتدائی ملاقات میں ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کے بعد فریقین ایک دوسرے کی انفرادی خصوصیات اور انداز و اطوار کو تسلیم کر لیتے ہیں اور سراہتے ہیں۔

(iii) تیسرا مرحلہ: سمت متعین کرنا (Phase 3: Setting Direction)

اس ملاقات پر صلاح و مشورے اور رہنمائی کے اہداف اور توقعات بھی زیر بحث لانا ایجنڈے میں شامل ہوتا ہے، یہ تیسرا مرحلہ کہلاتا ہے اسے عام طور پر معاہدے کا مرحلہ (Contracting Phase) کہتے ہیں۔

(1) اہداف (Goals)

اس تعلق کے لئے میرے اہداف کیا ہیں؟ صلاح و مشورے کے حوالے سے میرے اور مشیر (Mentor) کے کے نقطہ نظر کے درمیان کیسے مطابقت قائم ہوگی۔

(2) وسعت (Scope)

وہ کون سے شعبے ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں؟ کیا ہماری بحث کی وسعت کی کوئی حد بھی ہے؟

(3) اعتماد (Trust)

راز داری کے حوالے سے ہمارا معاملہ کیا ہوگا؟ کیا ہم متفق ہیں کہ اعتماد اور صاف گوئی بہترین تعلق کے لئے لازم ہے؟

(4) درست و موزوں (Fit)

کب اور کیسے ہم جانچ سکتے ہیں کہ یہ تعلق دونوں کے لئے درست ہے؟ اگر کہیں خرابی ہے تو ایسا کیا کچھ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں کو نقصان نہ پہنچے؟ اگر تعلق ختم ہو جاتا ہے تو بھی فریقین کو باہمی تعلم کے حصہ کے طور پر برف کی ذمہ داری لینا چاہیے۔

(5) مدد [illegible] پورے کرنا (Meeting Logistics)

کب، کہاں اور کیسے ملاقات ہوگی؟ کتنی مرتبہ ملا جائے گا؟ (عموماً ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ ملا جاتا ہے)، کیا ہم اصول و ضوابط کے تحت فون یا ای میل کے ذریعے بات کریں گے؟ اپنی ملاقات کی تاریخ کا تعین کیسے کریں گے؟ کیا ملاقات کے لئے پہلے سے کوئی ایجنڈا ہوگا؟ کیا اس کے لئے تحریری نوٹس بھی استعمال ہوں گے؟

(iv) چوتھا مرحلہ: آگے بڑھنا (Phase 4: Moving On)

مشاورت (Mentoring) کے تمام اہداف تعلق آخر انجام کو پہنچتے ہیں، اس دوران مشورہ لینے والا (Mentee) کافی حد تک اپنے اہداف کو حاصل کر لیتا ہے، اس تعلق کے دوران بسا اوقات اہداف تبدیل بھی ہو جاتے ہیں، کبھی مشورہ لینے والا (Mentee) اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ آزادانہ طور پر آگے بڑھ سکے، اس طرح اسے مزید مدد کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆☆☆☆☆

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 99 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

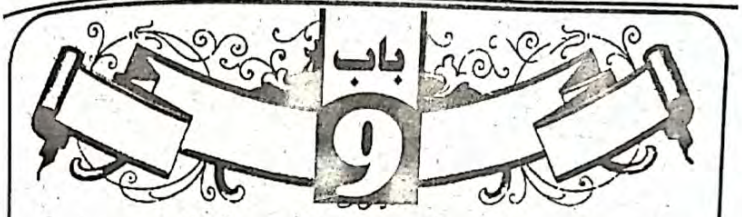

نالج اور پریکٹس کی کمیونٹیز

Communities of Practice and Knowledge

سوال 1- پریکٹس کمیونٹی (Community of Practice) کی وضاحت کریں

جواب: پریکٹس کمیونٹی کا تصور (Concept of Community of Practice)

کمیونٹی کے 3 اہم بنیادی اجزا ہیں، پہلا جزو تو خود کمیونٹی (Community) ہے یعنی افراد کا گروپ، جبکہ دوسرا جزو طے شدہ میدان (Domain) ہے یعنی وہ کیا چاہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں، تیسرا جزو پریکٹس یا عمل (Pratice) ہے یعنی وہ کام جو کہ وہ انجام دیتے ہیں۔ ان تینوں اجزاء کے باہم تعلق کی نوعیت درج ذیل ہے۔

1- کمیونٹی (The Community)

اپنے خاص شعبے میں اپنی دلچسپیوں کے تعاقب میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور مشترکہ سرگرمیوں اور مباحثوں میں شریک ہوتے ہیں، اس دوران وہ ایک دوسرے کی مدد اور معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں، وہ اپنے درمیان خاص تعلق قائم کرتے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے سیکھا جا سکے۔ ایک ہی طرح کی ملازمت یا عہدہ رکھنے سے کمیونٹی تشکیل نہیں پاتی بلکہ کمیونٹی تشکیل دینے کے لئے ارکان کا ایک دوسرے سے تعلق قائم کرنا اور مل کر سیکھنا ضروری ہے۔

2- میدان یا شعبہ (The Domain)

پریکٹس کمیونٹی (Community of Practice) دوستوں یا ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے افراد کا محض کلب نہیں بلکہ اس کی اپنی شناخت ہوتی ہے جس کا تعین مشترکہ دلچسپی کا شعبہ (Domain of Interest) کرتا ہے۔ لہٰذا اس کی رکنیت خاص شعبے کے ساتھ وابستگی پر مبنی ہوتی ہے۔ پریکٹس کمیونٹی میں شامل افراد کی مشترکہ قابلیت انہیں دیگر افراد سے ممتاز کرتی ہے۔

3- پریکٹس (The Practice)

پریکٹس کمیونٹی (Community of Practice) محض ایک جیسی دلچسپیاں رکھنے والے افراد کا گروپ نہیں، مثلاً صرف کوئی خاص قسم کی فلمیں پسند کرنے والے افراد کا گروپ پریکٹس کمیونٹی نہیں کہلا سکتا۔ پریکٹس کمیونٹی میں شامل افراد ایک سے زیادہ دلچسپیوں اور دیگر معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ گہرائی سے وابستہ رہتے ہیں۔ یہ وسائل کا مشترکہ نمائش تیار کرتے ہیں، یعنی ان کے تجربات، کہانیاں، آلات، درپیش مسائل سے نمٹنے کے انداز وغیرہ مشترکہ نوعیت کے ہوتے ہیں، الختصر ان کی تمام پریکٹس (Practice) ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس کے لئے وقت اور قائم رہنے والا تعلق درکار ہوتا ہے۔

(i) پریکٹس کا تصور

لیو (Lave) اور وینجر (Wenger) نے 1991ء میں پریکٹس کمیونٹی کا تصور پیش کیا، جو تعلمی نظریے کا علم کی سماجی تعمیر کے ساتھ مضبوط تعلق واضح کرتا ہے۔ پریکٹس کمیونٹی ایسے افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ مشترکہ عمل (Practice) کے نتیجے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے:۔

(ii) تعریف

"پریکٹس کمیونٹی (Practice Community) ایسے افراد کا گروپ ہے جو کہ مشترکہ نوعیت کے مسائل کی شناخت اور حل کے لئے مشترکہ کوششوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ غیر رسمی بندھن میں بندھے ہوتے ہیں، اس طرح وہ علم کے ذخیرہ میں اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔"

پریکٹس کمیونٹی (Community of Practice) کی اصطلاح ایسی کمیونٹی کے لئے وضع کی گئی

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 100 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

ہے جو کہ طلبہ کے لئے جیتے جاگتے نصاب کا کردار ادا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ یہ تصور واضح ہو جائے تو ایسی کمیونٹیز ہر جگہ دیکھی جا سکتی ہیں، حتیٰ کہ یہ روایتی تعلیمی نظام کی غیر موجودگی میں بھی دکھائی دیں گی اور یقیناً پریکٹس کمیونٹی میں تعلم صرف طالبعلم تک محدود نہیں رہے گا۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- علم مدرکہ (Perceived Knowledge) اور علم فکریہ (Reflective Knowledge) کے تصورات کی وضاحت کریں۔

جواب 1- علم مدرکہ کا تصور (Concept of Perceived Knowledge)

ادراک یا احساس (Perception) وہ قوت ہے جس سے اردگرد کی دنیا کے بارے میں سوا خمسہ کے ذریعے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ نظریہ علم میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اپنے حواس کے ذریعے ہم اردگرد کی دنیا کے بارے میں خام معلومات حاصل کرتے ہیں۔ پھر اکٹھی ہونے والی معلومات کو ہم ملا کر فہم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر طرح کا علم اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ بیرونی دنیا کے ساتھ ہمارا اسی سے تعلق بنتا ہے۔ حواس سے حاصل ہونے والے علم کی درستگی پر سوال کبھی نہیں اٹھایا گیا ہاں البتہ یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ کیا ہم اپنے ادراک کی درست تشریح کرتے ہیں؟ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بنیادی طور پر ہمارا تمام عملی علم اس بات پر منحصر ہے کہ ہم کیسے دیکھتے ہیں، کیسے سنتے ہیں، کیسے چھوتے ہیں، کیسے سونگھتے ہیں اور کیسے چکھتے ہیں؟

علم مدرکہ (Perceived Knowledge) کی اصطلاح جائزے کے لئے درکار معلومات کے حوالے سے کسی شخص کی ذاتی تشخیص یا جاننے کی حساسیت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حقیقی دنیا کے بارے میں ہم صرف اپنے حواس اور ادراک کے نظام سے ہی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقی دنیا کے بارے میں ہمیں معلومات سب سے پہلے حسیاتی نظام یعنی ہماری آنکھوں، کانوں، ناک، منہ اور جلد کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔ معلومات جب حسیاتی نظام سے گزرتی ہیں تو ہمیں ادراک حاصل ہوتا ہے۔

جب معلومات ہمارے علم کی چھلنی (Knowledge Filter) سے گزرتی ہیں تو تین صورتوں کا امکان ہوتا ہے۔

i- ہم یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ معلومات معنی خیز نہیں، اپنا ادراک روک دیتے ہیں، یا

ii- ہم معلومات کو فوری طور پر شناخت نہیں کر پاتے لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ معلومات ہمارے لئے معنی خیز ہو سکتی ہیں اس لئے ہم مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یا پھر

iii- حاصل ہونے والی معلومات ہمارے لئے معنویت کی حامل ہوتی ہے، اسے ہم ادراک اور حواس کی دوسری چھلنی سے گزارتے ہیں اور اس کی قدر جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

معلومات کو جب قدر جانچنے والی چھلنی سے گزارا جاتا ہے تو ہم ان پر تین قدروں میں سے کسی ایک کا اطلاق کرتے ہیں، اگر معلومات ایسی ہیں جنہیں ہم سیکھ چکے ہیں اور ان سے ہماری ضروریات پوری ہوتی ہیں تو ہم انہیں مثبت قدر سے نوازتے ہیں لیکن ایسی معلومات جنہیں ہم سیکھ تو چکے ہیں لیکن وہ ضروریات پوری کرنے میں ہماری اہلیت میں رکاوٹ ڈالتی ہیں تو ہم انہیں منفی قدر کی حامل معلومات قرار دیں گے۔ ایسی معلومات جو ہماری ضروریات پوری کر سکتی ہیں نہ ضروریات پوری کرنے میں رکاوٹ ڈالتی ہیں وہ غیر جانبدار قرار پاتی ہیں۔

چونکہ ہم سب کو مختلف حالات میں مختلف قسم کے علم اور تجربے سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ہمیں حاصل ہونے والی معلومات بھی مختلف قدروں کی حامل ہوتی ہیں۔ حقیقی دنیا کے بارے میں ہمارے ادارک بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم سب ایک ہی حقیقی دنیا میں نہیں جیتے بلکہ ہم اپنی اپنی مدرکہ یا محسوسات کی دنیاؤں میں زندگی گزارتے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کے لئے اس کی مدرکہ دنیا ہی حقیقی ہے۔ ہماری مدرکہ دنیائیں

☆ انتہائی موضوعی ہیں یعنی وہ ہر کسی کی ثقافت، تعلیم، تجربہ، جنس، عمر وغیرہ پر مبنی ہوتی ہیں،

☆ منفرد ہیں،

☆ مسلسل تبدیل ہو رہی ہیں (کیونکہ نئی معلومات اور نئے تجربات سے نئے ادراک حاصل ہوتے ہیں)، اور

☆ اکثر غلط ہوتی ہیں۔

اکثر ہمارے ادراک چنیدہ (Selected) ہوتے ہیں، ہم ادراک کے لئے اکثر مختلف طریقوں

AIOU LIBRARY - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
aioulibrary.com
Page 101 of 106 · AIOU LIBRARY (aioulibrary.com) WhatsApp: +92 324 5836626

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سے لوگوں، جگہوں اور حالتوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم آفس جانے کے لئے گاڑی چلا رہے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچنا شروع کردیں جو اچانک ہماری گاڑی کے آگے آگیا اور ہمیں بریک لگانے پر مجبور کردیا، یوں ارادی طور پر ہماری صبح برباد کردی، اس سے ہمیں اس تناؤ کا احساس ہوتا ہے جو ادراک میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ہم اپنے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں جس نے جلدی میں کوئی غلطی کردی، پھر ہم خود کو سکون دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہونی ہے۔ اپنے ادراک کے انتخاب کے حوالے سے یہ عمدہ خیال ہے کہ ہم خود سے پوچھیں کہ کون [illegible] برقرار رکھنا ہمارے لئے بہتر ہے؟

اگر کوئی شخص خود کو باخبر محسوس کرتا ہے تو وہ مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا اور پہلے سے موجود معلومات پر ہی غور وفکر کرنے میں مشغول ہوجائے گا، اس سے خدشہ ہوتا ہے کہ وہ کسی غلط نتیجے پر نہ پہنچ جائے۔ بعض لوگ بے کار کی تفریح وتفنن پر مبنی خبروں سے اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ باخبر ہیں حالانکہ انہیں صحیح معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں یعنی ناقص معلومات کی بنیاد کوئی حتمی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ فکر اور تشویش کی بات ہے۔

2- علم فکریہ کا تصور (Concept of Reflective Kowledge)

علم فکریہ یا سوچ بچار پر مبنی (Reflective Knowledge) کا اعلیٰ سطح کے علم میں اہم کردار ہے، علم فکریہ کے لئے ذرائع کا معتبر ہونا ضروری ہے۔ علم فکریہ (Reflective Knowledge) معتبر حوالے اور خداداد ذاتی صلاحیت میٹا کمپی ٹینس (Meta-Competence) جو ایسی استعداد اور لیاقت میں تبدیل ہوتی ہے جو کہ کام کے مختلف قسم کے حالات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ فکری علم رکھنے والے کو اس کا مقام اور قدر معلوم ہوتی ہے، وہ اس کے عقائد اور علم سے واقف ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آئے ہیں اور ان کا استعمال کیسے ہوسکتا ہے؟

3- علم فکریہ کے فوائد (Advantages of Reflective Knowledge)

فکری طور پر حاصل کیا گیا علم ایسا ہی ہے جیسے اپنی ذہانت، معلومات اور ارادے کے ذریعے کوئی انعام یافتہ مقصد حاصل کیا گیا ہو یا بڑی کوششوں کے بعد کوئی گوہر مقصود ہاتھ آیا ہو۔ جبکہ علم کا غیر فکری حصول

ایسا ہی ہے جیسے اندھیرے میں قسمت سے کوئی فائدہ حاصل ہوجائے۔ گویا علم فکریہ کے فوائد ہمہ جہتی غور وفکر کے ذریعے خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- علم میں دوسروں کو شریک کرنے (Sharing) اور شائع کرنے (Publishing) پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: 1- شریک کرنا اور شائع کرنا (Sharing and Publishing)

علم میں دوسروں کو شریک کرنا ایک رضاکارانہ عمل ہے جس میں علم کو ایک شخص سے دوسرے [illegible] تک پہنچایا جاتا ہے یا اسے پھیلایا جاتا ہے۔ یہ طلبہ کے درمیان وہ آگاہی اور تجربات ہیں جن کا مقصد [illegible] اپنے علم میں اضافہ کرنا نہیں ہوتا بلکہ دوبارہ استعمال کے قابل علم کا مشترکہ مخزن تشکیل دینا بھی ہوتا ہے۔ [illegible] نے علم میں شریک کرنے سے علم آگے منتقل ہوتا ہے۔ کسی تنظیم یا ادارے کے ذریعے علم کی تبدیلی یا [illegible] سے آگے منتقل کرنا "علم میں شریک کرنا" یعنی "Knowledge Sharing" کہلاتا ہے۔

افراد، گروپس اور [illegible] کے درمیان باہمی تعاون سے نالج شیئرنگ (Knowledge Sharing) کا سماجی نیٹ ورک تشکیل پاتا ہے۔ یہ تعلقات سماجی روابط اور باہمی تعاملات سے قائم ہوتے ہیں، یہ تعاملات بار بار وقوع پذیر ہوتے ہیں، ان تعلقات کے پیچھے کئی مقاصد ہوتے ہیں، جیسا کہ نئے مواقع تلاش کرنا، بہترین طریقہ سیکھنا اور عام فائدہ مند معلومات حاصل کرنا وغیرہ۔ ایسی صورت میں پریکٹس کمیونٹیز (Communities of Practice) ایسے سماجی نیٹ ورک کو باضابطہ شکل دیتی ہیں، ماہرین کو اکٹھا ہونے کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے علم میں دوسروں کو شریک کرسکیں۔ یوں گروپ کی شکل میں کیا جانے والا کام پرکشش اور زیادہ مفید بن کر سامنے آتا ہے۔

نالج (Knowledge) اور پریکٹس (Practice) کی کمیونٹیز کا تصور اتیان وِنگر (Ettienne Wenger) نے پیش کیا۔ یہ کمیونٹیز ایسے افراد پر مشتمل ہوتی ہیں جو کہ غیر رسمی طور پر باہم منسلک ہوتے ہوئے پورے عمل میں اہم ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔ یہ سب اکٹھے اس لئے ہوتے ہیں کیونکہ ان کا مطمع نظر ایک ہی ہوتا ہے اور وہ سیکھنا اور علم میں دوسروں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ کمیونٹی

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(Community) علم کا میدان تشکیل دیتی ہے جس سے نیا علم تخلیق ہوتا ہے۔

علم کی منتقلی سماجی تبادلوں کا مرکب ہے جو کہ براہ راست ذاتی تعامل یا درمیانی واسطوں یعنی آئی ٹی سسٹم وغیرہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ نالج مینجمنٹ سسٹم (Knowledge Management System) طبعی فاصلوں کی مشکل سے بے نیاز ہو کر لوگوں کو علم سے جوڑتا ہے۔

2- اشاعت (Publishing)

نشر و اشاعت (Publishing) سے مراد ادب، موسیقی یا معلومات کا [illegible] ہے۔ یہ ایسی سرگرمی ہے جس میں عوام تک معلومات پہنچانے کے لئے مختلف اقدامات کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مصنفین اپنے پبلشرز خود ہی ہوتے ہیں۔ یعنی جہاں وہ خود مواد تیار کرتے ہیں وہیں اسے پھیلانے کے لئے میڈیا بھی خود فراہم کرتے ہیں، اشاعتی ادارے کے سربراہ یا کسی میگزین کے مالک کو بھی "پبلشر" کہتے ہیں۔

روایتی طور پر اشاعت (Publishing) کی اصطلاح صرف چھپے ہوئے (Printed) کام جیسا کہ کتب اور اخبارات کے لئے استعمال ہوتی رہی ہے تاہم ڈیجیٹل انفارمیشن سسٹم (Digital Information System) اور انٹرنیٹ کے آنے کے بعد اس کی وسعت میں اضافہ ہوا ہے۔ اب اس میں الیکٹرانک ذرائع بھی شامل ہو چکے ہیں۔ مثلاً کتب کے الیکٹرانک نسخے، ویب سائٹس (Websites) اور بلاگز (Blogs) وغیرہ۔

3- اشاعت کے مراحل (Stages of Publishing)

اشاعتی عمل میں مندرجہ ذیل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

i- حصول (Acquisition)
ii- کاپی ایڈیٹنگ (Copy Editing)
iii- پروڈکشن (Production)
iv- پرنٹنگ اور مارکیٹنگ (Printing and Marketing)
v- تقسیم (Distribution)

4- معلومات کی شیئرنگ اور پبلشنگ کے ذرائع (Tools of Sharing and Publishing Information)

☆ ملاقاتیں (Meetings)
☆ انٹرویوز (Interviews)
☆ کہانی سنانا (Storytelling)
☆ ساتھیوں کی معاونت (Peer Assists)
☆ انتہائی اہم تبدیلیاں (Most Significant Changes)
☆ پریکٹس کمیونٹیز (Communities of Practice)
☆ بلاگز (Blogs)
☆ مائنڈ میپنگ (Mind Mapping)
☆ سلائیڈ شوز (Slide Shows)
☆ کمیونٹی تھیٹر (Community Interactive Theater)
☆ چیٹ یا ٹاک شوز (Chat or Talk Shows)

5- علم کی آن لائن شیئرنگ کے ذرائع

علم کی آن لائن شیئرنگ کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔

☆ انٹرنیٹ (Internet)
☆ بلاگز (Blogs)
☆ وکیز (Wikis)
☆ گوگل دستاویزات (Google Documents)
☆ مائیکرو بلاگنگ (Micro Bloging)
☆ پرسنل ہوم پیجز (Personal Home Pages)
☆ فوٹو شیئرنگ (Photo Sharing)

AIOU LIBRARY · Code 8611 · Helping Key Book Portal: aioulibrary.com
AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

☆ سوشل میڈیا (Social Media)

☆ وجیٹس (Widgets)

☆ ویب سائٹس (Web Sites)

☆ ویڈیو (Video)

علم کو اکثر معلومات کی بھرپور شکل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ علم کی ایک تعریف کے مطابق یہ کسی کام کو کیوں اور کیسے کرنے کی جانکاری ہے، نت نئی جدتوں، تیز رفتار تبدیلیوں، بڑھتی ہوئی گلوبلائزیشن اور نئے تصورات کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے علم کی شیئرنگ اور پبلشنگ یعنی اشاعت انتہائی ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 4- علمی کمیونٹیز (Communities of Knowledge) پر سیر حاصل بحث کریں۔

جواب:1- علمی کمیونٹیز کی تشکیل:

(Building Communities of Knowledge)

علمی کمیونٹیز کو فعال اور قوی بنانے کے لئے ان میں باہمی تعامل کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پارک ہی کی مثال لے لیں وہاں سے گزرنا ہمارے لئے اس وقت زیادہ پرکشش ہوتا ہے جب وہ ہمارے فاصلے کو کم کرتا ہے۔ مرکزی راستے کے قریب مگر شور سے ذرا دور لگے بینچ مل بیٹھنے، بات کرنے اور ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہاں یہ مثال پیش کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ کمیونٹیز کی تشکیل ہم عصر تنظیمی ڈیزائن سے ذرا مختلف ہوتی ہے، کیونکہ ان تنظیمی ڈیزائنز میں مخصوص اہداف کو حاصل کرنے کے لئے نظام، ڈھانچہ اور قواعد مرتب کئے جاتے ہیں۔

علم اور پریکٹس کی کمیونٹیز ایسے گروپ ہوتے ہیں جن میں افراد مشترکہ نوعیت کے مسائل کو اجاگر کرنے اور انہیں حل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے غیر رسمی انداز میں جڑے ہوتے ہیں اور یوں وہ علم کے ذخیرے میں اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ وینگر (Wenger)، بک ڈرموٹ (McDermott)، سنائڈر (Snyder) کے مطابق یہ لوگوں کے وہ گروپ ہیں جن میں افراد توجہ طلب معاملات، مسائل یا کسی موضوع کے بارے میں اپنے جذبات سے دوسروں کو آگاہ کرتے ہیں اور باہمی تعامل کے ذریعے

اپنے علم کو گہرائی اور وسعت عطا کرتے ہیں۔

-2 علمی کمیونٹیز کی جہتیں (Dimensions of Communities)

ان کمیونٹیز کی مندرجہ ذیل تین اہم جہات ہیں۔

☆ مقصد: کمیونٹیز کے مقاصد وہ ہوتے ہیں جن کو ان کے ارکان نے مقاصد سمجھا ہو۔

☆ عمل: ارکان متعلقہ سرگرمیوں یا پراجیکٹس میں مشغول ہوتے ہیں،

☆ نتیجہ: کمیونٹی ارکان کی جانب سے مطبوعہ و غیر مطبوعہ ذرائع، واقعات اور مباحث وغیرہ سامنے آتے ہیں۔

علمی اور پریکٹس کی کمیونٹیز کا نقطہ نظر تعلیمی روایات پر تین جہتوں یعنی (مقصد، عمل اور نتیجہ) پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انہیں سوالوں کی شکل میں ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

(i) داخلی (Internally)

بعض نفس مضمون سے متعلق کمیونٹیز میں شرکت کے ذریعے تعلم کو یقینی بنانے کے لئے تعلیمی تجربات کو کیسے ترتیب دیا جائے؟

(ii) خارجی (Externally)

تعلیمی اداروں کے باہم مابہ کے تجربات کو وسیع تر کمیونٹیز میں شرکت کے ذریعے عملی مشق کے ساتھ کیسے جوڑا جائے؟

(iii) طلبہ کی زندگی بھر پر محیط (Over the Lifetime of Students)

پریکٹس کمیونٹیز (Practice Communities) کی تشکیل کے ذریعے طلبہ کی زندگی بھر کی تعلمی ضروریات کو کیسے پورا کیا جائے؟

علم اور پریکٹس کی کمیونٹیز کی تشکیل کے اصول

Principles for Building Communities of Knowledge and Practice

وینگر (Wenger)، بک ڈرموٹ (McDermott) اور سنائڈر (Snyder) نے علم اور پریکٹس کی کمیونٹی کی تشکیل کے 7 اصول بیان کئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

1- ارتقاء کے لئے ڈیزائن (Design for Evolution)

علم اور پریکٹس کی کمیونٹیز چونکہ متحرک نوعیت کی ہوتی ہیں اس لئے ڈیزائن کو مطابقت پذیری کا عکاس ہونا چاہیے۔

2- رکن و غیر رکن افراد کے نقطہ ہائے نظر کے درمیان مکالمہ شروع کرنا

(Open Dialogue between Inside and Outside Perspectives)

ایک اچھے کمیونٹی ڈیزائن کے لئے جہاں کمیونٹی کے ارکان (Insiders) یعنی اندر کے افراد کے نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ سرگرمیوں سے واقف ہوتے ہیں وہیں غیر رکن افراد کا نقطہ نظر جاننا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس سے اپنے میکانزم کے بارے میں نئے امکانات کا پتا چلتا ہے اور دوسروں کے طریقہ کار اور ذرائع کو سمجھنے اور اختیار کرنے کا موقع ملتا ہے۔

3- مختلف سطحوں پر شرکت کی دعوت:

(Invite different Levels of Participation)

کئی کمیونٹیز میں شرکت کی مختلف سطحیں موجود ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض کمیونٹیز میں عمومی نوعیت کے ارکان خصوصی ارکان کی طرح شرکت نہیں کرتے لیکن پھر بھی وہ بہت کچھ حاصل کرتے ہیں اور بصیرت حاصل کرتے ہیں۔ تاہم ارکان جس سطح کی بھی شرکت کریں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیے۔

4- پبلک اور پرائیوٹ دونوں کمیونٹیز کی گنجائش پیدا کی جائے

(Develop both Public and Private Community Spaces)

کمیونٹیز کے افراد کے درمیان سرکاری و نجی دونوں قسم کے امور میں باہمی تعامل پایا جاتا ہے۔ کمیونٹی کے سرکاری اور نجی شعبے ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں، اس لئے کمیونٹیز کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ سرکاری اور نجی دونوں قسم کی سرگرمیوں کے لئے گنجائش پیدا کی جائے۔ افراد کی طاقت سے واقعات کو تقویت دی جائے اور واقعات کے ذریعے افراد کے تعلقات کو مضبوط بنایا جائے۔

5- قدر پر توجہ دیں (Focus on Value)

چونکہ کمیونٹیز رضا کارانہ قائم ہوتی ہیں اس لیے ان میں قدر کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ کمیونٹی کے

ارکان اور اس کا حصہ بننے کی خواہش رکھنے والے افراد کو ضرور اہمیت دی جانی چاہیے۔ تاہم یہ قدر ہمیشہ واضح اور ظاہر نہیں ہوتی، یعنی دکھائی نہیں دیتی۔ حالانکہ ضروری ہے کہ جیسے جیسے کمیونٹی ارتقا پاتی ہے ویسے ویسے قدر بڑھتی ہوئی نظر آنی چاہیے۔

6- اجتماعی ارتباط اور جوش (Combine Familiarity and Excitement)

علم و عمل کی کمیونٹیز میں شناسائی، میل جول اور باہمی ارتباط ایسا ہی ہونا چاہیے جیسے افراد کے آبائی علاقوں میں باہمی طور پر پایا جاتا ہے۔ جبکہ جوش و جذبہ کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے البتہ وہ ذرا الگ انداز میں ہونا چاہیے۔ یہ کمیونٹیز زیادہ پختگی کی حامل ہوتی ہیں تاہم انہیں بھی چیلنج اور روزانہ کے معاملات میں تھوڑے رابطوں اور جذبوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

7- کمیونٹی کے لئے آہنگ تشکیل دیں:

(Creating a Rhythm for the Community)

بالکل ویسے ہی جیسے افراد کی زندگیوں میں روانی اور آہنگ پایا جانا ضروری ہے ویسے ہی کمیونٹیز کو بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمیونٹی میں مرکزی حیثیت ارکان کے باہمی تعلقات کے رابطوں کے جال کو حاصل ہوتی ہے تاہم ان کا باہمی تعامل کافی حد تک کمیونٹیز کے واقعات کے تال میل اور آہنگ پر منحصر ہوتا ہے۔ تمام متحرک کمیونٹیز کا اپنا انداز آہنگ انداز ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ کمیونٹی کی تشکیل کے وقت ہر سطح پر صحیح آہنگ تلاش کیا جائے۔

کمیونٹی کی تشکیل کے مراحل (Stages of Community Development)

وینگر (Wenger) مک ڈرموٹ (McDermott) اور سنائڈر (Snyder) نے علم اور پریکٹس کی کمیونٹیز تشکیل دینے کے مندرجہ ذیل مراحل کی نشاندہی کی ہے۔

1- بناوٹ یا ساخت (صلاحیت اور اتحاد) (Formation (Potential and Unity)

اس سطح پر ابتدائی اور بانی کارکنوں کی تلاش ہوتی ہے، کام کا مشترکہ میدان اور تعلقات تشکیل دیئے جاتے ہیں، آلات و ذرائع بنائے جاتے ہیں، طریقہ ہائے کار متعین کئے جاتے ہیں۔ ابتدائی اجلاس غیر رسمی تخلیقی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

AIOU LIBRARY | AIOU Code 8611 Helping Key Book (Critical Thinking and Reflective Practice (B.Ed))
Official Website: aioulibrary.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

2- انضمام و تمیل (چسلی اور ی)

Integration(Maturing and Stewardship)

اس مرحلے پر خاص موضوعات اور نئے ارکان کو شامل کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایسے طریق اور آلات تیار کئے جاتے ہیں جو کہ کمیونٹی کے لئے منفرد ہوں، جیسے جیسے کمیونٹی ارتقا پذیر ہوتی ہے نئے سے نئے خیالات کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

3- تبدیلی (Transformation)

اس مرحلے پر کمیونٹی آہستہ آہستہ غائب ہونے لگتی ہے یا پھر باضابطہ طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ کمیونٹی کافی بڑی ہو گئی ہے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب نئی کمیونٹی کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ یہاں پر کمیونٹی کا کسی دوسری کمیونٹی میں ضم ہونا یا اس کا روایتی یونٹ کے طور پر الگ ادارہ بننا بھی ممکن ہوتا ہے۔

علم اور پریکٹس کی کمیونٹی کا تصور افراد کے ایسے گروپ پر مبنی ہے جس میں مشترکہ دلچسپی کے شعبے میں سیکھنے کے لئے اجتماعی کوشش کی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ ایسا گروپ ہوتا ہے جس میں افراد مقصد کے مشترکہ احساس کے تحت معلومات کے تبادلے، علم کی تشکیل، مہارتوں کے حصول اور مسائل کے حل کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ تعلمی شراکت دار کے طور پر کمیونٹی کے ارکان کا بنیادی مقصد ایک دوسرے کو نئے علم سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ یوں کمیونٹی تشکیل دینے سے افراد کے درمیان نالج شیئرنگ (Knowledge Sharing) کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس سے افراد کو نئے تجربات سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ کمیونٹیز افراد اور ماہرین کو علم و تحقیق کے اطلاق کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں۔ کمیونٹی کے ارکان کے علم و تجربات کا اشتراک اور شائع شدہ معلومات سے شواہد پر مبنی پریکٹس کو تقویت ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆